روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:36
طلوع آفتاب	06:50
زوال آفتاب	12:48
غروب آفتاب	06:47

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص سونے اور چاندی (نصاب شرعی) کا مالک ہو اور اس کا حق (زکوٰۃ) ادانہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جائیں گے (یعنی وہ سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں اس قدر گرم کیا جائے گا کہ گویا وہ آگ ہی کے تختے ہوں) اور ان تختوں سے اس کی پہلو، پیشانی اور اس کی پیٹھ داغی جائے گی اور پھر ان تختوں کو جدا کیا جائے گا اور آگ میں گرم کر کے پھر لایا جائے گا اور اس دن کی تعداد پچاس ہزار سال کی ہوگی''۔ (مسلم)

JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 72, Friday- 13 March, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۷۲ ❁ جمعہ، ۱۳؍مارچ ۲۰۲۶، ۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

الہ آباد ہائی کورٹ کا اپنی ملکیت پر نماز پڑھنے والوں کو تحفظ کا حکم

الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنی ملکیت پر نماز پڑھنے والے شخص کو ۲۴ گھنٹے تحفظ فراہم کرنے کا حکم دیا

حسین خان نے عدالت میں پیش ہو کر اپنی، اپنے خاندان اور اپنی جائیداد کی حفاظت کی استدعا کی تھی

الہ آباد ہائی کورٹ بدھ کو ایک مسلم شخص کے لیے دن رات سیکیورٹی فراہم کرنے کا حکم دیا۔ یہ شخص، جس کا تعلق بریلی سے ہے، نے الزام لگایا تھا کہ اسے اپنی نجی جائیداد کے اندر نماز ادا کرنے سے روکا گیا۔ عدالت کی ڈویژن بنچ، جس میں جسٹس سدھارتھ نندن اور جسٹس اتل سریدھرن شامل تھے، نے حسین خان کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ حسین خان نے عدالت میں پیش ہو کر اپنی، اپنے خاندان اور اپنی جائیداد کی حفاظت کی استدعا کی تھی۔ یہ معاملہ طارق خان کی جانب سے دائر کی گئی ایک درخواست سے پیدا ہوا، جس میں رمضان کے دوران اپنی جائیداد پر نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ عدالت نے ہدایت دی کہ حسین خان کے ساتھ جہاں بھی وہ جائیں، دو مسلح محافظ تعینات کیے جائیں، اور یہ حکم اگلے حکم تک نافذ العمل رہے گا۔ بنچ نے بریلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) انیش سنگھ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) انوراگ آریہ کو عدالت کی اگلی تاریخ سماعت پر پیش ہونے کا حکم دیا۔ بعد ازاں بنچ نے کہا، ''اس عدالت کے سابقہ حکم کی تعمیل میں، ممکنہ مدعا علیہان (متخصمین)، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بریلی انیش سنگھ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بریلی انوراگ آریہ، عدالت کی آئندہ تاریخ سماعت پر حاضر ہوں گے، جب فیصلہ سنایا جائے گا۔'' عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ اگر خان یا ان کی جائیداد کو متاثر کرنے والے تشدد کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو ابتدائی طور پر یہ مانا جائے گا کہ یہ واقعہ ریاست کی طرف سے ہوا ہے، البتہ اس قیاس آرائی کو رد کیا جا سکتا ہے۔ تاہم سماعت کے دوران، عدالت نے خان کا بیان بھی درج کیا جس میں انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس نے انہیں ان کے گھر پر نماز ادا کرنے پر حراست میں لے لیا۔ خان نے عدالت کو بتایا، ''اس دن میں اپنے گھر پر نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے خاندان کے افراد بھی میرے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ پولیس مجھے لے گئی اور میرے خلاف چالان جاری کر دیا۔'' انہوں نے مزید الزام لگایا کہ انہیں دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے عدالت میں ایک خاص طریقے سے گواہی نہ دی تو ان کا گھر منہدم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا، ''بعد میں، عارف پٹھان اور مختار مجھ سے ملے اور کہا کہ اگر میں نے عدالت میں ان کی مرضی کے مطابق بات نہ کی تو میرے گھر پر بلڈوزر چلا دیا جائے گا۔'' مزید برآں خان نے یہ بھی الزام لگایا کہ انہیں گاؤں سے باہر لے جایا گیا اور پولیس نے زبردستی ایک تحریری دستاویز پر انگوٹھا لگوانے پر مجبور کیا، جسے وہ پڑھ نہیں سکتے کیونکہ وہ ان پڑھ ہیں۔ مقدمے کی سماعت کی اگلی تاریخ ۲۳؍مارچ مقرر کرتے ہوئے عدالت نے ہدایت کی کہ حکم نامے کی ایک نقل اتر پردیش کے ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر کو بھیجی جائے تاکہ خان کے لیے فوری تعمیل اور تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ بنچ نے یہ انتباہ بھی دیا کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس ایس پی اگلی تاریخ سماعت پر ذاتی طور پر پیش ہونے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کر دیے جائیں گے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل فروری میں، الہ آباد ہائی کورٹ نے بریلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انیش سنگھ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوراگ آریہ کو محمد گنج گاؤں میں ایک نجی رہائش گاہ کے اندر مسلمانوں کو نماز ادا کرنے سے روکنے کے معاملے میں تضحیک عدالت (کانٹیمپٹ) کا نوٹس جاری کیا تھا۔ عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ نجی احاطے میں نماز کی اجازت دینے والا اس کا سابقہ فیصلہ ابتدائی طور پر اس معاملے پر بھی نافذ ہوتا ہے۔

اسپیکر کی دیانتداری پر سوال اٹھانا غلط: امیت شاہ

نئی دہلی: وزیر داخلہ امیت شاہ نے چہارشنبہ کے روز کہا کہ لوک سبھا اسپیکر کے فیصلے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن ان کی دیانتداری پر سوال اٹھانا انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ ایوان کو چلانے کے لیے کچھ اصول بنائے گئے ہیں اور کسی کو بھی اصولوں کے خلاف بولنے کا حق نہیں ہے۔ ایوان میں اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد پر ہوئی بحث کا جواب دیتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ تقریباً چار دہائیوں کے بعد لوک سبھا اسپیکر کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد آئی ہے۔ پارلیمانی سیاست اور ایوان کے لیے یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ اسپیکر کسی جماعت کے نہیں بلکہ پورے ایوان کے ہوتے ہیں اور وہ ایوان کے تمام ارکان کے محافظ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 13 گھنٹے تک حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بحث ہوئی اور 42 سے زائد ارکانِ پارلیمنٹ نے اس میں حصہ لیا۔ ایوان میں اسپیکر کا فیصلہ حتمی سمجھا جاتا ہے، لیکن اس کے برعکس اپوزیشن نے ان کی دیانتداری پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ امیت شاہ نے کہا کہ لوک سبھا ملک کی سب سے بڑی پنچایت ہے اور دنیا بھر میں ہماری جمہوریت کی ساکھ ہے۔ جب اس پنچایت کے سربراہ کی ساکھ پر سوال اٹھتا ہے، تو ہمارے جمہوری عمل پر سوال اٹھتا ہے۔ آئین نے اسپیکر کے عہدے کو ثالثی کا رول دیا ہے لیکن اسی پر سوال اٹھایا گیا ہے۔

تجارتی یونٹس کو ایل پی جی کی فراہمی روک دی گئی کجریوال کا مودی حکومت پر الزام

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کجریوال نے منگل کو الزام لگایا کہ تعلیمی اداروں اور اسپتالوں کے علاوہ ملک بھر میں تجارتی یونٹوں کو ایل پی جی کی فراہمی روک دی گئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ صورتحال اس لیے پیدا ہوئی کیونکہ نریندر مودی کی قیادت میں حکومت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے ''گھٹنے ٹیک'' رہی ہے۔ کجریوال نے کہا کہ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مودی حکومت امریکہ کے دباؤ کے آگے جھک رہی ہے۔ ان کا یہ تبصرہ وزارت پٹرولیم اور قدرتی گیس کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ایندھن کی سپلائی میں موجودہ جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں اور ایل پی جی کی دستیابی میں کمی کے پیش نظر، تیل صاف کرنے والے کارخانوں (ریفائنریز) کو ایل پی جی کی پیداوار بڑھانے اور اضافی پیداوار کو گھریلو استعمال کے لیے منتقل کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کجریوال کا دعویٰ ہے کہ تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے علاوہ تمام تجارتی اداروں کو گیس کی فراہمی بند کر دی گئی ہے اور اب گیس صرف گھریلو استعمال کے لیے دستیاب ہوگی۔

ساورکر پر تبصرہ معاملہ میں

راہل کے خلاف داخل مقدمہ شکایت دہندہ نے لیا واپس

راہل گاندھی نے عدالت کے سامنے اپنی بات رکھتے ہوئے خود کو بے قصور قرار دیا تھا۔ عدالت نے ستمبر 2024 میں ضابطۂ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 202 کے تحت جانچ کا حکم بھی دیا تھا۔ پولیس کی رپورٹ جمع ہونے کے بعد شکایت کنندہ نے مقدمہ واپس لینے کی درخواست کی۔ اس کے بعد ٹرائل جج نے مقدمے کی سماعت ختم کرتے ہوئے ہتکِ عزتی کی کارروائی بند کر دی۔ اس فیصلہ کے ساتھ ہی اس معاملے میں راہل گاندھی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ معاملہ نومبر 2022 کا ہے، جب راہل گاندھی 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران ہنگولی اور اکولا اضلاع میں موجود تھے۔ 17 نومبر 2022 کو اکولا میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے وی ڈی ساورکر سے متعلق دستاویزات کا حوالہ دیتے ہوئے سنگین الزامات عائد کیے تھے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا تھا کہ ساورکر نے خوف کے باعث انگریزوں کو معافی نامہ لکھا تھا اور وہ پنشن بھی لیتے تھے۔ راہل گاندھی کے اس بیان کی بنیاد پر ناسک کے سماجی کارکن دیویندر بھوٹاڈا نے ان کے خلاف ہتکِ عزتی کا مقدمہ درج کرایا تھا۔ شکایت کی بنیاد پر تعزیرات ہند کی دفعہ 499 (ہتک عزتی) اور دفعہ 504 (قصداً بے عزتی) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ناسک کورٹ نے ستمبر 2024 میں راہل گاندھی کو سمن جاری کیا تھا۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کے خلاف ساورکر کے بارے میں 2022 میں دیے گئے بیان پر درج ہتکِ عزت کے مقدمہ کو ناسک کی ایک فوجداری عدالت نے بند کر دیا ہے۔ یہ بیان 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران دیا گیا تھا۔ مقدمہ ناسک میں موجود 'نربھیا فاؤنڈیشن' کے صدر دیویندر بھوٹاڈا نے درج کرایا تھا۔ ان کا الزام تھا کہ راہل گاندھی نے 15 اور 16 جون 2022 کو ہنگولی اور اکولے میں منعقد ریلیوں کے دوران جو تبصرے کیے، وہ ہتک آمیز اور توہین آمیز تھے۔ اس شکایت کی بنیاد پر تعزیرات ہند کی دفعہ 499 (ہتکِ عزتی) اور دفعہ 504 (قصداً بے عزتی) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ناسک کورٹ نے ستمبر 2024 میں راہل گاندھی کو سمن جاری کیا تھا۔ بعد میں راہل گاندھی کو ضمانت مل گئی اور انہیں سماعت میں ورچوئل طور پر شامل ہونے کی اجازت بھی دی گئی۔

کانگریس تین مرحلوں میں بنگال اسمبلی انتخابات کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر سکتی ہے

پارٹی نے مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ترنمول کانگریس کے ساتھ کسی بھی قسم کی انتخابی سمجھوتہ کو بھی مسترد کر دیا ہے۔

کولکتہ: کانگریس مغربی بنگال پردیش کانگریس کمیٹی (ڈبلیو بی پی سی سی) کی سفارشات کی بنیاد پر تین الگ الگ مراحل میں مغربی بنگال میں 294 اسمبلی حلقوں کے آئندہ انتخابات کے لیے امیدواروں کا اعلان کر سکتی ہے۔'' پہلی فہرست میں، جس کا بہت جلد اعلان کیا جا سکتا ہے، تقریباً 100 امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا جا سکتا ہے، جن میں کئی پارٹی ہیوی ویٹ بھی شامل ہیں۔ مغربی بنگال میں ہمارے ریاستی کانگریس کے صدر، سوونکر سرکار، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ساتھ بات چیت کے بعد پہلی فہرست کے لیے ناموں کو حتمی شکل دینے کے لیے آج شام کو نئی دہلی روانہ ہو چکے ہیں،'' ڈبلیو بی پی سی سی کے ایک اندرونی نے بتایا، جس نے نام ظاہر کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پہلی فہرست میں مغربی بنگال میں ریاستی کانگریس کے سابق صدر اور مرشد آباد ضلع کے بہرام پور حلقہ سے پانچ بار لوک سبھا کے سابق رکن ادھیر رنجن چودھری جیسے نام شامل ہو سکتے ہیں۔ ایک سو امیدواروں کی پہلی فہرست میں کانگریس کی سابق لوک سبھا رکن اور ترنمول کانگریس کی راجیہ سبھا کی سابق رکن موسم بے نظیر نور کا نام بھی شامل ہو سکتا ہے، جنہوں نے حال ہی میں ترنمول کانگریس چھوڑ دی تھی اور کانگریس میں دوبارہ شامل ہونے سے قبل راجیہ سبھا سے استعفیٰ دیا تھا۔ کانگریس نے اس بار سی پی آئی (ایم) کی قیادت والے بائیں محاذ کے ساتھ اپنے انتخابی اور سیٹوں کی تقسیم کے تعلقات منقطع کر دیے ہیں، جو 2016 کے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بعد سے چل رہے تھے اور 2024 کے لوک سبھا انتخابات تک جاری رہے، اور اس نے اعلان کیا ہے کہ وہ ریاست کے تمام 294 اسمبلی حلقوں سے آزادانہ طور پر انتخاب لڑے گی۔ پارٹی نے مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ترنمول کانگریس کے ساتھ کسی بھی قسم کی انتخابی سمجھوتہ کو بھی مسترد کر دیا ہے۔''اس بار، پارٹی ہائی کمان امیدواروں کے انتخاب سمیت الیکشن سے متعلق معاملات میں ڈبلیو بی پی سی سی کی تجاویز پر زیادہ انحصار کر رہی ہے۔ درحقیقت، آزادانہ طور پر الیکشن لڑنے کا فیصلہ بھی ڈبلیو بی پی سی سی کی تجاویز کی بنیاد پر لیا گیا تھا، جو مغربی بنگال میں پارٹی کی مختلف ضلعی کمیٹیوں کے ساتھ مشاورت کے بعد تیار کیے گئے تھے،'' ڈبلیو بی پی سی سی اندرونی نے کہا۔

مختصر مگر اہم خبریں

بحران کے دوران بھارتی شہریوں کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا: وزیر اعظم مودی

کوچی: وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان یقین دہانی کرائی ہے کہ بیرون ملک مقیم بھارتی شہریوں کو مشکل حالات میں تنہا نہیں چھوڑا جائے گا اور حکومت ان کی حفاظت اور مدد کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ کوچی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ موجودہ بھارت اپنے شہریوں کو دنیا کے کسی بھی حصے میں مشکل میں تنہا نہیں چھوڑتا۔ ان کے مطابق حکومت مغربی ایشیا کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور وہاں موجود بھارتی شہریوں کی مدد کے لیے سفارتی مشنز کے ذریعے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے بتایا کہ خطے میں موجود بھارتی سفارت خانے اور قونصل خانے مقامی بھارتی برادری سے مسلسل رابطے میں ہیں اور ضرورت پڑنے پر خوراک، طبی سہولیات اور دیگر ضروری مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق ہزاروں بھارتی شہری خلیجی ممالک میں مقیم ہیں اور حکومت ان کی سلامتی کو اولین ترجیح دے رہی ہے۔ وزیر اعظم نے خلیجی ممالک کی حکومتوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے حالیہ کشیدگی کے دوران بھارتی شہریوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود کے لیے تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت صورتحال پر قریبی نظر رکھے ہوئے ہے اور ضرورت پڑنے پر مزید اقدامات کیے جائیں گے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث مغربی ایشیا میں سکیورٹی خدشات میں اضافہ ہوا ہے اور خطے میں مقیم غیر ملکی شہریوں کے تحفظ کے حوالے سے تشویش پائی جا رہی ہے۔

چندریان۔۵ طویل مشن کی زندگی کے ساتھ بھاری لینڈر کو شامل کرے گا: اسرو چیف

بنگلورو: ہندوستان چاند سے نمونے جمع کرنے اور انہیں چندریان-4 کے تحت زمین پر واپس لانے کا منصوبہ بنا رہا ہے، جبکہ چندریان-5 طویل مشن کی زندگی کے ساتھ ایک بھاری لینڈر کو شامل کرے گا۔ اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے بدھ کو اسرو کے مستقبل کے مشنوں کے بارے میں بھی بات کی جس میں ایک زہرہ کا مطالعہ کرنا اور دوسرا مریخ کے لینڈنگ مشن پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم چندریان پروگرام کے تسلسل پر کام کر رہے ہیں۔ چندریان-4 میں، ہم نمونے جمع کرنے اور انہیں واپس لانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ چندریان-5 طویل مشن کی زندگی کے ساتھ ایک بھاری لینڈر کو شامل کرے گا۔ انہوں نے اسرو کے خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی بیداری تربیت کے چوتھے ایڈیشن کے پروگرام (START620) کی افتتاحی تقریب میں یاد کیا کہ چندریان 3 میں لینڈر کی مشن کی زندگی صرف 14 دن تھی۔ نارائنن نے کہا، ''مستقبل کے مشن میں، ہم تقریباً 100 دن کی زندگی کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ روور بھی بھاری ہوگا۔ چندریان-3 کا روور تقریباً 25 کلوگرام تھا، جب کہ مستقبل کے مشن میں تقریباً 350 کلوگرام کا روور ہوگا۔ اسرو کے مستقبل کے پروگراموں جیسے وینس آربیٹر مشن کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا، ''ہم پہلے ہی مریخ کے مدار مشن کو پورا کر چکے ہیں، اور اب ہم مریخ کے لینڈنگ مشن پر کام کر رہے ہیں۔ یہ کچھ ایسے منصوبے ہیں جن پر حکومتی منظوری کے لیے بات کی جا رہی ہے۔ اس لیے سائنس کے شعبے میں کافی دلچسپی ہے۔

بندوق بردار نے فاروق عبداللہ کو گولی مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی

سیکورٹی اہلکاروں نے ایک بندوق بردار کو قابو کر لیا، جس کی شناخت کمل سنگھ جموال کے نام سے ہوئی ہے۔

جموں: نیشنل کانفرنس کے صدر اور جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کو قتل کرنے کی کوشش بدھ 11 مارچ کو اس وقت ناکام بنا دی گئی جب ان کے سیکورٹی اہلکاروں نے جموں کے اونچے درجے کے گریٹر کیلاش علاقے میں شادی کے مقام کے باہر ایک بندوق بردار کو قابو کر لیا۔ ملزم کی شناخت کمل سنگھ جموال ولد اجیت سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، جو جموں کے پرانی منڈی کا رہائشی ہے اور اس کی عمر 70 کی دہائی میں ہے، رائل پارک کے باہر انتظار کر رہا تھا جب عبداللہ اور جموں کے نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد باہر نکل رہے تھے۔ جموال ایک گولی چلانے میں کامیاب ہو گیا اس سے پہلے کہ دو پولیس اہلکاروں، ایک انسپکٹر اور ایک سب انسپکٹر نے اسے غیر مسلح کر کے حراست میں لے لیا۔ کوئی زخمی نہیں ہوا۔ اس کے قبضے سے کوشش میں استعمال ہونے والا پستول برآمد کر لیا گیا۔ عبداللہ اور چودھری اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر پارٹی لیڈر بی ایس چوہان کو مبارکباد دینے تقریب میں پہنچے تھے۔ ایک بیان میں، پولیس نے کہا کہ عبداللہ کے ساتھ تعینات سیکورٹی ڈیٹیل نے ''فوری طور پر کارروائی کی، کوشش کو ناکام بنا دیا اور ملزم کو حراست میں لے لیا۔'' مزید تفتیش جاری ہے۔ جے کے کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے، جو فاروق کے بیٹے ہیں، حملے کی مذمت کی اور حفاظتی انتظامات پر سخت سوالات اٹھائے۔ ''اللہ مہربان ہے۔ میرے والد کی بہت قریب سے شیو تھی،'' اس نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ ''لوڈڈ پستول کے ساتھ ایک شخص پوائنٹ بلینک رینج میں داخل ہونے اور گولی مارنے میں کامیاب رہا۔ یہ صرف قریبی حفاظتی ٹیم تھی جس نے گولی کو موڑ دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ قاتلانہ حملہ ناکام ہو گیا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعہ نے اس بارے میں سنگین سوالات اٹھائے ہیں کہ کوئی زیڈ پلس این ایس جی سے محفوظ سابق وزیر اعلیٰ کے اتنے قریب کیسے پہنچا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں خلیجی ممالک پر ایرانی حملے روکنے کی قرارداد منظور

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے خلیجی ملکوں اور اردن کے خلاف ایران کے میزائل اور ڈرون حملوں کی مذمتی قرارداد منظور کر لی۔ کونسل کے 13 ارکان نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا جبکہ روس اور چین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی جانب سے بحرین نے قرارداد 2817 پیش کی جس میں خلیجی ملکوں پر ایرانی حملوں کی مذمت اور انہیں روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ قرارداد میں خلیجی ملکوں اور اردن کے خلاف ایران کے میزائل اور ڈرون حملوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان حملوں کو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا گیا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ تہران، پراکسی فورسز کی پشت پناہی سمیت پڑوسی ریاستوں کے خلاف اپنے حملوں اور اشتعال انگیزیوں کو فوری اور غیر مشروط طور پر روکے۔ خلیجی ریاستوں، اردن کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کی بھرپور سپورٹ کا اظہار کیا گیا۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت ان کے حق دفاع کی توثیق کی گئی۔ قرارداد میں ایران کی جانب سے شہریوں اور اہم سول انفراسٹرکچر کو دانستہ نشانہ بنانے کی مذمت کی گئی، ان ملکوں اور ان کے عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔ ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کرنے، میری ٹائم نیویگیشن میں خلل ڈالنے یا براہ راست مداخلت کرنے، آبنائے باب المندب میں میری ٹائم سکیورٹی کو خطرے میں ڈالنے والے کسی بھی اقدام یا دھمکی کی مذمت کی گئی۔ علاوہ ازیں سعودی وزارت خارجہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں سعودی عرب، بحرین، امارات، قطر، عمان، کویت اور اردن کی پیش کردہ قرارداد نمبر 2817 کی منظوری کا خیر مقدم کیا ہے۔ قرارداد میں خلیجی ملکوں اور اردن پر ایران کے حملوں کی سخت مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ یہ اقدامات بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور عالمی امن و سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔

مغربی بنگال کے گورنر بنے آر این روی، کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے دلایا حلف

کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سجوئے پال نے آر این روی کو گورنر کے عہدے کا حلف دلایا۔ اس تقریب میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور اسمبلی اسپیکر بمان بنرجی بھی موجود رہے

تمل ناڈو کے سابق گورنر آر این روی اب مغربی بنگال کے گورنر بن گئے ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سجوئے پال نے انہیں گورنر کے عہدے کا حلف دلایا۔ اس تقریب میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور اسمبلی اسپیکر بمان بنرجی بھی موجود رہے۔ آر این روی کی تقرری سی وی آنند بوس کے اچانک استعفیٰ کے بعد ہوئی، جنہوں نے گزشتہ 5 مارچ کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ آر این روی کو ایسے وقت پر بنگال کا گورنر بنایا گیا ہے، جب بنگال کی سیاست میں سیاسی ہلچل جاری ہے۔ آئندہ چند دنوں میں الیکشن کمیشن ریاست میں انتخاب کی تاریخوں کا اعلان کرنے والا ہے۔ آر این روی نے سابق گورنر سی وی آنند بوس کی جگہ لی ہے، جنہوں نے حال ہی میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے حال ہی میں کئی گورنروں کا رد و بدل کیا ہے، جس کے تحت آر این روی کو تمل ناڈو سے مغربی بنگال بھیجا گیا ہے۔ واضح رہے کہ آر این روی کا انتظامی اور سیکورٹی معاملات کا وسیع تجربہ ہے۔ وہ 1976 بیچ کے انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) افسر رہے ہیں اور کئی اہم انٹیلی جنس اور سیکورٹی ایجنسیوں میں ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔ انہوں نے قومی سلامتی کے امور میں بھی اہم کردار ادا کیا اور کچھ عرصے کے لیے ہندوستان کے ڈپٹی نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر بھی رہے۔ بنگال کے گورنر بننے سے قبل آر این روی ناگالینڈ اور میگھالیہ کے گورنر بھی رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے شمال مشرقی ہندوستان میں ناگا امن مذاکرات میں مرکزی حکومت کے نمائندے کے طور پر اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان کے انتظامی تجربے کو دیکھتے ہوئے انہیں ایک سخت اور فیصلہ کن افسر مانا جاتا ہے۔ تاہم ان کی تقرری کے حوالے سے ریاست کی سیاست میں ردعمل بھی سامنے آئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور ٹی ایم سی نے اس فیصلے پر سوال اٹھائے ہیں اور اسے مرکزی حکومت کا سیاسی قدم قرار دیا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ آنے والے وقت میں گورنر اور ریاستی حکومت کے درمیان تال میل ریاست کی سیاست اور انتظامیہ کے لیے اہم رہے گا۔ آنے والے انتخاب اور سیاسی ماحول کے درمیان آر این روی کا کردار مغربی بنگال کی سیاست میں انتہائی اہم تصور کیا جا رہا ہے۔

بلند شہر کی شیکھا کا آئی اے ایس بننے کا دعویٰ فرضی ثابت

شیکھا کا کہنا ہے کہا کہ 'مجھ سے غلطی ہو گئی۔ وہ دوسری شیکھا ہیں جن کا انتخاب ہوا ہے۔ ان کا نام بھی شیکھا ہے اور میرا بھی۔ میں نے رزلٹ کی پی ڈی ایف میں صرف نام چیک کیا تھا اور یہی مجھ سے غلطی ہو گئی۔' یو پی ایس سی سول سروس امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد یکساں نام ہونے کی وجہ سے ایسا کنفیوژن پیدا ہو گیا کہ خوشی کا ماحول غم میں تبدیل ہو گیا۔ دراصل بلند شہر کی شیکھا نے فہرست میں صرف نام دیکھ کر جشن منانا شروع کر دیا تھا۔ پھر اچانک شیکھا اور اس کے اہل خانہ کا خواب چکنا چور ہو گیا، جب پتہ چلا کہ اس نے رزلٹ دیکھنے میں غلطی کر دی تھی۔ جلد بازی میں شیکھا نے صرف اپنا نام دیکھا تھا لیکن رول نمبر چیک کرنا بھول گئی تھی، جو اس کا نہیں تھا۔ اصل میں جو شیکھا آئی اے ایس بنی وہ ہریانہ کی رہنے والی تھی۔ واضح رہے کہ 113 ویں رینک پر جس اصل شیکھا کا نام آیا ہے وہ بنیادی طور پر دہلی کی رہنے والی ہے۔ فی الحال وہ ہریانہ میں بی ڈی او یعنی بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ بلند شہر کی شیکھا کے اہل خانہ نے روہتک (ہریانہ) کی شیکھا کو فون کر افسوس کا اظہار کیا۔ یہی نہیں بلند شہر کی شیکھا نے میڈیا کے سامنے آ کر بھی سچ قبول کر لی ہے۔

ممبئی شہر کو دہلانے کی خالصتان نیشنل آرمی کی دھمکی کے بعد الرٹ جاری

تلاشی کے بعد کوئی بھی مشتبہ شئے یا سامان برآمد نہیں، پولس مستعد، شہر میں خوف وہراس

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی مہاراشٹر ودھان بھون کو بم سے اڑانے اور میزائل حملوں کی دھمکی کے بعد پولس نے الرٹ جاری کیا ہے اس کے ساتھ ہی اسمبلی اور ودھان بھون کا احاطہ خالی کرواکر تلاشی لی گئی ڈاگ اسکواڈ اور بی ڈی ڈی ایس دستہ نے احاطہ کی تلاشی کا عمل مکمل کرلیا لیکن یہاں سے کسی بھی قسم کا کوئی مشتبہ یا مشکوک سازوسامان یا دھماکہ خیز مادہ برآمد نہیں ہوا ہے اس دھمکی کے بعد سیکورٹی سخت کردی گئی ہے۔ ریاستی سرکار اور متعلقہ محکمہ کو بذریعہ ای میل ایک دھمکی آمیز میل موصول ہوا جس میں عدالتوں، ودھان بھون، میٹرو اور ممبئی شہر کو بم سے اڑانے کی خالصتانی نیشنل آرمی نے میزائل بم دھماکہ کی دھمکی دی ہے اس کے بعد پولس نے اس معاملہ میں تفتیش شروع کردی جبکہ شہر میں ریڈ الرٹ بھی جاری کیا گیا ہے چپہ چپہ پر ناکہ بندی اور مشتبہ افراد کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنے کا عمل بھی جاری ہے۔ جو دھمکی آمیز پیغام موصول ہوا اس میں ممبئی میں خالصتانی حملوں کی دھمکی دی گئی۔ ودھان بھون میں میزائل بم دھماکہ کی دھمکی دی گئی بامبے اسٹاک ایکسچینج، بینک، عدالتوں، میٹرو اور شہر کو دھماکہ سے دہلانے کی دھمکی دی گئی ہے اس میں وزیر اعلی دیویندر فڑنویس کو خالصتانی ریفرنڈم کی حمایت کرنے کی ہدایت دی گئی ہے اس کے علاوہ میزائل حملہ کا انتباہ دیا گیا ہے اس ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ، جے شنکر کو قتل کرنے کی بھی دھمکی دی گئی ہے اس دھمکی آمیز ای میل کے بعد سنسنی پھیل گئی ہے پولس اس معاملہ میں تفتیش کررہی ہے کہ آیا یہ ای میل خالصتانی دہشت گردوں نے ارسال کیا ہے یا نہیں؟ ممبئی شہر میں اس دھمکی سے خوف وہراس کا ماحول ہے اس سے قبل بھی خالصتانی آرمی کے معرفت دھمکی دی گئی تھی اور قلابہ میں آرمی اسکول کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی یہ دوسری مرتبہ دھمکی دی گئی ہے اس کے بعد پولس اس معاملہ سراغ لگانے کی کوشش کررہی ہے اور اسے ٹریس کیا جارہا ہے پولس ہر پہلو پر جانچ کررہی ہے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کی تعمیراتی کمیٹی (شہر)

تعمیراتی کمیٹی (مضافات) کے انتخابات بلا مقابلہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) یامنی جادھو کو کنسٹرکشن کمیٹی (شہر) کی چیئرپرسن منتخب کیا گیا، اجے پاٹل کو ڈپٹی چیئرپرسن کے طور پر منتخب کیا گیا، سنگیتا شرما کنسٹرکشن کمیٹی (مضافات) کی چیئرپرسن منتخب، سریش اولے ڈپٹی چیئرپرسن منتخب ہوئی ہیں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی تعمیراتی کمیٹی (شہر) کے چیئرمین، ڈپٹی چیئرپرسن اور ممبئی میونسپل کارپوریشن کی تعمیراتی کمیٹی (مضافاتی علاقوں) کے چیئرمین، ڈپٹی چیئرپرسن کے عہدوں کے لیے انتخاب آج (12 مارچ 2026) میونسپل ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوا۔ یہ انتخاب بلا مقابلہ منعقد ہوا کیونکہ شہر اور مضافات میں تعمیراتی کمیٹی کے عہدوں کے لیے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے عہدوں کے لیے صرف ایک ہی کاغذات نامزدگی موصول ہوئے تھے۔ تعمیراتی کمیٹی (سٹی) کے چیئرمین کے عہدے کے لیے شیوسینا پارٹی کی یامنی یشونت جادھو کی واحد نامزدگی موصول ہوئی اور وہ بلا مقابلہ منتخب ہوئیں۔ اسی طرح، کنسٹرکشن کمیٹی (سٹی) کے ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اجے کسان پاٹل کی واحد نامزدگی موصول ہوئی اور وہ بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی تعمیراتی کمیٹی (مضافات) کے چیئرمین کے عہدے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی کی سنگیتا شرما کی واحد نامزدگی موصول ہوئی اور وہ بلا مقابلہ منتخب ہوگئیں۔ اسی طرح، تعمیراتی کمیٹی (مضافات) کے نائب چیئرمین کے عہدے کے لیے شیوسینا پارٹی کے سریش اولے کی واحد نامزدگی موصول ہوئی اور وہ بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ میئر ریتو تاوڑے اور ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے پریزائیڈنگ آفیسر کے طور پر کارروائی کی نگرانی کی۔ اس موقع پر کنسٹرکشن کمیٹی (سٹی) اور کنسٹرکشن کمیٹی (مضافات) کے ممبران کے ساتھ چیف انجینئر (ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی) مسٹر پردیپ گاولی، میونسپل کارپوریشن سکریٹری منجیری دیشپانڈے وغیرہ موجود تھے۔ بی ایم سی کی مختلف کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے انتخاب کے لیے فروری 2026 کی تواریخ (جیسے 20 فروری اور 23 فروری) مقرر کی گئی تھیں۔ یہ تعمیراتی کمیٹیاں (شہر اور مضافات) ممبئی کے بنیادی ڈھانچے، سڑکوں کی تعمیر اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کی منظوری میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔

بھارتی اسٹاک مارکیٹ فلیٹ کھلا، دفاعی اسٹاک میں خرید

ممبئی: ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ بدھ کے روز فلیٹ کھلی۔ بی ایس ای سینسیکس 33 پوائنٹس یا 0.04 فیصد سے معمولی اضافہ کے ساتھ 78,238 پر کھلا، جبکہ نفٹی 30 پوائنٹس یا 12.0 فیصد کی کمی کے ساتھ 231,24 پر کھلا۔ دفاعی اسٹاک ابتدائی تجارت میں مارکیٹ کی قیادت کررہے تھے۔ نفٹی انڈیا ڈیفنس سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا تھا، جس میں تقریباً 1 فیصد اضافہ ہوا۔ میڈیا، میٹل، فارما، پی ایس ای، انرجی، آئل اینڈ گیس، کموڈٹیز، اور ہیلتھ کیئر بھی سبز رنگ میں تجارت کی۔ دوسری جانب نجی بینک، مالیاتی، آٹو اور سروسز انڈیکس دباؤ میں رہے۔ بڑے کیپ اسٹاک کے ساتھ، مڈکیپ اور چھوٹے کیپ اسٹاک میں بھی مضبوطی دیکھی گئی۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 377 پوائنٹس یا 0.66 فیصد بڑھ کر 57,555 پر پہنچ گیا، جبکہ نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 173 پوائنٹس یا 1.05 فیصد بڑھ کر 16,647 پر پہنچ گیا۔ سینسیکس پیک میں، انڈیگو، ٹاٹا اسٹیل، اڈانی پورٹس، ٹیک مہندرا، سن فارما، این ٹی پی سی، بی ای ایل، پاور گرڈ، ایچ سی ایل ٹیک، ایشین پینٹس، ایئرٹل، آئی ٹی سی، ٹائٹن، اور ٹرینٹ کو فائدہ ہوا۔

ممبئی پولیس نے دو سال سے مفرور

مرکزی ملزم پپو پیجر کو ایئرپورٹ سے گرفتار کرلیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ نے 2023 کے کشمیری بیکری شوٹنگ کیس کے مرکزی ملزم نثار فضل احمد شیخ عرف پپو پیجر کو چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے گرفتار کیا ہے۔ ملزم دو سال سے زیادہ عرصے سے مفرور تھا اور اس پر ایم سی او سی اے (ماؤسٹ کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم) ایکٹ (ایم سی او سی اے) کے تحت بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ 13 اکتوبر 2023 کو میرا روڈ - کشمیرا کے علاقے میں ایک بین الاقوامی بیکنگ کمپنی کے آؤٹ لیٹ پر پیش آیا۔ ایک نامعلوم حملہ آور نے وہاں کام کررہے چندر کانت ملاپا کونڈ گولے کو پستول سے گولی مارنے کی کوشش کی۔ تاہم بندوق فائر کرنے میں ناکام رہی اور حملہ آور موقع سے فرار ہوگیا۔ کشمیری پولیس نے قتل کی کوشش، سازش، مجرمانہ سازش اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ پولیس کی تفتیش سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حملہ ایک منظم مجرم گروہ کی سازش کا حصہ تھا، جس میں پپو پیجر مرکزی سازش کار کے طور پر سامنے آیا تھا۔ وہ واقعہ کے فوراً بعد ملک سے فرار ہوگیا اور طویل عرصے تک بیرون ملک روپوش رہا۔ ممبئی کرائم برانچ کو اطلاع ملی کہ وہ بیرون ملک سے واپس آنے کے بعد ممبئی ایئرپورٹ پر اترنے والا ہے۔ اس اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے کرائم برانچ یونٹ 1 نے الرٹ پر کارروائی کرتے ہوئے ہوائی اڈے پر جال بچھا دیا اور اترتے ہی ملزم کو حراست میں لے لیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق، پپو پیجر کے خلاف پہلے سے ہی چار مجرمانہ مقدمات درج ہیں، جن میں وڈالا ٹرک ٹرمینل، بائیکلہ (بائیکلہ) اور کاشمیرا پولیس اسٹیشن شامل ہیں۔ یہ مقدمات اس کی مجرمانہ تاریخ کی عکاسی کرتے ہوئے مختلف جرائم کا احاطہ کرتے ہیں۔ گرفتاری کے بعد ملزم کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے اسے 20 مارچ تک پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ پولیس اب اس کے دیگر ساتھیوں، پورے سازشی نیٹ ورک اور متعلقہ شواہد کی تفتیش کررہی ہے۔

اعجاز بیگ کی حکمت عملی رنگ لائی

مالیگاؤں کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی پر کانگریس کا قبضہ، سیاسی بساط پر بڑا الٹ پھیر

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں ایک اہم اور معنی خیز پیش رفت اُس وقت سامنے آئی جب کانگریس کے مقامی صدر اعجاز بیگ نے نہ صرف پارٹی کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا بلکہ اسٹینڈنگ کمیٹی جیسے انتہائی بااختیار اور اہم عہدے پر کامیابی حاصل کرکے کانگریس کا پرچم بھی کارپوریشن میں بلند کردیا۔ سیاسی حلقوں میں اس پیش رفت کو ایک بڑی حکمت عملی اور بروقت فیصلے کا نتیجہ قرار دیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میں جہاں اسلام پارٹی نے میئر کا عہدہ حاصل کرکے اپنی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کیا اور سماجوادی پارٹی نے ڈپٹی میئر کی کرسی پر قبضہ جما کر اقتدار میں اپنی مضبوط موجودگی درج کروائی، وہیں اب کانگریس پارٹی نے بھی اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے پر کامیابی حاصل کرکے اقتدار کے ایوانوں میں اپنی موجودگی کا بھرپور احساس دلایا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اقتدار سازی کے مرحلے میں سیکولر فرنٹ کو حکومت بنانے کیلئے کانگریس پارٹی کی حمایت حاصل ہوئی جس کے نتیجے میں دس مارچ کا دن کانگریس کیلئے سیاسی اعتبار سے انتہائی اہم ثابت ہوا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ کامیابی اس وقت مزید اہم بن گئی جب اس سے قبل اقتدار کے قیام کیلئے کانگریس کے بعض حلقوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ اتحاد کی کوشش کی تھی، جس پر پارٹی کے ریاستی اور ضلعی قائدین نے سخت نوٹس لیتے ہوئے کانگریس کے مقامی صدر اعجاز بیگ کو شوکاز نوٹس جاری کیا تھا۔ تاہم اعجاز بیگ نے فوری طور پر صورتحال کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے بی جے پی کے ساتھ بننے والے اتحادی گروپ کو ختم کردیا اور پارٹی کی مرکزی پالیسی کے مطابق سیکولر فرنٹ کے ساتھ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ سیاسی حلقوں کا ماننا ہے کہ اعجاز بیگ کے اسی بروقت اور دانشمندانہ فیصلے نے مالیگاؤں میں کانگریس کی ساکھ کو نہ صرف بچایا بلکہ پارٹی کو اقتدار کے اہم ایوان تک پہنچانے کا راستہ بھی ہموار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسٹینڈنگ کمیٹی جیسے بااثر عہدے پر کانگریس کی موجودگی کو اعجاز بیگ کی سیاسی بصیرت اور حکمت عملی کا نتیجہ قرار دیا جارہا ہے۔ دس مارچ کو مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میں اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کے انتخاب کیلئے ضلع کلکٹر آیوش پرساد نے بطور پریسائڈنگ آفیسر کارروائی انجام دی۔ انتخابی عمل کے دوران اعجاز بیگ بلا مقابلہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین منتخب قرار دیئے گئے جس کے بعد کارپوریشن کے سیاسی ماحول میں خوشی اور جوش کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اعجاز بیگ نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ تعمیری سیاست اور عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ہم اپنے اسی اصول کے تحت شہر کی ترقی اور عوامی مسائل کے حل کیلئے پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ شہر میں جاری غیر قانونی اتی کرمن کے خلاف سخت اور مؤثر اقدامات کئے جائیں گے تاکہ شہری نظم ونسق کو بہتر بنایا جاسکے اور عوام کو سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ اعجاز بیگ نے اس کامیابی پر اسلام پارٹی کے آصف شیخ اور مستقیم ڈگنیٹی سمیت سیکولر فرنٹ کے تمام ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ باہمی تعاون اور اتحاد ہی شہر کی ترقی کا راستہ ہموار کرے گا۔ اعجاز بیگ کے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہونے پر شہر کی سیاسی، سماجی اور تعلیمی شخصیات کی جانب سے مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔

مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے باعث بھارتی سٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی، سینسیکس ایک فیصد سے زیادہ گرگیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تنازعے کی وجہ سے جمعرات کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی۔ صبح 9:19 بجے، سینسیکس 963 پوائنٹس یا 1.25 فیصد گر کر 899,75 پر تھا، اور نفٹی 303 پوائنٹس یا 1.27 فیصد گر کر 563,23 پر تھا۔ مارکیٹ کے تقریباً تمام انڈیکس ابتدائی تجارت میں سرخ رنگ میں تھے۔ آٹو، کنزیومر ڈیوریبل، میڈیا، ریئلٹی، میٹل، پی ایس یو بینکس، ڈیفنس اور مینوفیکچرنگ سب سے زیادہ دباؤ میں رہے۔ لارج کیپس کے ساتھ ساتھ مڈکیپس اور سمال کیپس میں بھی کمی دیکھی گئی۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 1,070 پوائنٹس یا 1.90 فیصد گر کر 390,55 پر تھا، اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 286 پوائنٹس یا 1.75 فیصد گر کر 127,16 پر تھا۔ ایئرٹل، انڈیگو، ایم اینڈ ایم، ٹاٹا اسٹیل، ٹرینٹ، آئی سی آئی سی آئی بینک، ٹائٹن، ایل اینڈ ٹی، ماروتی سوزوکی، بجاج فائنانس الٹرا ٹیک سیمنٹ، ایس بی آئی، کوٹک مہندرا بینک، بجاج فنسر، ایکسس بینک، بی ای ایل، آئی ٹی سی، انفوسس، اور ایچ ڈی ایف سی بینک سینسیکس میں نقصان اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ دوسری طرف، ٹیک مہندرا اور ایچ سی ایل ٹیک فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ بیشتر ایشیائی بازاروں میں فروخت کا رجحان دیکھا گیا۔ ٹوکیو، شنگھائی، ہانگ کانگ، سیول، بنکاک اور جکارتہ کے بازار سرخ رنگ میں کھلے۔ امریکی مارکیٹ کا اہم انڈیکس ڈاؤ بدھ کو سرخ رنگ میں بند ہوا تھا۔ مارکیٹ میں کمی مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے ہوئی۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان تنازع اب آئل ٹینکرز کو نشانہ بنا رہا ہے جس سے صورتحال مزید بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ لکھنے کے وقت، برینٹ کروڈ آئل 9.31 فیصد اضافے کے ساتھ 100.54 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ کررہا تھا، جبکہ ڈبلیو ٹی آئی خام تیل بھی تقریباً 9 فیصد اضافے کے ساتھ 95.14 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ کررہا تھا۔ غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ایف آئی آئیز) نے اپنی فروخت کا سلسلہ جاری رکھا، بدھ کے روز ایکوئٹی میں 6, 267.31 کروڑ کی فروخت کی۔ اس کے برعکس، گھریلو ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ڈی آئی آئیز) نے 4,965.53 کروڑ میں پمپ کیا۔

مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان قیمتی دھاتوں میں اضافہ

چاندی کی قیمت میں ۵ ہزار سے زیادہ کا اضافہ ہوا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بڑھتے ہوئے عالمی تناؤ کے درمیان جمعرات کو گھریلو کموڈٹی مارکیٹ میں قیمتی دھاتوں (سونے اور چاندی) کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ سونے کی قیمتوں میں ابتدائی تجارت میں قدرے کمی ہوئی، چاندی کی قیمتیں ابتدائی کمی سے بحال ہوئیں اور بڑھ گئیں۔ نچلی سطح پر مضبوط خرید چاندی کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنی۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر، اپریل کی ترسیل کے لیے سونا 22.0 فیصد زیادہ، یا 361،1,62,150 فی 10 گرام پر ٹریڈ کررہا تھا۔ سونے نے دن کا آغاز 1, 62,799 فی 10 گرام سے کیا، جو کہ 1,61,789 کے پچھلے بند سے زیادہ ہے۔ تاہم بعد میں عالمی منڈی سے کمزور سگنلز کی وجہ سے قیمتیں گر گئیں۔ ماہرین کے مطابق 1,56,000، سے 1,57,000 کی حد سونے کے لیے ایک مضبوط مانگ زون بنی ہوئی ہے۔ ایک تجزیہ کار کے مطابق جب تک سونے کی قیمتیں اس سطح سے اوپر رہیں گی، درمیانی مدت میں تیزی کا رجحان برقرار رہے گا۔ اگر قیمتیں 165,000 سے اوپر مضبوطی سے بند ہوتی ہیں، تو یہ 175,000 سے 180,000 تک ایک نئی ریلی کو متحرک کرسکتی ہے۔ دوسری طرف چاندی کی قیمتیں سیشن کے دوران مضبوط ہوئیں۔ لکھنے کے وقت، مئی کی ترسیل کے لیے چاندی 5,911، یا 2.20 فیصد اضافے کے ساتھ 402,274 فی کلوگرام پر ٹریڈ کررہی تھی۔ چاندی کی قیمت 212,269 روپے فی کلوگرام پر کھلی تھی، جو اس کے 268،491 روپے کے پچھلے بند سے تھوڑا زیادہ ہے۔ دریں اثنا، عالمی سپاٹ گولڈ کی قیمت 0.2 فیصد گر کر 5,165.73 ڈالر فی اونس رہی، جبکہ اپریل کے لیے امریکی سونے کے مستقبل کے لیے 0.2 فیصد گر کر 5,171.40 ڈالر فی اونس رہے۔ دوسری طرف، سپاٹ سلور تقریباً مستحکم رہا اور 82.85 ڈالر فی اونس پر ٹریڈ کرتا دیکھا گیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مغربی ایشیا میں بڑھتی کشیدگی کی وجہ سے عالمی منڈی میں عدم استحکام کے درمیان گزشتہ چند دنوں میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں کافی اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا ہے۔ دریں اثنا، خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ اور مضبوط ڈالر کی وجہ سے، ہندوستانی روپیہ بھی کمزور ہوا۔ جمعرات کو ڈالر کے مقابلے روپیہ 0.3 فیصد گر کر 92.3575 کی سطح پر پہنچ گیا جو اب تک کی ریکارڈ کم ترین سطح ہے۔ اس ہفتے کے شروع میں، روپیہ 92.3475 کی گزشتہ ریکارڈ کم ترین سطح پر پہنچ گیا تھا، جسے جمعرات کو عبور کیا گیا تھا۔

سڑک حادثے میں دو آٹو رکشا ڈرائیور ہلاک

بھیونڈی: ممبئی ناسک ہائی وے (این ایچ 3) پر پاگاؤں کے قریب پیش آئے ایک دردناک سڑک حادثے میں گھونگھٹ نگر علاقے کے دو آٹو رکشہ ڈرائیور جاں بحق ہوگئے۔ دونوں آپس میں گہرے دوست تھے اور ایک ہی رکشہ میں سوار ہوکر سونالے کی جانب جارہے تھے کہ پیچھے سے آنے والی تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے رکشا کو زوردار ٹکر ماردی۔ اس حادثے میں شدید زخمی ہونے کے سبب دونوں کی اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی موت ہوگئی۔ پولیس کے مطابق گھونگھٹ نگر کے رہائشی راجکمار گپتا (۴۰) اور منوج کیسروانی (۳۹) کسی کام سے ممبئی ناسک ہائی وے کے راستے سونالے کی طرف جارہے تھے۔ جب ان کا رکشا پاگاؤں کے قریب پہنچا تو پیچھے سے تیز رفتاری سے آنے والی ایک نامعلوم گاڑی نے انہیں ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ دونوں رکشہ سے اچھل کر سڑک پر جا گرے اور شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد مقامی افراد نے فوری طور پر دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے آئی جی ایم سب ڈسٹرکٹ اسپتال پہنچایا، تاہم ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد دونوں کو مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی بھیونڈی تعلقہ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور پنچنامہ کرنے کے بعد نامعلوم گاڑی کے ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ پولیس مفرور گاڑی کی تلاش میں مصروف ہے۔ دریں اثنا متوفی راجکمار گپتا کے رشتہ داروں نے بتایا کہ اس کے والدین بیمار رہتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اسی پر تھی۔ اس کی اچانک موت سے خاندان شدید مشکلات سے دوچار ہوگیا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تنازعے پر

خام تیل ایک بار پھر 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کرگیا۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مشرق وسطیٰ میں بڑھتا ہوا تنازع خام تیل کی قیمتوں پر واضح طور پر اثر انداز ہورہا ہے، جمعرات کو قیمتیں ایک بار پھر $100 فی بیرل سے تجاوز کرگئیں۔ بین الاقوامی منڈیوں میں برینٹ کروڈ کی قیمت 9 فیصد سے زائد بڑھ کر 100.76 ڈالر فی بیرل ہوگئی۔ ڈبلیو ٹی آئی کروڈ کی قیمت تقریباً 9 فیصد بڑھ کر 95 ڈالر فی بیرل ہوگئی۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ اس وقت ہوا جب بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) نے قیمتوں میں اضافے کو کم کرنے کے لیے اپنے ہنگامی ذخائر سے خام تیل کی رہائی کا اعلان کیا۔ گزشتہ بدھ کو، آئی ای اے نے، 32 ممالک کی رکنیت کے ساتھ، اپنے ہنگامی ذخائر سے 400 ملین بیرل خام تیل کی رہائی کا اعلان کیا، جو آئی ای اے کی طرف سے اپنی تاریخ میں سب سے بڑی ریلیز ہے۔ علیحدہ طور پر، امریکی محکمہ توانائی نے اعلان کیا کہ وہ اپنے اسٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو سے 172 ملین بیرل جاری کرے گا، توانائی کے سیکریٹری کرس رائٹ نے کہا کہ ترسیل اگلے ہفتے شروع ہوسکتی ہے اور اسے مکمل ہونے میں تقریباً 120 دن لگ سکتے ہیں۔ اس سے قبل مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تنازعے کے باعث خام تیل کی قیمت 119 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی تھی۔ تاہم بعد میں یہ گر کر 80 ڈالر فی بیرل پر آگیا۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ آبنائے ہرمز کے راستے جہاز رانی میں مبینہ رکاوٹ ہے۔ مزید یہ کہ امریکا، اسرائیل اور ایران کے درمیان تنازع میں اب آئل ٹینکرز کو نشانہ بنایا جارہا ہے جس سے صورتحال مزید بڑھ گئی ہے۔ آبنائے ہرمز مشرق وسطیٰ کا ایک تنگ سمندری راستہ ہے جس کے ذریعے دنیا کے تقریباً 20 فیصد خام تیل کی تجارت ہوتی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

یو پی ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ہونہار طالبات کا لیاقت شیداء سر نے استقبال کیا

یہ کامیابی محض چند افراد کی ذاتی کامیابی نہیں بلکہ اس سرزمین کے اس تعلیمی مزاج کی علامت ہے جو مسلسل مشکلات اور وسائل کی کمی کے باوجود علم کے چراغ جلائے رکھنے کا حوصلہ رکھتا ہے

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں تعلقہ کی مٹی ایک بار پھر اپنی علمی عظمت اور نوجوان نسل کی غیر معمولی صلاحیتوں کی گواہ بن گئی جب یہاں کے چار ہونہار طلبہ نے سول سروس امتحان 2025 میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے پورے علاقے کا نام روشن کردیا۔ یہ کامیابی محض چند افراد کی ذاتی کامیابی نہیں بلکہ اس سرزمین کے اس تعلیمی مزاج کی علامت ہے جو مسلسل مشکلات اور وسائل کی کمی کے باوجود علم کے چراغ جلائے رکھنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ اسی خوشی اور مسرت کے ماحول میں شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے فعال، مخلص اور علم دوست سکریٹری لیاقت شیداء سر نے کامیاب طلبہ سے ملاقات کرکے نہ صرف انہیں مبارکباد پیش کی بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ڈھیر ساری دعائیں اور نیک تمنائیں بھی پیش کیں۔ اس موقع پر انہوں نے اجے پالنہ کی باصلاحیت طالبہ دھن شری آہیر سے ملاقات کی جنہوں نے یو پی سی امتحان میں 489 واں رینک حاصل کرکے اپنی غیر معمولی ذہانت اور انتھک محنت کا ثبوت دیا۔ اسی طرح کیمپ کی رہنے والی ہونہار طالبہ پریرنا کھوڑے نے بھی 913 واں رینک حاصل کرکے یہ واضح کردیا کہ اگر خواب سچے ہوں اور ارادے مضبوط ہوں تو منزلیں خود راستہ دینے لگتی ہیں۔ لیاقت شیداء سر نے دونوں طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ایسی کامیابیاں پورے معاشرے کے لیے امید کی کرن ہوتی ہیں کیونکہ یہ نوجوان نسل کو یہ پیغام دیتی ہیں کہ تعلیم ہی وہ راستہ ہے جو انسان کو عزت، وقار اور کامیابی کی بلند منزلوں تک پہنچاتا ہے۔ لیاقت شیداء سر نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علم وہ روشنی ہے جو انسان کی زندگی کو سنوار دیتی ہے اور ایک مہذب، باشعور اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد بھی یہی تعلیم ہے۔ انہوں نے کامیاب طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی کامیابی نہ صرف آپ کے والدین کی قربانیوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آج کی نوجوان نسل میں آگے بڑھنے کا جذبہ زندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے طلبہ دراصل پورے سماج کے لیے مشعل راہ ہوتے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے امید اور حوصلے کی نئی راہیں کھولتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لیاقت شیداء سر کی شخصیت صرف ایک تعلیمی کارکن یا سماجی شخصیت تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک ایسی انسان دوست اور علم پرور شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں جن کی زندگی کا بڑا مقصد ہی نوجوان نسل کو تعلیم کی طرف راغب کرنا اور ان کے حوصلوں کو بلند کرنا ہے۔ وہ ہمیشہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقی ترقی اس وقت ممکن ہوتی ہے جب اس کے نوجوان تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اسی سوچ کے تحت وہ برسوں سے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے آرہے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ لیاقت شیداء سر نے ہمیشہ مذہب، ذات، زبان اور طبقے کی تمام دیواروں کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف اور صرف قابلیت اور محنت کو اہمیت دی ہے۔ ان کے نزدیک ہر وہ طالب علم قابلِ احترام ہے جو علم حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کررہا ہو۔ چاہے وہ کسی بھی مذہب یا پس منظر سے تعلق رکھتا ہو، لیاقت شیداء سر کی نگاہ میں اس کی کامیابی پورے معاشرے کی کامیابی ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ اکثر ایسے طلبہ کے گھروں تک پہنچ کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، انہیں مبارکباد دیتے ہیں اور ان کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ان کی یہی خلوص بھری عادت انہیں دیگر سماجی شخصیات سے ممتاز بناتی ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ لیاقت شیداء سر کی شخصیت دراصل ایک ایسے شمع کی مانند ہے جو خاموشی کے ساتھ علم کی روشنی پھیلاتی رہتی ہے اور نوجوانوں کے دلوں میں امید، حوصلہ اور آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی نوجوانوں کے لئے صرف ایک رسمی مبارکباد نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی سہارا ہوتی ہے۔

ایک طرف ٹرمپ نے کہا' دنیا کو برباد نہیں ہونے دوں گا'،

دوسری طرف ایران نے ظاہر کیا' ہر موت کا بدلہ' لینے کا عزم

امریکہ واسرائیل کے ذریعہ ایران پر حملہ اور ایران کے ذریعہ جوابی حملہ کا دور ہنوز جاری ہے۔ حالات دن بہ دن کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں اور عالمی سطح پر اس کے مضر اثرات صاف دکھائی دینے لگے ہیں۔ کئی ممالک میں ایندھن کے ساتھ ساتھ دیگر اشیا کی مہنگائی بھی بڑھ چکی ہے۔ اس درمیان امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ "میں دنیا کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔ ایران کو ایٹم بم نہیں بنانے دیں گے۔" ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ "امریکہ دنیا کا سب سے بڑا تیل پروڈیوسر ملک ہے، اس لیے تیل کی قیمتیں بڑھنے پر ہمیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن صدر کی شکل میں میرے لیے اس سے کہیں زیادہ اہم ایشو ایران کو نیوکلیائی اسلحہ بنانے سے روکنا اور مشرق وسطیٰ کو بحران سے بچانا ہے۔ میں ایران کو کبھی نیوکلیائی اسلحہ نہیں بنانے دوں گا۔" قابل ذکر ہے کہ امریکہ-اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے سبب عالمی تیل فراہمی پر گہرا بحران منڈلا رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ بحران کے درمیان ایران نے آبنائے ہرمز بند رکھنے کا اعلان ایک بار پھر کر دیا ہے۔ ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز بند رہے گا اور ہر موت کا بدلہ لیا

جائے گا۔ مجتبیٰ کے اس بیان سے پوری دنیا ایک طرح کے خوف میں مبتلا ہو گئی ہے۔ نئے ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کا کہنا ہے کہ "ہم کسی کی شہادت کو نہیں بھولیں گے۔ ایران کے لوگوں کے خون کا بدلہ لیں گے۔ ہم ہر بچے کی موت کا بدلہ لیں گے۔" اس کے ساتھ ہی انھوں نے پڑوسی ممالک سے کہا ہے کہ وہ اپنی زمین سے امریکہ کو ہٹائیں، کیونکہ ہم مشرق وسطیٰ میں سبھی امریکی فوجی ٹھکانوں پر حملے کریں گے۔ مجتبیٰ نے مضبوط عزم کے ساتھ کہا کہ "ہم اپنے شہیدوں، خاص کر مِیناب کے شہیدوں کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔" اس دوران انھوں نے ایرانی فوج کی تعریف بھی کی۔ انھوں نے کہا کہ "ایرانی فوج مضبوطی سے اپنے ملک کی حفاظت کر رہی ہے اور دشمنوں کے حملوں کا جواب دے رہی ہے۔" امریکی و اسرائیلی حملوں کا شکار ہوئے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے ان کے صبر کی دعا کی۔ ساتھ ہی لوگوں کو یقین دلایا کہ ہر ایرانی شہید کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ خلیجی ممالک میں کیے گئے حملوں پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا کہ "ایران پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے رشتے چاہتا ہے۔ اس نے اپنے پڑوسیوں پر حملہ نہیں کیا ہے، بلکہ ان ممالک میں امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے، کیونکہ دشمن ان علاقوں سے ایران پر حملہ کر رہا تھا۔ ہم دشمن سے نقصان کا ازالہ بھی کریں گے۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "دشمن نقصان کا ازالہ نہیں کرے گا تو ہم جتنا ضروری سمجھیں گے، اس کی جائیداد پر قبضہ کریں گے۔ اگر یہ ممکن نہیں ہوا تو ہم دشمن کی اتنی ہی جائیداد تباہ کر دیں گے۔"

ایرانی حملہ سے برج خلیفہ بھی دہل گیا

اسے پہلے ہی خالی کرا لیا گیا تھا۔ ادھر کویت ایئرپورٹ پر بھی ڈرون حملہ، فلائٹ آپریشنز بری طرح متاثر، تل ابیب پر ہائپرسونک میزائل داغے

امریکہ اور اسرائیل نے جب ایران پر حملہ کیا تھا تو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ ایران کی جوابی کارروائی اتنی شدید اور پورے مشرق وسطیٰ کو دہلا دے گی۔ ایران نے آپریشن وعدۂ صادق کے تحت جو کارروائی شروع کی ہے اس کی زد میں اب دنیا کی سب سے اونچی عمارت 'برج خلیفہ' بھی آ گئی ہے۔ جمعرات کو دبئی کے ڈاؤن ٹاؤن بزنس ڈسٹرکٹ میں ایران کی جانب سے ڈرون حملہ کیا گیا جس کی وجہ سے برج خلیفہ بھی دہل گیا کیوں کہ یہ عمارت اسی علاقے میں واقع ہے۔ اس تعلق سے وائرل ہونے والے ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے برج خلیفہ کے قریب سے سیاہ اور کثیف دھواں اٹھ رہا ہے۔ دبئی کے مقامی انتظامیہ نے بھی اس حملے کی تصدیق کی اور بتایا کہ حالات بالکل قابو میں ہیں کیوں کہ برج خلیفہ کو پہلے ہی خالی کرا لیا گیا تھا اسی لئے کوئی بڑا جانی و مالی نقصان نہیں ہوا ہے۔ بہر حال اس حملے سے تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ ایران نے صرف دبئی پر حملے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے امریکہ کے ایک اور اتحادی کویت پر بھی حملہ کیا۔ یہاں ایرانی ڈرون اور میزائل نے کویت کے مصروف ترین ایئر پورٹ کو نشانہ بنایا۔ مقامی انتظامیہ کے مطابق اس حملے میں کویت ایئر پورٹ کی عمارت اور انفراسٹرکچر کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ حملے کے بعد وہاں فلائٹ آپریشنز معطل کر دیئے گئے تھے اور اطلاعات کے مطابق اب تک فلائٹس شروع نہیں ہو سکی تھیں۔

دریں اثناء پاسداران انقلاب نے اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں صہیونی فوج کے عسکری مراکز کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایران نے ڈرون حملوں کی تازہ لہر میں اسرائیل کے پاماخیم اور اوودا ایئر بیس کو نشانہ بنایا۔ ڈرونز نے اسرائیلی انٹیلی جنس ادارے شن بیت کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیا۔ ایرانی حملوں میں ایئر بیس کے رن وے، ہینگرز اور کنٹرول ٹاور کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران کی جانب سے کارروائی یومِ قدس کی مناسبت سے میجر جنرل محمد پاکپور کی یاد میں کی گئی۔ مقبوضہ گولان، حیفہ اور شمالی اسرائیل پر بھی میزائل داغے گئے۔ اس سے پہلے ایران اور حزب اللہ کے مشترکہ حملے میں وسطی اسرائیل دھماکوں سے گونج اٹھا۔ اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے راکٹ حملوں میں شیرون میں بڑے پیمانے عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ ایران اور حزب اللہ کی جانب سے ایک سو پچاس راکٹ داغے گئے

نیتن یاہو اپنے منطقی انجام کے بہت نزدیک پہنچ گئے

اسرائیل کی وزارتِ انصاف کے پارڈن ڈپارٹمنٹ نے وزیر اعظم نیتن یاہو کو کرپشن کیسز میں صدارتی معافی دینے کی سفارش نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے لیے قانونی محاذ پر ایک اور بڑی ناکامی سامنے آئی۔ اسرائیل کی وزارتِ انصاف کے پارڈن ڈپارٹمنٹ (معافی کے شعبے) نے وزیر اعظم کو کرپشن کیسز میں صدارتی معافی دینے کی سفارش نہ کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ عبرانی میڈیا کی رپورٹس میں بتایا کہ پارڈن ڈپارٹمنٹ نے اپنی قانونی رائے مکمل کر کے صدر کو ارسال کر دی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو کی معافی کی درخواست قانونی تقاضوں پر پوری نہیں اترتی، اس لیے انہیں معافی دینا ممکن نہیں ہوگا۔ نیتن یاہو نے اپنی درخواست میں نہ تو اپنے مبینہ جرائم کا اعتراف کیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے پچھتاوے کا اظہار کیا ہے، جو کہ قبل از وقت معافی حاصل کرنے کے لیے بنیادی شرائط سمجھی جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ نیتن یاہو کے خلاف کرپشن کے مقدمات تاحال زیرِ سماعت ہیں اور انہیں ابھی تک کسی جرم میں باقاعدہ سزا نہیں سنائی گئی۔ اسرائیل کی ہائی کورٹ کے مطابق کسی شخص کو سزا سے پہلے معافی دی تو جا سکتی ہے، لیکن اس کے لیے جرم کا اعتراف لازمی ہے چونکہ وزیر اعظم نے اعترافِ جرم نہیں کیا، اس لیے ماہرین اسے ان کے منطقی انجام کی جانب ایک بڑا اقدم قرار دے رہے ہیں۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" کے مصداق نیتن یاہو اب اپنے منطقی انجام کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ معافی کی درخواست مسترد ہونے کی صورت میں ان کے لیے وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر برقرار رہنا اور قانونی گرفت سے بچنا مزید مشکل ہو جائے گا۔

اقوام متحدہ: سلامتی کونسل میں خلیجی ریاستوں پر ایرانی حملوں پر مذمتی قرارداد منظور

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بدھ کو خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی ریاستوں اور اردن پر ایران کے حملوں کی مذمت میں ایک قرارداد منظور کی۔ یہ قرارداد ۱۳ ووٹوں کی حمایت سے منظور ہوئی۔ روس اور چین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا (غیر حاضر رہے)۔ بحرین کی طرف سے پیش کی گئی اور ۱۳۵ ممالک کی مشترکہ حمایت کی حامل اس قرارداد میں جی سی سی ریاستوں اور اردن کی علاقائی سالمیت، خودمختاری اور سیاسی آزادی کے لیے بھرپور حمایت پر زور دیا گیا۔ اس میں خلیجی ممالک اور اردن کے خلاف "جمہوریہ ایران کی طرف سے کیے گئے حملوں کی شدید مذمت کی گئی اور زور دیا گیا کہ یہ حملے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ اس کے علاوہ قرارداد میں شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کی بھی مذمت کی گئی، جس کے نتیجے میں شہری ہلاکتیں اور شہری عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ بعد ازاں اقوام متحدہ میں بحرین کے سفیر جمال فارس الرویعی نے قرارداد کی منظوری کا خیر مقدم کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "اس نے ثابت کر دیا کہ کونسل بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس قرارداد کی مشترکہ حمایت کی۔ ان ممالک کی تعداد ۱۳۵ تک پہنچ گئی۔ بین الاقوامی برادری کی طرف سے یہ زبردست حمایت ہمارے ممالک کے خلاف غیر منصفانہ ایرانی حملے کے خطرے سے متعلق اجتماعی آگاہی کی عکاسی کرتی ہے۔" واضح رہے کہ ۲۸ فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف حملوں کے جواب میں ایران نے خلیجی ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا، جس میں بحرین، قطر، دبئی، کویت، سعودی عربیہ، اردن شامل ہیں، اس سے قبل ایران نے انتباہ دیا تھا کہ جس ملک کی سرزمین اس کے خلاف جارحیت کیلئے استعمال ہوگی، ایران وہاں موجود امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنائے گا۔ بحرین پر ایرانی حملہ اسی امریکی اور اسرائیلی حملوں کا جواب تھا۔

بحرین: ایران کیلئے جاسوسی کے الزام میں خاتون سمیت 4 افراد گرفتار

بحرین: مغربی ایشیا میں ایران اور اسرائیل و امریکہ کے درمیان جاری جنگ نے پورے خطے کو بحرانی کیفیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس جنگ زدہ صورت حال پر قابو پانے کیلئے تمام مملک اپنی سطح پر سرگرم ہیں اور کسی بھی طرح کی منفی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی سلسلے میں بحرین کی وزارتِ داخلہ نے بتایا ہے کہ خاتون سمیت 4 بحرینی شہریوں کو پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق وزارتِ داخلہ کے بیان کے مطابق گرفتار افراد کی عمریں 22 سے 36 سال کے درمیان ہیں، جبکہ ایک 25 سالہ پانچواں شخص بین الاقوامی طور پر لاپتہ ہے۔ بحرینی وزارتِ داخلہ نے کہا ہے کہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گرفتار افراد میں سے ایک نے تنظیمی و دیگر ہدایات کے تحت اعلیٰ معیار کے فوٹوگرافی آلات استعمال کر کے بحرین میں اہم اور حساس مقامات کی تصاویر اور کوآرڈینیٹس ریکارڈ کیے۔

ایران اور امریکہ واسرائیل کے درمیان جاری جنگ روکنے کیلئے ایرانی صدر پزشکیان نے تین شرائط پیش کیں

ایرانی صدر نے کہا کہ تہران امن کے لئے پرعزم ھے۔ انہوں نے روس اور پاکستان کے لیڈران کے ساتھ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا ھے۔ صدر نے تنازع کا سفارتی حل تلاش کرنے کے لئے تہران کی آمادگی کا اعادہ کیا۔

مشرق وسطی میں ایران اور امریکہ و اسرائیل کے درمیان گزشتہ ۱۳ دنوں سے جاری جنگ کو روکنے کیلئے ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے تین شرائط پیش کی ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کردہ بیان میں انہوں نے کہا کہ تہران امن کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی تصفیے میں ایران کے جائز حقوق اور سلامتی کے خدشات کو دور کرنا ضروری ہے۔ پزشکیان نے اپنے پوسٹ میں جنگ روکنے کی شرائط پیش کرتے ہوئے کہا کہ "صہیونی حکومت اور امریکہ کے ذریعے بھڑکائی گئی" یہ جنگ صرف اس صورت میں ختم ہو سکتی ہے جب ہماری تین اہم شرائط پوری کی جائیں: ایران کے جائز حقوق تسلیم کئے جائیں، تنازع کے دوران ہونے والے نقصانات کے لئے ہرجانہ ادا کیا جائے اور اسلامی ملک کے خلاف مستقبل میں ہونے والے حملوں کو روکنے کے لئے ٹھوس بین الاقوامی ضمانتیں فراہم کی جائیں۔ ایرانی صدر نے مزید کہا کہ انہوں نے روس اور پاکستان کے لیڈران کے ساتھ صورتحال پر

تبادلہ خیال کیا ہے۔ انہوں نے تنازع کا سفارتی حل تلاش کرنے کے لئے تہران کی آمادگی کا اعادہ کیا ہے۔ دریں اثنا، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بیان دیا کہ واشنگٹن پہلے ہی اس تنازع میں برتری حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ امریکی افواج اس وقت تک تعینات رہیں گی جب تک آپریشن مکمل طور پر ختم نہیں ہو جاتا۔ واضح رہے کہ ۲۸ فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فوجی حملوں نے ایران کی فوجی اور جوہری تنصیبات کو نشانہ بنا کر اس جنگ کا آغاز کیا تھا۔ تاحال، خطے میں جوابی کارروائیوں اور حملوں کا سلسلہ جاری ہے، جس کے نتیجے میں اب تک ایک اندازے کے مطابق ۱۲۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

تنازع کی وجہ سے عالمی تجارت متاثر

مشرق وسطیٰ میں جاری اس تنازع نے عالمی سطح پر توانائی کی منڈیوں کو بھی بری طرح متاثر کیا ہے۔ تیل بردار بحری جہازوں پر حملوں اور آبنائے ہرمز کو بند کئے جانے کی وجہ سے خلیج سے خام تیل کی ترسیل میں خلل پڑا ہے، جس کی وجہ سے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ سپلائی میں اس تعطل کی وجہ سے کئی ممالک نے خام تیل کے متبادل ذرائع تلاش کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ 'کپلر' کے شپنگ ڈیٹا کے مطابق، روس سے ہندوستان کی تیل کی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تنازع سے پہلے توقع تھی کہ ہندوستان روس سے یومیہ تقریباً ۸ لاکھ سے ۱۰ لاکھ بیرل خام تیل درآمد کرے گا۔ تاہم، مارچ کے پہلے ۱۱ دنوں میں یہ تعداد بڑھ کر تقریباً ۱۵ لاکھ بیرل یومیہ تک پہنچ گئی ہے۔

تھائی لینڈ کا عملہ جہاز پر حملے کے بعد لاپتہ، بنکاک نے ایران سے وضاحت طلب کی

استنبول: امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ کے درمیان تھائی لینڈ نے بدھ کے روز آبنائے ہرمز میں ایک بحری جہاز پر حملے کے حوالے سے ایران سے وضاحت طلب کی ہے۔ واقعے کے وقت جہاز میں کل 23 افراد سوار تھے جن میں سے عملے کے تین ارکان لاپتہ ہیں جب کہ دیگر کو بچا لیا گیا ہے۔ اس واقعے نے مشرقی ایشیا کے سمندری علاقوں میں انتہائی حساس صورتحال پیدا کر دی ہے۔ ترکی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی انادولو نے اطلاع دی ہے کہ بنکاک نے جمعرات کو ایران سے وضاحت طلب کی اور آبنائے ہرمز میں تھائی پرچم والے جہاز پر بدھ کے روز حملے کے بعد احتجاج درج کرایا، جس میں عملے کے کم از کم تین ارکان لاپتہ ہو گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تھائی لینڈ کے 23 رکنی عملے کو لے جانے والی میوری ناری پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ ابوظہبی، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) سے بھارت جا رہی تھی۔ اس دوران آبنائے ہرمز میں ایران پر امریکی اور اسرائیلی فضائی حملے جاری تھے اور تہران خطے میں امریکی فوجی اڈوں کے خلاف جوابی کارروائی کر رہا تھا۔

عراق کے شہر اربیل میں اطالوی فوجی اڈوں پر میزائلوں سے حملہ

روم: عراق کے کردستان کے علاقے اربیل میں ایک اطالوی فوجی اڈے پر میزائل حملہ کیا گیا ہے۔ تاہم اس حملے میں کسی اطالوی فوجی کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ ادھر اٹلی کے وزیر دفاع نے اسرائیل کی فوجی کارروائی پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں عام فلسطینی شہریوں پر حملوں کو مزید جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب امریکہ اسرائیل ایران جنگ 12 دن سے جاری ہے۔ ایران پہلے ہی خبردار کر چکا ہے کہ وہ خطے میں امریکی اور اسرائیلی فوجی اڈوں اور ان کے اتحادیوں کو نشانہ بنائے گا۔ ادھر اطالوی وزیر اعظم جیورجیو میلونی نے واضح کیا ہے کہ ان کا ملک ایران کے خلاف امریکی اسرائیلی فوجی کارروائی میں حصہ نہیں لے گا۔ ترکی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی انادولو ایجنسی (اے اے) نے اطالوی ٹی وی چینل اسکائی ٹی جی 24 کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ عراق کے شہر اربیل میں ایک اطالوی فوجی اڈے کو رات گئے میزائل حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ اطالوی وزارت دفاع نے جمعرات (12 مارچ) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ حملے میں کسی بھی اطالوی فوجی کو نقصان نہیں پہنچا اور تمام محفوظ ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اطالوی وزیر خارجہ انٹونیو تاجانی نے بیان دیا کہ حملے کے دوران فوجیوں نے بنکر میں پناہ لی تھی اور تمام محفوظ رہے۔ وزارت دفاع کے مطابق یہ حملہ ایک ایسے وقت میں ہوا جب تقریباً 300 اطالوی فوجی اربیل میں تعینات ہیں جو مقامی کرد سکیورٹی فورسز کو تربیت دے رہے ہیں۔ ادھر اطالوی وزیر دفاع گیڈو کروسیٹو نے غزہ میں فلسطینی شہریوں پر حملوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے اب قابل جواز نہیں رہے اور یہ کہ صورتحال تیزی سے سنگین ہوتی جا رہی ہے۔

دشمن پر دباؤ ڈالنے کیلئے آبنائے ہرمز بطور ہتھیار استعمال ہو: مجتبیٰ خامنہ ای

ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے اولین بیان میں کہا کہ دشمن پر دباؤ ڈالنے کیلئے آبنائے ہرمز بطور ہتھیار استعمال ہونا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کے تمام اڈے علاقے سے فوری طور پر بند کر دیے جائیں، ورنہ ان پر حملے کیے جائیں گے۔

ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے اپنے پہلے بیان میں کہا ہے کہ خطے میں موجود امریکہ کے تمام اڈے فوری طور پر بند کر دیے جائیں، ورنہ ان پر حملے کیے جائیں گے۔ ایران نے واضح کیا ہے کہ جاری جنگ اس کے پڑوسی ممالک سے تعلقات کو نقصان نہیں پہنچانی چاہیے، حالانکہ ان کا کہنا ہے کہ ایران پر حملے انہی ممالک میں واقع امریکی اڈوں سے کیے گئے ہیں۔ سرکاری ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے اپنے بیان میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے قومی یکجہتی کی اپیل کی اور شہریوں سے یوم القدس کی تقریبات میں شرکت کی درخواست کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز کی بندش کو ایران کے مخالفین پر دباؤ ڈالنے کے ایک ذریعہ کے طور پر جاری رکھا جانا چاہیے۔ بعد ازاں انہوں نے خبردار کیا کہ علاقے میں موجود امریکہ کے تمام فوجی اڈے فوری طور پر بند کیے جائیں ورنہ ان کی تنصیبات کو نشانہ بنایا جائے گا۔ پڑوسی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کے ایران کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تہران اپنا جوابی حملہ انہی اڈوں پر مرکوز کرے گا اور یہ مہم جاری رہے گی۔ خامنہ ای نے مزید کہا کہ "ایران شہداء کا خون رائیگاں نہیں جانے دے گا۔ میں، سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای، آپ کا خادم، میرے لیے اس جگہ پر بیٹھنا مشکل ہے جو دو عظیم رہنماؤں، امام خمینی اور شہید خامنہ ای کی رہائش گاہ رہی ہے۔ مجھے ان کی شہادت کے بعد ان کے جسدِ خاکی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا؛ میں نے وہاں استقامت کا پہاڑ دیکھا، اور سنا کہ انہوں نے اپنے صحت مند ہاتھ کی مٹھی بند کر رکھی تھی۔ حالیہ واقعے میں عظیم ایرانی قوم کی بصیرت اور دانائی، ان کے استقامت، جرات اور میدان میں موجودگی نے دوستوں کو تحسین اور دشمنوں کو حیرت پر مجبور کر دیا۔ یہ آپ لوگ تھے جنہوں نے ملک کی قیادت کی اور اس کے وقار کی ضمانت دی۔ اگر وہ عظیم نعمت ہم سے چھن گئی، تو اس کے بدلے میں اس نظام کو ایک بار پھر ایرانی قوم کی عمار جیسی موجودگی عطا ہوئی۔" یہ بیانات ان کے نئے بنائے گئے ایکس اکاؤنٹ سے ایک پوسٹ میں کہے گئے۔

ہم جنگ کے خلاف ہیں: ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز کا واضح موقف

ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے ایران پر امریکی حملوں کے بعد بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگی کے درمیان کہا ہے کہ اسپین جنگ کی حمایت نہیں کرے گا اور بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کے دفاع کے لیے اپنی پالیسی پر قائم رہے گا، جبکہ اس موقف پر امریکہ اور ہسپانوی اپوزیشن کی تنقید بھی سامنے آئی ہے۔

ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ایران کے خلاف جاری جنگی کشیدگی کے تناظر میں اپنے ملک کی پالیسی کا دفاع کیا اور واضح کیا کہ اسپین کا موقف امن، بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کے احترام پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باوجود جنگی راستہ اختیار نہیں کرے گی۔ ان کے مطابق اسپین کی خارجہ پالیسی کا خلاصہ صرف تین الفاظ میں کیا جا سکتا ہے: "جنگ نہیں۔" اپنی تقریر میں انہوں نے حزب اختلاف کی جماعتوں پیپلز پارٹی اور ووکس کی تنقید کو بھی مسترد کیا، جن کا کہنا تھا کہ اسپین کی موجودہ پالیسی نے ملک کو عالمی سطح پر تنہا کر دیا ہے۔ سانچیز نے اس پر جواب دیتے ہوئے کہا، "آپ نے سنا ہوگا کہ اسپین اکیلا ہے۔ یہی لوگ اس وقت بھی یہی کہہ رہے تھے جب ہم نے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کیا تھا، اور پھر کئی دوسرے ممالک نے بھی اس کی پیروی کی۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم اکیلے نہیں ہیں، ہم سب سے پہلے ہیں۔ جو لوگ واقعی اکیلے ہوں گے وہ وہ ہیں جو ناقابل دفاع موقف اختیار کرتے ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا کہ انہیں اسپین کے موقف پر فخر ہے اور دیگر ممالک بھی آہستہ آہستہ اسی موقف کی طرف آ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہسپانوی ہونا فخر کی بات ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم ظلم کے مقابلے میں کس چیز کے لیے کھڑے ہیں۔" سانچیز نے ایران کی حکومت پر اپنے عوام کے ساتھ سخت رویے کا الزام بھی لگایا، تاہم ساتھ ہی انہوں نے زور دیا کہ کسی غیر قانونی اقدام کا جواب ایک اور غیر قانونی اقدام سے نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا، "ہم ایک غیر قانونی عمل کا جواب دوسرے غیر قانونی عمل سے نہیں دیں گے۔ تشدد مزید تشدد کو جنم دیتا ہے۔" اس بیان کے بعد امریکہ کی جانب سے بھی سخت ردعمل سامنے آیا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اسپین کی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر میڈرڈ نے نیٹو کے ساتھ تعاون نہیں کیا تو امریکہ اسپین کے ساتھ تجارتی تعلقات محدود کرنے پر غور کر سکتا ہے۔ وہائٹ ہاؤس کے ساؤتھ لان میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ "مجھے لگتا ہے کہ وہ بالکل تعاون نہیں کر رہے۔ اسپین بہت برا رویہ اختیار کر رہا ہے۔ ہم اسپین کے ساتھ تجارت منقطع بھی کر سکتے ہیں۔" انہوں نے مزید الزام لگایا کہ اسپین نیٹو کے حوالے سے بھی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہا۔ یہ سفارتی کشیدگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ۲۸ فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے شروع ہونے کے بعد مشرقِ وسطیٰ میں جنگی صورتحال شدت اختیار کر گئی۔ اسی دوران ٹرمپ نے بدھ کو ایک بیان میں ایران کے ساتھ جنگ میں کامیابی کا دعویٰ بھی کیا، تاہم انہوں نے اس دعوے کے حق میں کوئی واضح ثبوت پیش نہیں کیا۔ انہوں نے کہا، "مجھے یہ کہنے دیں کہ ہم جیت گئے ہیں۔ آپ کبھی جلدی نہیں کہنا چاہتے کہ آپ جیت گئے، لیکن ہم جیت گئے۔ پہلے ہی گھنٹے میں یہ ختم ہو گیا تھا۔"

روس: انٹرنیٹ پابندیاں جاری رہیں گی، شہریوں کی سلامتی اولین ترجیح

کریملین کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا ہے کہ روس میں انٹرنیٹ تک رسائی پر عائد پابندیاں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک حکومت کو شہریوں کی سلامتی کے لیے اضافی حفاظتی اقدامات ضروری محسوس ہوں۔

کریملین کے ترجمان دمتری پیسکوف نے بدھ کو کہا ہے کہ روس میں انٹرنیٹ تک رسائی پر عائد پابندیاں فی الحال برقرار رہیں گی اور ان کا مقصد شہریوں کی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے ماسکو میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدامات موجودہ حالات میں حفاظتی ضروریات کے تحت کیے جا رہے ہیں۔ پریس بریفنگ کے دوران جب ان سے پوچھا گیا کہ انٹرنیٹ کی پابندیاں کب تک جاری رہیں گی تو دمتری پیسکوف نے جواب دیا کہ اس بارے میں کوئی مقررہ وقت نہیں بتایا جا سکتا اور یہ پابندیاں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک حکومت کو انہیں ضروری سمجھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ "جب تک ہمارے شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اضافی اقدامات ضروری ہوں گے۔ میرے خیال میں شہریوں کو اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ بنیادی ترجیح سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔" پیسکوف نے مزید کہا کہ یہ تمام اقدامات روس کے موجودہ قوانین کے مطابق کیے جا رہے ہیں اور حکومت انٹرنیٹ پابندیوں کو ایک عارضی حفاظتی اقدام کے طور پر دیکھتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ان پابندیوں کے باعث کاروباری سرگرمیوں اور کمپنیوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ یہ ایک الگ مسئلہ ہے جس پر متعلقہ سرکاری اداروں میں بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "کاروبار کے لیے پیدا ہونے والے مسائل ایک الگ معاملہ ہیں اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے انہیں ہماری متعلقہ ایجنسیوں میں زیر بحث لایا جانا چاہیے۔" واضح رہے کہ روس میں حالیہ مہینوں کے دوران انٹرنیٹ رسائی کے مسائل اس وقت بڑھ گئے جب روسی پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت فیڈرل سکیورٹی سروس کو مخصوص حالات میں انٹرنیٹ خدمات کو محدود یا بلاک کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس قانون کے بعد شہریوں کی جانب سے شکایات سامنے آئیں کہ انہیں گھروں اور دفاتر سے باہر موبائل انٹرنیٹ استعمال کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس وقت روس کے کئی علاقوں میں موبائل انٹرنیٹ کی رفتار بہت کم ہے یا کنکشن غیر مستحکم ہے، جبکہ زیادہ مستحکم انٹرنیٹ صرف وائی فائی نیٹ ورک کے ذریعے دستیاب ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق انٹرنیٹ پر عائد پابندیاں روس میں سکیورٹی اور معلومات کے کنٹرول کے وسیع تر اقدامات کا حصہ سمجھی جا رہی ہیں، تاہم کاروباری حلقوں اور عام صارفین کے لیے یہ صورتحال مشکلات پیدا کر رہی ہے۔

تجارتِ مصطفیٰ ﷺ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا۔

فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہ (حیات) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ (الاحزاب:12)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ اخلاق حسنہ و سیرت طیبہ کے اعتبار سے وہ منور آفتاب ہے، جس کی ہر جھلک میں حسن خلق نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک میں حضرت عیسیٰؑ کا حلم حضرت موسیٰؑ کا جوش اور حضرت ایوب کا صبر پایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لئے بستیوں اور بیابانوں میں اللہ کا پیغام پہنچایا، مخالفین کی سنگ زنی وسختیاں سہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرح وطن چھوڑا اور ہجرت کی مگر پھر بھی دنیا انسانیت کو امن ومحبت، رحمت اور سلامتی کا پیغام دیا۔ حضرت سلیمانؑ کی طرح اس دنیا میں حکمت کی طرح ڈالی غرض وہ تمام خوبیاں، اوصاف حمیدہ جو پہلے نبیوں میں پائی جاتی تھیں۔ وہ سب بدرجہ کمال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں موجود تھیں۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارد، تو تنہا داری

اسلام ایک ابدی مذہب اور سرمدی اصول ہے۔ امن وسلامتی کا ذریعہ اور صلح وآشتی کا سرچشمہ ہے۔ قبل از اسلام دنیا کے حالات ناگفتہ بہ تھے۔ سینکڑوں خرابیاں اور بے شمار برائیاں سماج میں رائج تھیں توحید کی جگہ شرک خیر کی جگہ شر، امن کی جگہ جنگ اور عدل وانصاف کی جگہ ظلم واستبداد نے لے لی تھی۔ عورت کی معاشرے میں کوئی تکریم نہیں تھی۔ بیٹی کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جنگ شروع ہوجاتی تو وہ جنگ کئی سالوں تک جاری رہتی۔ شراب نوشی، جوئے بازی اور اوہام پرستی ان کے رگ وریشے میں سمایا ہوا تھا۔ انسانیت سسک رہی تھی، بلک رہی تھی اور کسی ایسے مسیحا کا انتظار کر رہی تھی جو سارے جہاں کا درد اپنے دل میں سمیٹ سکے ان جاہلانہ رسومات، خود ساختہ مذہبی، سماجی بندشوں، تہذیبی اور اخلاقی تنزلی، فتنہ و فساد، تخریب کاری، خرافات کا خاتمہ کر سکے جو ایسی تحریک چلائے جس سے اوہام پرستی کا خاتمہ ہوجائے جہالت وگمراہی کے اندھیروں، ظلم وجبر کی زنجیر کو توڑ کر غریبوں، بیواوں یتیموں اور کمزوروں کے استحصال کو روکے

بالآخر رب ذوالجلال کی رحمت جوش میں آئی۔ ظلم وبربریت کی تاریکی میں ہدایت کا ایسا سورج طلوع ہوا جس کی روشنی سے ہر سو اجالا ہوگیا۔

ولادت رسول اکرم ﷺ سے پہلے برکات کا ظہور:

رسول خدا کی ولادت کے ساتھ ہی ایسے معجزات رونما ہوئے جو اس امر کا پیش خیمہ تھے کہ وہ عہد آچکا ہے کہ جس میں فرسودہ نظام اور توہم پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ سند الاصفیا، اشرف الانبیا احمد مجتبیٰ عالم وجود میں رونق افروز ہوچکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کی سر زمین پر ایک نئی تہذیب اور الٰہی نظم ونسق کی بنیادوں کو مضبوط کرنے والے تھے لہذا ولادت کے پہلے ہی دن نظام جاہلیت کے کلیساوں میں خطرات کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ فارس کے آتش کدہ میں جو آگ ہزاروں سال سے جل رہی تھی وہ بجھ گئی۔ ان واقعات کے رونما ہونے سے بڑے بڑے سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ آخر کائنات کا نظام اچانک تبدیل کیسے ہوگیا اور دنیا میں کونسا ایسا واقعہ رونما ہوا ہے جسکے اثرات انکے مذہبی عقائد پر مرتب ہورہے ہیں۔ الغرض چالیس سال تک اس پرآشوب اور بدترین عہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صداقت اور دیانت داری کا لوہا منوایا اور جب فاران کی چوٹیوں سے اعلان رسالت کیا تو عرب ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوتا ہوا نظر آرہا تھا۔ وہ تہذیب اور قانون الٰہی کی بالادستی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد دم توڑ چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے اس کو نئی زندگی مل گئی۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اے صاحب جمال کل اے سرور بشر
رُوئے منیر سے ترے روشن ہوا قمر
ممکن نہیں کہ تیری ثنا کا ہو حق اُدا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

والد ماجد کا انتقال ولادت سے پہلے ہی ہوچکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبد المطلب کو ملی تو وہ خوشی سے حرم کعبہ سے اپنے گھر آئے اور والہانہ جوش و محبت سے اپنے پوتے کو سینے سے لگایا اور کعبہ میں لے جاکر خیر برکت کی دعائیں مانگیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ حلیمہ سعدیہ کو جب آمنہ کے لال کی خبر ملی تو بی بی آمنہ کے گھر سے اپنی گود میں لے گئیں اور آپ کو حلیمہ سعدیہؓ نے دودھ پلایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 6 سال کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ آپ کے ننہال لے گئیں۔ واپسی میں بمقام ابوا اُن کا انتقال ہوگیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش اُمّ ایمن کے سپرد ہوئی۔ 8 سال کے ہوئے تو دادا کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا، کفالت کا ذمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوطالب نے لیا۔ 9 سال کی عمر میں چچا کے ساتھ شام کا سفر فرمایا اور 25 سال کی عمر میں شام کا دوسرا سفر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی تجارت کے سلسلہ میں فرمایا اور اس سفر سے واپسی کے 2 ماہ بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے عقد ہوا۔ 35 سال کی عمر میں قریش کے ساتھ تعمیر کعبہ میں حصہ لیا۔ حجر اسود کے بارے میں قریش کے اُلجھے ہوئے جھگڑے کا حکیمانہ فیصلہ فرمایا۔ جس سے ایک ایسی خون ریز جنگ ٹل گئی جس کے نتیجے میں نہ جانے کتنا خون خرابہ ہوتا۔

تعلیم وتربیت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امی لقب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے کسی معلم سے تعلم نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من جانب اللہ متعلم تھے ظاہر ہے جس ہستی کو تعلیم دینے والا خود خالق کائنات، اللہ جل جلالہ ہو اسے کسی اور سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہوگی آقا کریم کے والد آپ کی ولادت باسعادت سے قبل انتقال فرما گئے تھے اور ماحول و معاشرہ سارا بت پرست تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف ان تمام آلائشوں سے پاک صاف رہے۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

رمضان میں روزہ، اعتکاف اور فدیہ کے احکام کا تفصیلی جائزہ

مفسرین نے اس حکم کے پس منظر میں ایک واقعہ بھی نقل کیا ہے۔ جو حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ کے ساتھ پیش آیا۔ وہ دن بھر اپنی زمین میں سخت محنت کرتے رہے۔ شام کو گھر واپس آئے تو بیوی سے کھانا طلب کیا۔ بیوی کھانا تیار کرنے میں مصروف ہوگئیں، لیکن سخت تھکن کی وجہ سے انہیں نیند آگئی۔ جب بیوی نے کھانا تیار کرکے پیش کیا تو وہ بیدار ہوئے، مگر چونکہ وہ سو چکے تھے اس لیے اس وقت کے حکم کے مطابق کھانا پینا ممنوع ہوچکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کھانے سے انکار کردیا اور اسی حالت میں روزہ جاری رکھا۔ اگلے دن شدید کمزوری کی وجہ سے ان کی حالت خراب ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں ان کا حال بیان کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے آسانی کا حکم نازل فرمایا اور مغرب سے لے کر صبح صادق تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کو جائز قرار دے دیا گیا۔

ڈاکٹر سید اقبال ہاشمی

روزے کے ابتدائی احکام اور بعد میں آنے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیات 183 سے 187 تک کے مفہوم اور احادیثِ نبویہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ انہی آیات کے مفاہیم اور ارشاداتِ نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ صرف ایک عبادت نہیں بلکہ انسانی روح کی تربیت، نفس کی اصلاح اور تقویٰ کے حصول کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں اس کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو۔ اس مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ روزہ ایک نہایت قدیم عبادت ہے اور یہ صرف امتِ محمدیہ پر ہی فرض نہیں کیا گیا بلکہ سابقہ امتوں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں اس عبادت کا وجود رہا ہے۔ البتہ ان امتوں کے روزوں کی تعداد اور بعض عملی احکام مختلف تھے۔ اس کے باوجود مقصد ہر دور میں ایک ہی رہا کہ انسان کے اندر تقویٰ، ضبطِ نفس اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔

تاریخی طور پر دیکھا جائے تو رمضان المبارک کے روزے 10 شعبان سنہ 2 ہجری میں فرض ہوئے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں روزوں کے بعض احکام موجودہ صورت سے مختلف تھے۔ اس زمانے میں افطار کے بعد کھانا پینا اور ازدواجی تعلقات عشاء کی نماز تک جائز ہوتے تھے، لیکن اگر کوئی شخص عشاء کے بعد سوجاتا تو اس کے بعد کھانا پینا اور بیوی کے پاس جانا اگلے دن غروبِ آفتاب تک ممنوع ہوجاتا تھا۔ یعنی نیند آنے کے بعد روزہ دار کے لیے رات میں بھی وہی پابندیاں عائد ہوجاتی تھیں جو دن کے روزے میں ہوتی ہیں۔

ابتدائی دور میں اس حکم کی وجہ سے بعض صحابہؓ کرام کو دشواری کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ روایات میں آتا ہے کہ رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلق کے سلسلے میں کچھ واقعات پیش آئے جن پر صحابہؓ کرام کو سخت ندامت ہوئی۔ انہوں نے بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت بیان کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر آسانی فرماتے ہوئے یہ حکم نازل فرمایا کہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال کردیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس حکم کے پس منظر میں ایک واقعہ بھی نقل کیا ہے جو حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ کے ساتھ پیش آیا۔ وہ دن بھر اپنی زمین میں سخت محنت کرتے رہے۔ شام کو گھر واپس آئے تو بیوی سے کھانا طلب کیا۔ بیوی کھانا تیار کرنے میں مصروف ہوگئیں، لیکن سخت تھکن کی وجہ سے انہیں نیند آگئی۔ جب بیوی نے کھانا تیار کرکے پیش کیا تو وہ بیدار ہوئے، مگر چونکہ وہ سو چکے تھے اس لیے اس وقت کے حکم کے مطابق کھانا پینا ممنوع ہوچکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کھانے سے انکار کردیا اور اسی حالت میں روزہ جاری رکھا۔ اگلے دن شدید کمزوری کی وجہ سے ان کی حالت خراب ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں ان کا حال بیان کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے آسانی کا حکم نازل فرمایا اور مغرب سے لے کر صبح صادق تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کو جائز قرار دے دیا گیا۔ اس طرح اسلام کے ابتدائی سخت حکم میں تخفیف کردی گئی اور عبادت کو امت کے لیے آسان بنادیا گیا۔ اسی مفہوم میں اعتکاف کے متعلق بھی ایک اہم شرعی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اعتکاف دراصل ایک ایسی عبادت ہے جس میں بندہ چند دنوں کے لیے دنیاوی مشاغل سے الگ ہوکر مکمل طور پر عبادت، ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اعتکاف کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان دنیا کی مصروفیات سے الگ ہوکر اپنے رب کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرے۔ نبی کریمؐ کا معمول یہ تھا کہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری زمانے تک اس سنت کو جاری رکھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے، اور آپ کے وصال کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات بھی اس سنت کو جاری رکھتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف عبادتِ رمضان کا نہایت اہم اور بابرکت حصہ ہے۔

اعتکاف کے متعلق فقہائے اسلام نے کئی اہم مسائل بیان کیے ہیں۔ مردوں کے لیے اعتکاف مسجد میں کرنا ضروری ہے، کیونکہ شریعت نے مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد کو ہی مخصوص مقام قرار دیا ہے۔ معتکف کے لیے مسجد ہی میں کھانا پینا اور سونا جائز ہے۔ البتہ عورتوں کے لیے حکم مختلف ہے۔ خواتین اپنے گھروں میں اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہیں جو انہوں نے نماز کے لیے مخصوص کر رکھی ہو۔ اعتکاف کی مختلف قسمیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔ نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے اور اس کا دورانیہ بھی کم یا زیادہ ہوسکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص چند منٹ کے لیے بھی اعتکاف کی نیت سے مسجد میں بیٹھ جائے تو اسے نفلی اعتکاف کا ثواب مل سکتا ہے۔ تاہم سنت اعتکاف، جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے، اس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح واجب اعتکاف، جو نذر کے ذریعے لازم ہوجاتا ہے، اس میں بھی روزہ شرط ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سنت یا واجب

اعتکاف کے دوران بلا عذرِ شرعی مسجد سے باہر نکل جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ ضروری حاجات مثلاً طہارت یا ایسی ناگزیر ضرورت جس کے لیے مسجد سے نکلنا لازم ہو، اس کی اجازت دی گئی ہے۔

روزے اور فدیہ کے احکام بھی قرآن کریم میں تدریجی انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں جب روزہ فرض کیا گیا تو اس کے ساتھ ایک اختیار بھی دیا گیا تھا۔ اس حکم کا مفہوم یہ تھا کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں وہ اگر چاہیں تو روزہ نہ رکھیں اور اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ اس ابتدائی حکم کے مطابق روزہ رکھنا افضل تھا، لیکن طاقت رکھنے والا شخص اگر روزہ نہ رکھتا تو فدیہ ادا کرکے اس کی تلافی کرسکتا تھا۔ دراصل یہ ایک تدریجی حکمت تھی تاکہ مسلمان اس نئی عبادت کے ساتھ آہستہ آہستہ مانوس ہوجائیں اور ان پر یک دم سختی نہ آئے۔ بعد میں اس حکم میں تبدیلی کی گئی اور یہ واضح کردیا گیا کہ جو شخص رمضان کے مہینے کو پائے وہ لازماً اس کے روزے رکھے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ بعد میں ان دنوں کی گنتی پوری کرلے۔ اس نئے حکم کے نازل ہونے کے بعد طاقت رکھنے والے لوگوں کے لیے فدیہ کا اختیار ختم ہوگیا اور ہر مقیم اور صحت مند مسلمان پر رمضان کے روزے فرض قرار دے دیے گئے۔ البتہ بیمار اور مسافر کے لیے رعایت برقرار رکھی گئی کہ وہ بعد میں قضا کرسکتے ہیں۔ فقہاء کی اصطلاح میں اس تبدیلی کو نسخ کہا جاتا ہے، یعنی پہلے حکم کو بعد میں آنے والے حکم کے ذریعے تبدیل کردینا۔ اس طرح فدیہ کا حکم صرف ان لوگوں کے لیے باقی رہ گیا جو دائمی طور پر روزہ رکھنے سے عاجز ہوں۔ ایسے افراد میں بہت بوڑھے لوگ یا وہ دائمی مریض شامل ہیں جن کے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے لیے شریعت نے آسانی رکھی ہے کہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں یا اس کی قیمت ادا کریں۔ لیکن جو شخص عارضی بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا، اس کے لیے فدیہ کافی نہیں بلکہ اسے بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے۔ اسلامی شریعت کے یہ احکام اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ دینِ اسلام عبادات کے معاملے میں توازن اور حکمت کو ملحوظ رکھتا ہے۔ جہاں عبادت کا حکم دیا گیا ہے وہاں انسانی حالات اور مجبوریوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا۔ اسی لیے یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ انسان کے لیے آسانی چاہتا ہے، سختی نہیں چاہتا۔

رمضان المبارک دراصل تربیت کا مہینہ ہے۔ روزہ انسان کو صبر، برداشت، ایثار اور تقویٰ سکھاتا ہے۔ اعتکاف انسان کو دنیا کی مصروفیات سے الگ کرکے اپنے رب کے قریب لے جاتا ہے اور فدیہ وصدقات انسان کے اندر ہمدردی اور معاشرتی ذمہ داری کا شعور پیدا کرتے ہیں۔ اگر مسلمان رمضان کے ان احکام کو صرف ایک رسمی عبادت کے طور پر ادا کرنے کے بجائے اس کے حقیقی پیغام کو سمجھ لے تو اس کی زندگی میں ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔ روزہ انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانا سکھاتا ہے، اعتکاف دل کو اللہ کی یاد سے جوڑتا ہے اور فدیہ معاشرے کے ضرورت مند افراد کا خیال رکھنے کی عملی تعلیم دیتا ہے۔

آج کے دور میں خاص طور پر ضرورت اس بات کی ہے کہ رمضان کے احکام کو صرف فقہی مسائل تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان کے اندر پوشیدہ تربیتی پیغام کو بھی سمجھا جائے۔ جب مسلمان روزے کی روح کو اپنائے گا، اعتکاف کے ذریعے اپنے دل کو اللہ سے جوڑے گا اور معاشرے کے محتاج افراد کی مدد کرے گا تو یقیناً اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں خیر، ہمدردی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوگی۔ یہی رمضان المبارک کا اصل پیغام ہے اور یہی وہ روح ہے جو ایک فرد کو بہتر انسان اور ایک معاشرے کو بہتر معاشرہ بنا سکتی ہے۔ بیمار، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی خواتین اور ایام حیض ونفاس میں خواتین کے لیے روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے، تاہم ان پر بعد میں قضا لازم ہے۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے مکمل پرہیز کرنا ضروری ہے۔ رمضان کے روزے ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ یہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان کے مہینے میں فرض ہوئے۔ رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف "سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے؛ یعنی اگر محلے کی مسجد میں کوئی ایک شخص بھی بیٹھ جائے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی، ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

بھارت کی اندرونی اور بیرونی مسلم نفرت

بھارت کے پاس اس وقت تقریباً پانچ اعشاریہ تین ملین ٹن اسٹریٹیجک آئل ریزرو موجود ہے۔ وشاکھاپٹنم اسٹریٹیجک پٹرولیم ریزرو ایک اعشاریہ تین تین ملین ٹن منگلور اسٹریٹیجک پٹرولیم ریزرو ایک اعشاریہ پانچ ملین ٹن پدور اسٹریٹیجک پٹرولیم ریزرو دو اعشاریہ پانچ ملین ٹن۔ مجموعی طور پر یہ ذخیرہ ملک کی تقریباً دس دن کی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ اور جو اگلا بڑا منصوبہ ہونا تھا: جاج پور اسٹریٹیجک پٹرولیم ریزرو منصوبہ چار ملین ٹن وہ گزشتہ سات سال سے التوا کا شکار ہے۔ اب ایک دلچسپ بات سمجھئے اسے اسٹریٹیجک ریزرو اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عام مارکیٹ کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ بنیادی طور پر قومی سلامتی، جنگی حالات اور ہنگامی صورتحال کے لیے رکھا جاتا ہے یعنی اگر کبھی عالمی سطح پر تیل کا بڑا بحران پیدا ہوجائے تو یہ تیل سب سے پہلے جائے گا فوج ،فضائیہ، بحریہ، ضروری سرکاری خدمات عوام کے پٹرول پمپ تک اس کی باری بعد میں آتی ہے۔ اسی لیے ترقی یافتہ ممالک کے پاس عموماً نوے سے ایک سو اسی دن کا اسٹریٹیجک ذخیرہ ہوتا ہے اور بھارت صرف دس دن۔ باقی کے لیے انحصار ہے درآمدات اور تقاریر پر۔ ۲۰۱۶ "تیل کی درآمدات دس فیصد کم کریں گے" نریندر مودی نے کہا تھا کہ بھارت کی ** آئل امپورٹ ڈپنڈینسیکو دو ہزار بائیس تک دس فیصد کم کیا جائے گا۔ اس وقت بھارت کی درآمدی انحصاریت تھی: ستتر فیصد پھر کیا ہوا؟ دو ہزار بائیس میں پہنچ گئی: پچاسی اعشاریہ پانچ فیصد اور دو ہزار چھبیس میں تقریباً اٹھاسی اعشاریہ چھ فیصد یعنی ہدف کیا تھا؟ کم کرنا اور ہوا کیا؟ تقریباً بارہ فیصد مزید اضافہ ہوگیا۔ سیاست کی زبان میں اسے کہتے ہیں اعلان: خود انحصاری۔ نتیجہ: بڑھتی ہوئی انحصاریت اب جب کبھی کوئی لیڈر توانائی کے بارے میں بڑے بڑے خطاب کرے، تو یہ پرانا ڈیٹا یاد رکھئے۔ کیونکہ بھارت میں اکثر پالیسی کم اور ہوائی فائرنگ زیادہ ہوتی ہے۔ خیر اگر اگلے دس دنوں میں گیس کی سپلائی ٹھیک نہ ہوئی ہاسٹلوں کے میس بند ہوجائیں گے۔ چھوٹے ہوٹل اور ڈھابے ٹھپ ہوجائیں گے۔ ہزاروں طلبہ براہِ راست متاثر ہوں گے۔ لیکن فکر نہ کیجئے۔ تقریریں جاری رہیں گی۔ پی آر جاری رہے گا اور "سب کنٹرول میں ہے" کا ناٹک بھی چلتا رہے گا۔ کیونکہ اس ملک میں اکثر بحران کو سنبھالنے سے زیادہ اس کی کہانی کو سنبھالنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ بابری مسجد انہدام کے بعد سے عرب ممالک آج تک مہنگا تیل دے رہے ہیں اور اب ایران مسئلہ پر خاموشی مہنگی پڑ رہی۔ پچھلے ۴۰ سال میں بھارت کی اندرونی اور بیرونی مسلم نفرت پر مبنی سیاست نے چین کو وشوگرو اور بھارت کو امریکہ کا غلام بنادیا ہے۔

اللہ کا خوف کرو، اور گندی چال چلنا چھوڑ دو

مفاد پرستی کے اس دور میں سب مطلب کے پجاری بن چکے ہیں۔ گندی چال چلتے ہیں۔ دنیا کی چاہت اور محبت میں ضمیر ایسا مردہ ہوا ہے کہ کچھ نظر ہی نہیں آرہا ہے۔ دنیا کے پرستار لوگ عنقریب ہی ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ حسد اور جلن مت کیجئے۔ کچھ تو شرم و حیا کیجئے۔ نفرت کے پجاری مت بنئیے اور امن وامان کے فروغ کا ذریعہ بنئیے۔ ریاکاری اور سیاہ کاری کرنا چھوڑیئے۔ گندی چال چلنے سے باز آجایئے۔ مثبت سوچ رکھیئے۔ عدل و انصاف کیجئے۔ منافقت مت کیجئے۔ غرور وگھمنڈ مت کیجئے۔ بدزبانی وبدمزاجی سے توبہ کیجئے۔ آپ جتنی مرضی نماز اور روزے کرلیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ نے کسی کا دل دکھا، کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی کی تو تمہاری نمازیں اور روزے تمہارے منہ پر ماڑ دی جائے گی۔ حقوق العباد کو معمولی اور کمتر مت سمجھو۔ مظلوم کی آہ سے بچو۔ کسی کی خاموشی اور صبر کرنا بھی تمہیں جہنم میں پہونچا سکتا ہے۔ اگر تمہاری شرارت سے تمہارا پڑوسی محفوظ نہیں ہے تو تم مومن نہیں ہو۔ عبادت صرف نماز اور روزہ ہی نہیں ہے بلکہ اپنی زندگی کے ہر پل اور ہر لمحے کو دین کے مطابق گزارو خدا کو یہ مطلوب ہے۔ بعض لوگ جب تک مسجد میں رہتے ہیں انسان بنے رہتے ہیں اور جب مسجد سے باہر نکلتے ہیں تو حیوان بن جاتے ہیں، مسجد سے باہر نکلتے ہی حیوانیت اور درندگی، منافقت وزبان درازی کرنا شروع کردیتے ہیں۔ دین صرف مسجد میں ہی نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی رہیں دین پر عمل کرتے ہی رہیں۔

مرشدانِ خبر ممبئی رابطہ MUMBAIRAABTA

۱۳/مارچ ۔۲۰۲۶

مغربی بنگال میں انتخابی تیاریاں

ریاست مغربی بنگال میں انتخابات کی تیاریاں زور وشور کے ساتھ شروع ہوگئی ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کماران دونوں بنگال کے دورہ پر ہیں اور وہاں انہوں نے الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کے علاوہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ بھی ملاقاتیں کی ہیں اور تمام تیاریوں کا جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے ایک ریمارک کیا تھا کہ الیکشن کمیشن کی کوشش رہے گی کہ بنگال میں انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ طور پر منعقد کیا جائے اور تشدد سے پاک رکھا جائے۔ کمیشن نے اپنے طور پر جو تیاریاں شروع کرنی تھیں وہ شروع کرلی ہیں اور ریاستی حکومت کے ساتھ بھی کمیشن کو اشتراک کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم پہلو بنگال انتخابات کے تعلق سے کمیشن کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ فہرست رائے دہندگان سے جن ناموں کو حذف کردیا گیا ہے اور جن کے تعلق سے دوبارہ شمولیت کی درخواستیں داخل کی گئی ہیں اور جنہوں نے اپنے کچھ دستاویزات بھی پیش کئے ہیں ان کے تعلق سے جلد فیصلہ کرتے ہوئے ان کے نام بھی فہرست رائے دہندگان میں شامل کئے جائیں۔ صرف ناموں کو نکالتے ہوئے روایتی بیان دیتے ہوئے انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ بنگال کے جو حقیقی شہری ہیں اور جو ملک کے حقیقی رائے دہندے ہیں ان کے ناموں کو فہرست سے باہر رکھتے ہوئے کروائے جانے والے انتخابات کو مکمل نہیں کہا جاسکتا۔ جو ووٹرس حقیقت میں ملک کے رائے دہندے ہیں ان کے ناموں کو محض شبہات کی بنیاد پر فہرست رائے دہندگان سے حذف کیا گیا ہے اور ان ووٹرس نے اپنے ناموں کی دوبارہ شمولیت کیلئے درخواستیں دائر کی ہیں۔ ایسے لاکھوں افراد ہیں جن کے نام فہرست سے غائب ہیں اور انہوں نے درخواستیں داخل کی ہیں۔ اس تعلق سے سب سے پہلے کمیشن کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام حقیقی ووٹرس کی شمولیت کے بغیر رائے دہی کا عمل حقیقی معنوں میں مکمل نہیں کہا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ کمیشن کو اپنی غیر جانبداری کا بھی بنگال میں مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جو الزامات کمیشن پر لگاتار عائد ہوتے رہتے ہیں ان کا ازالہ کرنے کا کمیشن کے پاس بنگال میں ایک موقع دستیاب ہے۔ حالیہ وقتوں میں دیکھا گیا ہے کہ فہرست رائے دہندگان سے لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد کے نام حذف کردئے گئے ہیں۔ یہ تمام کروڑوں افراد بیرونی باشندے نہیں ہوسکتے۔ چند ایک افراد کے تعلق سے شبہات ضرور ہوسکتے ہیں لیکن اتنی بڑی تعداد میں ووٹرس کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا اور جب ان ووٹرس نے اپنے کچھ دستاویزات پیش کردئے ہیں تو کمیشن کو اس کا جائزہ لئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ کمیشن کو اپنی دستوری ذمہ داری سمجھتے ہوئے انتخابات کو حقیقی معنوں میں آزادانہ اور منصفانہ بنانے اور غیر جانبدارانہ بنانے کیلئے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بنگال میں انتخابی عمل کو تشدد سے پاک بنانے کیلئے بھی یقینی طور پر اقدامات کئے جانے چاہئیں اور اس کیلئے مرکزی سکیوریٹی دستوں کو بھی متعین کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس معاملے میں بھی کسی ایک مخصوص سوچ کے غلبہ کے تحت کام نہیں کیا جانا چاہئے اور نہ ہی مخصوص علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئے وہاں کسی طرح کے خوف کا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اصل مسئلہ ساری ریاست کی صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے عین مطابق کسی جانبداری اور ذہنی تحفظ کے بغیر اقدامات کرنے کا ہے۔ اس جانب الیکشن کمیشن کو اور خاص طور پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس وقت تک کمیشن غیر جانبداری سے کام نہیں کرے گا اس وقت تک مختلف گوشوں سے سوال اٹھتے رہیں گے۔ حالیہ عرصہ میں جس طرح سے مغربی بنگال کی حکومت اور الیکشن کمیشن کے مابین اختلافات چلے ہیں اور ایس آئی آر کے مسئلہ پر عدالتی کشاکش سپریم کورٹ میں بھی جاری ہے اس کو دیکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کمیشن ریاستی حکومت کو اعتماد میں لے۔ آئندہ انتخابات تک ممتا بنرجی کی موجودہ حکومت عوام کی منتخبہ اور نمائندہ حکومت ہے اور اس کو نظرانداز کرتے ہوئے یکطرفہ فیصلے نہیں کئے جاسکتے۔ کمیشن کو بنگال میں حقیقی معنوں میں انتخابی عمل کو غیر جانبدارانہ اور منصفانہ بناتے ہوئے سارے ملک کیلئے ایک مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں ان کو دور کرنے کا ایک موقع بھی ہے۔

اگر حکومت توانائی کے ذخائر کو محفوظ رکھنے اور عوام کو ممکنہ بحران سے بچانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرتی ہے تو یہ ایک مثبت قدم ہوگا۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ عوام کو بھی شفاف انداز میں صورتحال سے آگاہ رکھا جائے تاکہ بے چینی اور افواہوں کو فروغ نہ ملے۔ کیونکہ سیاسی استحکام اور عوامی اعتماد کسی بھی بحران سے نمٹنے کے لیے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ توانائی کے مسئلے کو وقتی انتظامی فیصلوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ایک طویل المدتی قومی حکمت عملی کے تحت اس کا حل تلاش کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہر عالمی بحران کے ساتھ بھارت کی معیشت اور عوامی زندگی اسی طرح عدم استحکام کا شکار ہوتی رہے گی۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ صورتحال صرف ایک معاشی خبر نہیں بلکہ دورِ حاضر کی عالمی سیاست، توانائی کی حکمت عملی اور عوامی زندگی کے باہمی تعلق کی ایک واضح مثال ہے۔

عالمی جنگی حالات اور بھارت میں توانائی کا بحران!

افتخار احمد قادری

موجودہ عالمی سیاست اس حقیقت کی غماز ہے کہ دنیا اب ایک ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں کسی ایک خطے میں پیدا ہونے والا بحران محض مقامی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پوری دنیا کے معاشی اور سیاسی نظام کو متاثر کرتے ہیں۔ جدید عالمی نظام میں توانائی کے وسائل، تیل و گیس کی ترسیل اور معاشی استحکام باہم اس قدر جڑے ہوئے ہیں کہ کسی بھی جنگ یا سیاسی کشیدگی کا پہلا اثر توانائی کی قیمتوں اور عوامی زندگی پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی مشرقِ وسطیٰ میں کوئی بڑا تنازع پیدا ہوتا ہے تو اس کے ارتعاشات دنیا کے دیگر ممالک تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔ آج اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری شدید کشیدگی اور جنگی ماحول نے عالمی منڈیوں کو ایک مرتبہ پھر عدم استحکام سے دو چار کر دیا ہے جس کے اثرات بھارت جیسے ترقی پذیر ممالک میں واضح طور پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔ بھارت کی معیشت بڑی حد تک توانائی کے بیرونی ذرائع پر منحصر ہے۔ ملک کی بڑی آبادی روزمرہ زندگی میں ایل پی جی گیس، پیٹرول اور دیگر پیٹرولیم مصنوعات پر انحصار کرتی ہے۔ جب عالمی سطح پر تیل و گیس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے تو اس کا براہِ راست اثر عام آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے۔ حالیہ دنوں میں حکومتِ ہند کی جانب سے گھریلو گیس کی قیمتوں میں اچانک اضافہ اور ایل پی جی سلنڈر کی بکنگ کے درمیانی وقفے کو بڑھانے کا فیصلہ اسی عالمی تناظر کا ایک حصہ ہے۔

مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اب صارفین گھریلو گیس سلنڈر 21 دن کے بجائے 25 دن بعد ہی بک کر سکیں گے۔ حکومت کا مؤقف یہ ہے کہ یہ فیصلہ ایل پی جی کے اضافی ذخائر کو برقرار رکھنے اور ممکنہ کالا بازاری کو روکنے کے لیے کیا گیا ہے۔ بظاہر یہ فیصلہ انتظامی اور حفاظتی نوعیت کا معلوم ہوتا ہے لیکن سیاسی اور معاشی حلقوں میں اس پر مختلف آرا سامنے آ رہی ہیں۔ بعض مبصرین کے مطابق حکومت کا یہ قدم دراصل اس خدشے کی عکاسی کرتا ہے کہ عالمی جنگی حالات کے باعث توانائی کی فراہمی میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ مغربی ایشیا میں اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی نے عالمی توانائی کی منڈیوں کو شدید متاثر کیا ہے۔ اس خطے کو دنیا میں تیل اور گیس کے بڑے ذخائر اور ترسیلی راستوں کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ جب بھی اس علاقے میں جنگی ماحول پیدا ہوتا ہے تو تیل کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور توانائی کی عالمی سپلائی غیر یقینی صورتحال سے دو چار ہو جاتی ہے۔ یہی صورتحال اس وقت بھی دیکھنے میں آ رہی ہے جس کے نتیجے میں بھارت میں گھریلو گیس کی قیمتوں میں یکدم 60 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس اضافے کے بعد 14.2 کلوگرام والے گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 879 روپے سے بڑھ کر 939 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ یہ نئی قیمت فوری طور پر نافذ بھی کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قدرتی گیس کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے جس کا اثر صنعتوں، بجلی گھروں اور دیگر شعبوں پر پڑنا ناگزیر ہے۔ یوں یہ محض ایک سلنڈر کی قیمت میں اضافہ نہیں بلکہ اس کے اثرات معیشت کے مختلف طبقات تک پھیلنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے اس سے قبل عوام کو یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اور ملک کی ریفائنریوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ پیداوار میں اضافہ کریں تاکہ کسی ممکنہ بحران سے نمٹا جا سکے۔ لیکن عالمی سیاسی حالات نے ان تمام دعووں کو ایک حد تک غیر مؤثر بنا دیا ہے۔ بین الاقوامی منڈیوں میں قیمتوں کے بڑھنے اور ترسیل کے خدشات نے حکومت کو مجبور کیا کہ وہ داخلی سطح پر قیمتوں میں اضافہ کرے اور گیس کی فراہمی کو منظم کرنے کے لیے نئے اقدامات اختیار کرے۔ یہاں ایک اہم سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف عالمی حالات ہی اس بحران کے ذمہ دار ہیں یا داخلی پالیسیوں میں بھی کہیں نہ کہیں کمزوریاں موجود ہیں؟ سیاسی مبصرین کے نزدیک بھارت کی توانائی پالیسی ابھی تک بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتی ہے جس کی وجہ سے عالمی بحرانوں کے اثرات ملک کے اندر براہِ راست منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ حکومت نے متبادل توانائی کے ذرائع جیسے شمسی توانائی اور بایو فیول کو فروغ دینے کی کوششیں کی ہیں لیکن ابھی تک یہ ذرائع اتنے مضبوط نہیں ہو سکے کہ تیل و گیس پر انحصار کو مکمل طور پر کم کر سکیں۔ اسی پس منظر میں عوام کے ذہنوں میں مختلف سوالات گردش کر رہے ہیں۔ سب سے

بڑا سوال یہ ہے کہ کیا پیٹرولیم مصنوعات کے ذخائر میں کمی واقع ہو سکتی ہے؟ اگر ایسا ہوا تو اس کا اثر نہ صرف گھریلو استعمال بلکہ صنعتوں، ٹرانسپورٹ اور روزگار کے مواقع پر بھی پڑ سکتا ہے۔ دوسرا خدشہ یہ ہے کہ اگر سپلائی میں رکاوٹ پیدا ہوئی تو کہیں کالا بازاری اور ذخیرہ اندوزی میں اضافہ نہ ہو جائے جو پہلے بھی کئی مواقع پر عوام کے لیے مشکلات کا باعث بن چکی ہے۔ حکومت نے بکنگ کے درمیانی وقفے کو بڑھا کر 25 دن کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اسے اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام سے گیس کے استعمال کو منظم کیا جا سکے گا اور ذخائر کو زیادہ عرصے تک برقرار رکھا جا سکے گا۔ لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ دراصل اس بات کی علامت ہے کہ حکومت ممکنہ قلت کے خدشات کو محسوس کر رہی ہے اور اسی لیے پہلے سے احتیاطی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ سیاسی اعتبار سے دیکھا جائے تو توانائی کی قیمتیں ہمیشہ حکومتوں کے لیے ایک حساس مسئلہ رہی ہیں۔ مہنگائی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ عوامی ناراضی کو جنم دیتا ہے اور اس کے اثرات سیاسی فضا پر بھی پڑتے ہیں۔ بھارت جیسے جمہوری ملک میں جہاں کروڑوں لوگ متوسط اور نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہاں گیس اور پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ براہِ راست عوامی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن جماعتیں بھی اس معاملے کو سیاسی بحث کا موضوع بنا رہی ہیں اور حکومت سے وضاحت طلب کر رہی ہیں۔ دورِ حاضر کی سیاست میں توانائی کا مسئلہ محض معاشی نہیں بلکہ تزویراتی اور جغرافیائی سیاسی مسئلہ بھی بن چکا ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں توانائی کے وسائل اور ان کی ترسیل کے راستوں پر اپنا اثر و رسوخ قائم رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ کشیدگی بھی اسی عالمی طاقت کے کھیل کا ایک حصہ سمجھی جاتی ہے۔ ایسے میں بھارت جیسے ممالک کو اپنی توانائی پالیسی کو مزید مضبوط اور متنوع بنانے کی ضرورت ہے تاکہ عالمی بحرانوں کے اثرات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ یہ حقیقت بھی قابلِ غور ہے کہ عالمی جنگی ماحول میں صرف قیمتوں کا بڑھنا ہی مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ سپلائی چین کا عدم استحکام بھی ایک بڑا خطرہ بن جاتا ہے۔ اگر تیل اور گیس کی ترسیل متاثر ہو جائے تو اس کا اثر پورے معاشی ڈھانچے پر پڑتا ہے۔ صنعتیں متاثر ہوتی ہیں، ٹرانسپورٹ مہنگی ہو جاتی ہے اور بالآخر مہنگائی کا بوجھ عوام کے کندھوں پر آ پڑتا ہے۔ آج کی دنیا میں توانائی کو اکثر نئی سیاست کا ایندھن کہا جاتا ہے۔ جس ملک کے پاس توانائی کے وسائل زیادہ ہوتے ہیں وہ عالمی سیاست میں زیادہ اثر و رسوخ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توانائی کے گرد گھومنے والی سیاست روز بروز پیچیدہ ہوتی جارہی ہے۔ بھارت کے لیے بھی یہ ایک اہم لمحہ ہے کہ وہ اپنی توانائی کی حکمت عملی کو نئے سرے سے مرتب کرے اور داخلی وسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے امکانات تلاش کرے۔ موجودہ صورتحال میں عالمی سیاست اور مقامی معیشت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ اسرائیل اور ایران کے درمیان ہزاروں میل دور ہونے والی جنگ کا اثر جب بھارت کے ایک عام گھر کے باورچی خانے تک پہنچ جاتا ہے تو یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جدید دنیا ایک باہم جڑی ہوئی حقیقت بن چکی ہے۔

اگر حکومت توانائی کے ذخائر کو محفوظ رکھنے اور عوام کو ممکنہ بحران سے بچانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرتی ہے تو یہ ایک مثبت قدم ہوگا۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ عوام کو بھی شفاف انداز میں صورتحال سے آگاہ رکھا جائے تاکہ بے چینی اور افواہوں کو فروغ نہ ملے۔ کیونکہ سیاسی استحکام اور عوامی اعتماد کسی بھی بحران سے نمٹنے کے لیے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ توانائی کے مسئلے کو وقتی انتظامی فیصلوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ایک طویل المدتی قومی حکمت عملی کے تحت اس کا حل تلاش کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہر عالمی بحران کے ساتھ بھارت کی معیشت اور عوامی زندگی اسی طرح عدم استحکام کا شکار ہوتی رہے گی۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ صورتحال صرف ایک معاشی خبر نہیں بلکہ دورِ حاضر کی عالمی سیاست، توانائی کی حکمت عملی اور عوامی زندگی کے باہمی تعلق کی ایک واضح مثال ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ حکومت اس بحران کو کس حد تک مؤثر طریقے سے سنبھالتی ہے اور کیا وہ عوام کے اعتماد کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو پاتی ہے یا نہیں۔

ان حالات کے پس منظر میں ایک بنیادی سوال بار بار ابھر کر سامنے آتا ہے کہ آخر اس مسلسل مہنگائی اور معاشی دباؤ کو عوام کب تک برداشت کرتے رہیں گے؟ کسی بھی جمہوری نظام میں حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہوتی ہے کہ وہ عوام کی بنیادی ضروریات کو آسان اور قابلِ برداشت بنائے۔ خوراک، رہائش اور ایندھن جیسی بنیادی ضروریات اگر مہنگائی کی زد میں آجائیں تو اس کا براہِ راست اثر عوامی زندگی کے ہر پہلو پر پڑتا ہے۔ بدقسمتی سے حالیہ برسوں میں بھارت میں مہنگائی کا مسئلہ ایک مستقل معاشی اور سیاسی بحث کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ گیس، پیٹرول اور دیگر ضروری اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ عام آدمی کی زندگی کو دن بہ دن مشکل بنا رہا ہے۔ ایل پی جی گیس جو کبھی متوسط طبقے کے لیے سہولت کی علامت سمجھی جاتی تھی آج بہت سے گھرانوں کے لیے ایک بوجھ بنتی جا رہی ہے۔ دیہی علاقوں اور کم آمدنی والے طبقات میں پہلے ہی معاشی دباؤ موجود ہے اور جب گیس سلنڈر کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا سب سے زیادہ اثر انہی طبقات پر پڑتا ہے۔ بہت سے گھرانے ایسے بھی ہیں جو مہنگائی کے باعث دوبارہ لکڑی اور کوئلے جیسے روایتی ایندھن کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ یہ نہ صرف ماحولیاتی اور صحت کے مسائل کو جنم دیتا ہے بلکہ اس سے خواتین اور بچوں کی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے جو گھریلو کاموں میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مہنگائی صرف مالی دباؤ تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے سماجی اور انسانی اثرات بھی سامنے آتے ہیں۔ جب کسی گھر کے سربراہ کے لیے روزمرہ ضروریات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو ذہنی دباؤ اور مایوسی بڑھنے لگتی ہے۔ بعض اوقات یہی دباؤ ایسے افسوسناک واقعات کا سبب بھی بن جاتا ہے جن میں لوگ شدید پریشانی کے باعث اپنی جان تک گنوا بیٹھتے ہیں یا صحت کے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ معاشی تنگی اور بے یقینی کا ماحول کسی بھی معاشرے کے لیے ایک خطرناک صورتحال پیدا کر سکتا ہے۔ مودی حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد ترقی، خود کفالت اور معاشی استحکام کے بڑے بڑے وعدے کیے تھے۔

عوام نے بھی ان وعدوں پر اعتماد کرتے ہوئے امید باندھی تھی کہ ملک کی معیشت مضبوط ہوگی اور عام آدمی کی زندگی آسان ہو جائے گی۔ لیکن موجودہ حالات میں جب گیس، پیٹرول اور دیگر ضروری اشیاء کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں تو عوام کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا واقعی وہ معاشی استحکام حاصل ہو سکا ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق اگر مہنگائی کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اس کے اثرات نہ صرف معاشی میدان میں بلکہ سیاسی میدان میں بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ جمہوری معاشروں میں عوامی صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ لوگ وقتی مشکلات کو برداشت کر لیتے ہیں اگر انہیں یہ یقین ہو کہ مستقبل میں حالات بہتر ہوں گے لیکن اگر مہنگائی مستقل شکل اختیار کر لے اور حکومت کی طرف سے کوئی واضح اور مؤثر حکمت عملی سامنے نہ آئے تو عوامی بے چینی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھارت کے مختلف حلقوں میں یہ بحث شدت اختیار کر رہی ہے کہ حکومت کو توانائی اور مہنگائی کے مسئلے پر ایک جامع اور دیرپا پالیسی اختیار کرنی چاہیے تاکہ عوام کو مسلسل بڑھتے ہوئے معاشی بوجھ سے نجات مل سکے۔ یاد رکھیں کہ عالمی حالات ہمیشہ کسی حکومت کے اختیار میں نہیں ہوتے۔ جنگیں، بین الاقوامی کشیدگیاں اور عالمی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ ایسے عوامل ہیں جن سے مکمل طور پر بچنا ممکن نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ذمہ دار حکومت کی پہچان یہی ہوتی ہے کہ وہ ان حالات کے اثرات کو اپنے عوام تک کم سے کم منتقل ہونے دے۔ اگر مناسب منصوبہ بندی، شفاف پالیسی اور بروقت فیصلے کیے جائیں تو عالمی بحرانوں کے باوجود عوام کو بڑی حد تک تحفظ فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے حکومت وقتی اقدامات تک محدود نہ رہے بلکہ توانائی کے بحران اور مہنگائی کے مسئلے کو ایک وسیع قومی تناظر میں دیکھے۔ متبادل توانائی کے ذرائع کو فروغ دینا، درآمدات پر انحصار کم کرنا اور داخلی وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کرنا وہ اقدامات ہیں جو مستقبل میں ایسے بحرانوں کے اثرات کو کم کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات یہ ہے کہ عوام کے اعتماد کو برقرار رکھا جائے کیونکہ کسی بھی جمہوری حکومت کی اصل طاقت اس کے عوام ہی ہوتے ہیں۔ بالآخر یہی کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالات بھارت کی سیاسی اور معاشی قیادت کے لیے ایک اہم آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ آزمائش صرف معاشی اعداد و شمار کی نہیں بلکہ عوامی فلاح اور حکمرانی کی صلاحیت کی بھی ہے۔ اگر حکومت اس بحران کو سنجیدگی اور دور اندیشی کے ساتھ حل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ نہ صرف معیشت کے لیے بلکہ سیاسی استحکام کے لیے بھی مثبت ثابت ہوگا۔ لیکن اگر مہنگائی اور معاشی دباؤ اسی طرح بڑھتا رہا تو عوام کے ذہنوں میں یہ سوال مزید شدت اختیار کرے گا کہ آخر وہ اس بوجھ کو کب تک برداشت کرتے رہیں گے۔ یہی سوال اس پورے منظر نامے کا سب سے اہم پہلو ہے۔ کیونکہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں عوام کی زندگی، ان کا سکون اور ان کی بنیادی ضروریات ہی وہ معیار ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر کسی حکومت کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ موجودہ صورتحال میں یہی حقیقت سب سے زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آ رہی ہے اور آنے والا وقت ہی یہ بتائے گا کہ حکومت اس چیلنج کا مقابلہ کس حد تک مؤثر طریقے سے کر پاتی ہے۔

غزل

دل میں تمہارے یاد ہماری نہیں رہی
پہلی سی ہم سے تم کو بھی یاری نہیں رہی
کیوں دیکھتے نہیں ہیں کبھی آپ اس طرف
صورت ہماری آپ کو پیاری نہیں رہی
دل ہم سے بھی لگاؤ! رکھو وصل غیر سے
فیشن نیا ہے! ذلت و خواری نہیں رہی
یوں تو ہمارے عشق کے چرچے بہت ہوئے
ہم سے کبھی بھی چاہ تمہاری نہیں رہی
تم بن ہماری زندگی جیسے ہے اب خزاں
پہلی سی اب تو بادِ بہاری نہیں رہی
وہ بارِ غم پڑا مرے سر پر ہے عشق میں
دنیا میں کوئی چیز بھی بھاری نہیں رہی
رویا ہوں تم سے مل کے بھی اتنا کہ اے صنم
تم سے بچھڑ کے گریا و زاری نہیں رہی
تم کیا گئے کہ دل سے نشہ پیار کا گیا
بسملؔ شکستہ دل ہے خماری نہیں رہی

پریم ناتھ بسمل

عید کی دہلیز پر مہنگائی کا طوفان کیا صاحب نصاب مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ نہیں جاتی؟

غلام مزمل عطا اشرفی

رمضان المبارک اپنے آخری ایام کی جانب بڑھ رہا ہے اور عید الفطر کی خوشیاں قریب آتی جا رہی ہیں۔ پورے ملک میں عید کی تیاریوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ بازاروں میں غیر معمولی چہل پہل ہے، کپڑوں کی دکانوں پر خریداروں کا ہجوم نظر آ رہا ہے، بچوں کی آنکھوں میں عید کے نئے لباس اور تحفوں کی چمک دکھائی دیتی ہے اور گھروں میں بھی عید کی آمد کے پیش نظر مختلف تیاریوں کا ماحول ہے۔ یہ منظر بظاہر خوشی اور مسرت کا پیغام دیتا ہے، لیکن اسی منظر کے پس منظر میں ایک تلخ حقیقت بھی چھپی ہوئی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی نے معاشرے کے غریب اور متوسط طبقے کو شدید مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے، اور بہت سے ایسے گھرانے ہیں جہاں عید کی آمد خوشی سے زیادہ فکر اور پریشانی کا سبب بن رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عید صرف ایک تہوار نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے شکر گزاری، خوشی اور اجتماعی مسرت کا دن ہے۔ ایک ماہ کی عبادت، صبر اور روحانی تربیت کے بعد یہ دن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ لیکن جب معاشرے کے ایک بڑے طبقے کو بنیادی ضروریات کے حصول میں دشواری پیش آئے تو اس خوشی کی تکمیل ممکن نہیں رہتی۔ آج کے معاشی حالات میں مہنگائی نے عام آدمی کی زندگی کو خاصا متاثر کیا ہے۔ اشیائے خورد و نوش سے لے کر روزمرہ کی ضروریات تک، ہر چیز کی قیمت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ مزدور طبقہ، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے افراد اور کم آمدنی والے گھرانے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے روزمرہ کے اخراجات پورے کرنا ہی ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے، چہ جائیکہ وہ عید کی خوشیوں کے لیے اضافی اخراجات برداشت کر سکیں۔ عید کے موقع پر بچوں کی خواہشات بھی فطری طور پر بڑھ جاتی ہیں۔ ہر بچہ چاہتا ہے کہ اسے نیا لباس ملے، وہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی سے عید منائے اور اس دن کی خوشیوں میں شریک ہو۔ لیکن جب کسی گھر کے حالات ایسے ہوں کہ بنیادی ضروریات ہی پوری نہ ہو سکیں تو ان معصوم خواہشات کو پورا کرنا والدین کے لیے ایک مشکل مرحلہ بن جاتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب معاشرے کے صاحبِ استطاعت افراد کی ذمہ داری سامنے آتی ہے۔ اسلام نے اس معاشرتی مسئلے کا حل نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ عید الفطر سے پہلے صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دراصل اسی مقصد کے لیے ہے کہ معاشرے میں کوئی شخص عید کے دن محتاجی اور محرومی کا شکار نہ رہے۔ یہ صدقہ درحقیقت اسلامی معاشرت کے اس اصول کی عملی شکل ہے جس کے مطابق خوشیاں صرف چند افراد تک محدود نہیں ہونی چاہئیں بلکہ پورے معاشرے میں تقسیم ہونی چاہئیں۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرت اس حوالے سے ایک روشن مثال پیش کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند افراد کا خاص خیال رکھنے کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ہمیں بار ہا ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے غرباء، یتیموں اور محتاجوں کی دلجوئی اور مدد کو نہایت اہمیت دی۔ عید کے موقع پر بھی آپ ﷺ اس بات کا خاص اہتمام فرماتے تھے کہ ضرورت مند افراد کو پہلے مدد پہنچائی جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اسی حکمت کے پیش نظر صدقۂ فطر کو عید کی نماز سے پہلے ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مستحق افراد کو بروقت مالی مدد حاصل ہو جائے اور وہ عید کے دن کسی قسم کی محرومی یا پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ یہ دراصل اسلامی معاشرت کے اس خوبصورت تصور کی عکاسی کرتا ہے جس میں ہر فرد کی عزت اور خوشی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ موجودہ حالات میں جب مہنگائی نے عام لوگوں کی مشکلات کو مزید بڑھا دیا ہے، تو صاحبِ نصاب مسلمانوں کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ صرف اتنا کافی نہیں کہ انسان محض فرض کی مقدار ادا کر کے اپنی ذمہ داری پوری سمجھ لے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دل کی وسعت کے ساتھ، اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے تاکہ معاشرے کے محروم طبقات بھی عید کی خوشیوں سے محروم نہ رہیں۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ صدقۂ فطر کی ادائیگی میں جلدی کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اگر اسے عید کے دن یا اس کے بعد ادا کیا جائے تو اس کا اصل مقصد کسی حد تک فوت ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صاحبِ نصاب افراد اس فریضے کو بروقت ادا کریں اور کوشش کریں کہ یہ امداد حقیقی مستحقین تک پہنچے۔ معاشرے میں بہت سے ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو سفید پوشی کی وجہ سے اپنی ضرورت ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا اپنی عزت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تلاش کرنا اور ان کی خاموشی کے ساتھ مدد کرنا دراصل اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جو معاشرے میں محبت، اخوت اور باہمی اعتماد کو فروغ دیتا ہے۔ عید الفطر کا اصل پیغام یہی ہے کہ مسلمان صرف اپنی خوشیوں تک محدود نہ رہیں بلکہ دوسروں کی خوشیوں کا بھی خیال رکھیں۔ اگر ایک طرف گھروں میں عید کی تیاریوں کی رونق ہو اور دوسری طرف کچھ گھر ایسے ہوں جہاں فاقہ اور محرومی ہو تو یہ معاشرتی توازن کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عید کی خوشیوں کو حقیقی معنوں میں اجتماعی خوشی بنائیں۔ اگر صاحبِ نصاب مسلمان دل کھول کر صدقۂ فطر ادا کریں، ضرورت مندوں کی مدد کریں اور معاشرے کے کمزور طبقات کا سہارا بنیں تو یقیناً بہت سے ایسے گھر ہوں گے جہاں عید کی صبح امید اور خوشی کی نئی روشنی کے ساتھ طلوع ہوگی۔ اسلام کا پیغام یہی ہے کہ انسان اپنی خوشیوں کو دوسروں کے ساتھ بانٹ کر ہی حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ اگر ہم اس پیغام کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دے دیں تو نہ صرف عید کی خوشیاں عام ہوں گی بلکہ ہمارا معاشرہ بھی محبت، ہمدردی اور اخوت کی روشن مثال بن سکتا ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات اور سیرتِ مبارکہ سے ملتا ہے اور یہی وہ عمل ہے جو ایک صحت مند اور باوقار معاشرے کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔ عید کی دہلیز پر مہنگائی کا طوفان عام آدمی کی خوشیوں کو ماند کر دیتا ہے۔ جب لوگ عید کی تیاریوں میں مصروف ہوتے ہیں، تو اشیائے خورد و نوش، کپڑوں اور جوتوں کی قیمتوں میں اچانک اضافہ ایک روایت بن چکا ہے۔ موجودہ صورتحال کے مطابق مہنگائی کے اثرات کچھ یوں نمایاں ہیں: عید کے قریب چینی، گھی، آٹا، اور گوشت کی قیمتوں میں مصنوعی اضافہ کر دیا جاتا ہے، جس سے غریب اور متوسط طبقے کے لیے دسترخوان سجانا مشکل ہو جاتا ہے۔ منافع خور گروہ عید سے چند روز قبل پھلوں اور سبزیوں کے دام بڑھا دیتے ہیں، جس سے عید کے خصوصی پکوان بنانا بھی جیب پر بھاری پڑتا ہے۔ ریڈی میڈ کپڑوں اور برانڈز کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں، جس کی وجہ سے اکثر خاندان صرف بچوں کے لیے خریداری تک محدود ہو جاتے ہیں۔ پردیسیوں کے لیے اپنے آبائی گھروں کو جانا ایک خواب بنتا جا رہا ہے کیونکہ ٹرانسپورٹ مالکان عید کے موقع پر من مانے کرائے وصول کرتے ہیں۔

۶ سوالات جن کا جواب وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں دینے سے گریز کیا

اے جے پربل

پی ایم مودی کی لوک سبھا میں عدم موجودگی پر کئی بار سوال اٹھائے گئے ہیں۔ وہ فروری کے پہلے ہفتہ کے بعد سے لوک سبھا میں شریک نہیں ہوئے، جب اسپیکر اوم برلا نے بتایا تھا کہ ان پر حملہ ہو سکتا تھا۔ کناڈا کے وزیر اعظم مائک کارنی نے کناڈا میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے انھیں بتایا کہ انھوں نے گزشتہ 25 برسوں میں ایک دن کی بھی چھٹی نہیں لی۔ کارنی نے مزید کہا کہ مودی ہر ہفتہ کے آخر میں انتخابی مہم کے لیے نکلتے ہیں۔ انھوں نے ایک کناڈیائی سیاستداں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ وہ بھی انتخابی مہم چلاتے ہیں اور 100 یا اس سے زیادہ لوگوں کی بھیڑ سے خطاب کرتے ہیں، لیکن مودی کی ریلیوں میں تقریباً 2.5 لاکھ افراد شریک ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی اکثر بی جے پی کے لیڈران دہراتے ہیں کہ پی ایم مودی روزانہ 18 گھنٹے کام کرتے ہیں، اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بارے میں مشہور ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ کارکنوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کے دوران پی ایم مودی نے مسلسل 3 دنوں تک تازہ دم ہونے کی بھی زحمت نہیں کی۔ تاہم، یہ لوگ یہ وضاحت نہیں کرتے کہ وزیر اعظم پارلیمنٹ میں کیوں نہیں آ رہے۔ بدھ کے روز وزیر داخلہ امت شاہ نے حزبِ اختلاف کے قائد راہل گاندھی کی ایوان میں مبینہ کم حاضری پر طویل گفتگو کی، لیکن انھوں نے وزیر اعظم کی عدم موجودگی کا ذکر نہیں کیا۔ وزیر اعظم کی پارلیمنٹ میں بیان دینے سے جھجک حیران کن بھی ہے اور یہ ایسا رویہ ظاہر کرتی ہے جسے وہ بذات خود ماننے سے گریز کریں گے۔ ہندوستان کی توانائی سیکورٹی پر ایک بیان اور امریکی بحریہ کی جانب سے ہندوستان کے دورے کے بعد واپسی کے دوران بحر ہند میں ایک ایرانی جہاز کو ڈبونے پر کم از کم افسوس کے اظہار کے علاوہ، اس ہفتہ ملک وزیر اعظم سے کم از کم 6 دیگر سوالوں کے جواب بھی چاہتی تھی۔ آیئے ذرا ان سوالات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

1۔ ہند-امریکہ تجارتی معاہدے کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟ وزیر اعظم کو ملک کو بتانا چاہیے کہ کن حالات اور کن شرائط پر ہندوستان نے عبوری تجارتی معاہدے کے لیے ایک 'فریم ورک اگریمنٹ' قبول کیا۔ اس کی شرائط کیا ہیں اور ہندوستان نے اگلے 5 برسوں میں امریکہ سے 500 ارب ڈالر کی اشیا درآمد کرنے پر کیوں اتفاق کیا۔ امریکہ کے دعوے کے مطابق ہندوستان نے امریکہ سے زیادہ تر درآمدات پر صفر ٹیرف عائد کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے، ایسا کیوں؟ جب امریکی سپریم کورٹ نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے یکطرفہ ٹیرف نظام کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے تو اس معاہدے کی موجودہ حیثیت کیا ہے؟ کیا ہندوستان نے اپنے کسانوں کے مفادات کا سودا کر لیا ہے؟ وزیر اعظم کو ملک کو یقین دہانی کرانی چاہیے تھی، لیکن ان کی طرف سے کوئی آواز نہیں آئی۔ گزشتہ ماہ تل ابیب کا پی ایم مودی کا 2 روزہ دورہ، جو اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف یکطرفہ اور غیر قانونی جنگ شروع کرنے سے 2 دن پہلے ہوا، شدید تنقید کا نشانہ بنا ہے۔ غزہ اور فلسطین پر اسرائیل کے نسل کش حملوں اور بنجامن نیتن یاہو کو انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کی جانب سے جنگی مجرم قرار دیے جانے کے بعد ہندوستانی وزیر اعظم کا اسرائیل جانا باعث شرمندگی سمجھا گیا۔ اسرائیلی میڈیا کی یہ رپورٹ کہ اسرائیلی پارلیمنٹ نے صرف ان کے لیے ایک تمغہ تیار کیا، دنیا بھر میں طنز کا سبب بنی۔ وزیر اعظم کو وضاحت کرنی چاہیے کہ 2017 کے بعد ان کا دوسرا دورہ کیوں ضروری تھا اور کیا وہ ایران پر اسرائیلی حملہ کے بعد خود کو دھوکہ کھایا ہوا محسوس کرتے ہیں؟

3۔ اسرائیلی دورہ کے دوران کیے گئے 16 معاہدوں کی تفصیل کیا ہے؟ وزیر اعظم کو ان تقریباً 16 معاہدوں کی تفصیل بھی بتانی چاہیے جن پر 2 روزہ دورے کے دوران ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان دستخط کیے گئے۔ اس کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ کابینہ کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم کے بیرون ملک دوروں کے دوران کیے گئے معاہدوں کو اب کابینہ کی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ ایک غیر معمولی شرط ہے کیونکہ ہماری پارلیمانی جمہوریت میں بین الاقوامی معاہدوں کی اجتماعی ذمہ داری کابینہ پر ہوتی ہے۔ آخر ایسا کیا تھا کہ وزیر اعظم کو کابینہ کو نظر انداز کرنا پڑا؟ کیا ہندوستانی پارلیمنٹ کو اس کے بارے میں جاننے کا حق نہیں؟ مرکزی حکومت نے 2020 میں سرحدی تنازعات اور لداخ میں فوجی تصادموں کے بعد چینی ایپس بشمول 'ٹک ٹاک' پر پابندی عائد کر دی تھی اور چین کی سرمایہ کاری اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پر پابندیاں لگا دی تھیں۔ اب ایسا کیا بدل گیا کہ حکومت نے اپنا مؤقف بدل کر ان پابندیوں میں نرمی کر دی؟ پارلیمنٹ کو ضرور بتایا جانا چاہیے کہ اس فیصلے کی وجہ کیا ہے اور کیا یہ فیصلہ کسی دباؤ کے تحت کیا جا رہا ہے؟

5۔ کیا روسی تیل خریدنے کے لیے ہندوستان کو امریکہ کی اجازت درکار ہے؟ امریکی وزیر برائے کامرس، وزیر خزانہ اور وائٹ ہاؤس کے ترجمان سب نے بار بار کہا ہے کہ ہندوستان کو روسی تیل خریدنے کی 'اجازت' دی گئی ہے اور مارچ کے اختتام تک ایک ماہ کے لیے یہ اجازت ملی ہے، کیونکہ تیل کے جہاز سمندر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اگرچہ غیر رسمی طور پر وزارت خارجہ کے حکام نے ہندوستانی میڈیا کو بتایا ہے کہ ہندوستان اپنی اسٹریٹجک خود مختاری برقرار رکھتا ہے اور تیل کمپنیاں خود فیصلہ کرتی ہیں کہ کہاں سے اور کس قیمت پر تیل کی خریداری ہو، تو پھر ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے استعمال کی جا رہی زبان پر واضح ناراضگی کا اظہار کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر اعظم نریندر مودی نے ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے قتل پر نہ تعزیت کی اور نہ ہی اس کی مذمت کی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ملک کے لیے شرمندگی کی بات تھی کہ قتل کے 6 دن بعد ہندوستان کے خارجہ سکریٹری وکرم مسری نئی دہلی میں ایرانی سفارت خانہ پہنچے اور وہاں رکھے گئے تعزیتی رجسٹر پر دستخط کیا۔ وزیر اعظم، جو مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ کی جانب سے صدر دروپدی مرمو کا استقبال نہ کرنے کو قبائلیوں اور صدر کی توہین قرار دیتے ہیں، ان کا خود پروٹوکول اور عام شائستگی پر عمل نہ کرنا وضاحت کا متقاضی ہے۔ ملک ان سبھی سوالوں کے جواب کا انتظار کر رہا ہے، اور وزیر اعظم نے 11 مارچ 2026 کو تقریباً پورا دن کیرالم اور تمل ناڈو میں انتخابی مہم میں گزار دیا۔ انہوں نے دونوں انتخابی ریاستوں کے دورے کے بارے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کئی بیانات بھی جاری کیے۔ منگل کی شام بھی انھوں نے ان دوروں کے بارے میں متعدد پوسٹس کیں، لیکن ظاہر ہے کہ انھیں لوک سبھا میں آ کر سوالوں کے جواب دینے کا وقت نہیں ملا۔ ان سوشل میڈیا پوسٹس میں سے 2 بطور ریکارڈ یہاں پیش کی جا رہی ہیں: "کل 11 مارچ کو دوپہر تقریباً 15:2 بجے میں ارنا کولم میں ہونے والی این ڈی اے ریلی سے خطاب کروں گا۔ این ڈی اے کی اچھی حکمرانی کا ایجنڈا ایل ڈی ایف اور یو ڈی ایف کی لوٹ مار اور بدانتظامی کے مقابلے میں نمایاں ہے۔ این ڈی اے ترقی پر مبنی سیاست پر توجہ دے گی اور کیرالم کے نوجوانوں کی خواہشات کو پورا کرے گی۔" "کل 11 مارچ کو شام تقریباً 6:30 بجے میں تمل ناڈو کے این ڈی اے لیڈران کے ساتھ تروچیراپلی میں ہونے والی این ڈی اے ریلی میں شرکت کروں گا۔ ڈی ایم کے ریاست بھر میں این ڈی اے کی بڑھتی مقبولیت سے پریشان ہے۔ تمل ناڈو کے لوگوں نے ڈی ایم کے کی بدانتظامی اور ادھورے وعدوں کو دیکھ لیا ہے۔ اسی لیے وہ امید اور ترقی کے این ڈی اے کے ایجنڈے سے جڑ رہے ہیں۔"

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

مجھے لگا پٹاخہ ہے، بعد میں پتہ چلا گولی چلی‘

حملے کے بعد فاروق عبداللہ نے سیکورٹی پر اٹھائے سوال

نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے فاروق عبداللہ نے کہا کہ ”میں حملہ کرنے والے شخص کو نہیں جانتا ہوں، مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا مقصد کیا تھا اور کیا دشمنی تھی۔“ جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ پر بدھ کی دیر رات ایک شخص نے حملہ کر دیا تھا۔ حالانکہ سیکورٹی اہلکاروں نے انہیں وقت رہتے بچا لیا اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پوچھ تاچھ کے دوران ملزم نے بتایا کہ وہ گزشتہ 20 سالوں سے حملے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ اس واقعہ کے بعد فاروق عبداللہ کا پہلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”میں حملہ کرنے والے شخص کو نہیں جانتا ہوں، مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا مقصد کیا تھا اور کیا دشمنی تھی۔“ فاروق عبداللہ نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انہیں حملے کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ جب وہ تقریب کے مقام سے باہر نکل رہے تھے تبھی انہیں پٹاخے جیسی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد انہیں سیکورٹی اہلکاروں نے جلدی سے کار میں بٹھا دیا۔ انہیں لگا کہ وہ گولی نہیں پٹاخہ تھا، جو شادیوں میں عام طور پر چلائے جاتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں ان کے سیکورٹی اہلکار نے کار میں بتایا کہ وہ گولی کی آواز تھی۔ فاروق عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ میں حملہ کرنے والے اس شخص کو نہیں جانتا ہوں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے حملہ کرنے کے پیچھے کا مقصد کیا تھا یا کوئی پرانی دشمنی تھی؟ سابق وزیر اعلیٰ نے سیکورٹی انتظامات پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس شادی میں تمام اہم شخصیات موجود تھیں لیکن وہاں پولیس کا انتظام نہیں تھا۔ پولیس کو خیال رکھنا چاہیے تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ مجھے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا بھی فون آیا تھا۔ انہوں نے خیریت دریافت کی اور کہا کہ ہم اس کی تحقیقات کریں گے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر نے کہا کہ نفرت کا جال پھیلا ہوا ہے، وطن میں نفرتوں نے جڑ پکڑ لی ہے۔ دوستی اور محبت کی بات کرنے والوں کے لیے جگہ نہیں ہے، جبکہ ہر مذہب پیار اور محبت سکھاتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں دہشت گردی بہت بڑھ چکی ہے اور اسے مکمل طور سے کنٹرول کرنا آسان نہیں ہے۔ فاروق عبداللہ کے مطابق جمہوریت میں خیالات کا اختلاف ہونا فطری ہے، لیکن سب کو مل کر کام کرنا چاہیے اور اپنی بات رکھنے کا حق ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منتخب حکومت کے پاس کافی اختیارات نہیں ہیں اور ایسے حالات میں نظام طویل عرصہ تک نہیں چل سکتا۔ ساتھ ہی انہوں نے یاد دلایا کہ جموں وکشمیر کو پھر سے ریاست کا درجہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

بھارت کا نیا ڈرون ”اوتار“۔ فضا اور پانی دونوں میں کام کرنے کی صلاحیت

نئی دہلی: بھارت نے دفاعی ٹیکنالوجی کے میدان میں ایک نئی پیش رفت کرتے ہوئے ایسا ڈرون متعارف کرایا ہے جو فضا میں پرواز کرنے کے ساتھ ساتھ پانی کے اندر بھی کام کر سکتا ہے۔ اس جدید ڈرون کو ”اوتار“ نام دیا گیا ہے اور اسے بنگلورو کی ٹیکنالوجی کمپنی ایکوا ایئر ایکس آٹونومس سسٹمز نے تیار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ ڈرون روایتی ڈرون کی طرح فضا میں پرواز کر سکتا ہے، کسی مقام تک پہنچنے کے بعد پانی کی سطح پر اترتا ہے اور پھر زیر آب جا کر اپنا مشن جاری رکھ سکتا ہے۔ اس طرح یہ بیک وقت فضائی اور آبی دونوں ماحول میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس ٹیکنالوجی کو ساحلی نگرانی، انٹیلی جنس، سرویلنس اور ریکی (ISR) جیسے دفاعی مشنز کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بندرگاہوں، سمندری راستوں اور ساحلی علاقوں کی نگرانی، سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز اور زیر آب ڈھانچوں کے معائنے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

مغربی ایشیا کے بحران پر انڈیا کا ذمہ دارانہ موقف

مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے دوران بھارت نے ایک محتاط اور متوازن سفارتی حکمت عملی اختیار کی ہے

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے دوران بھارت نے ایک محتاط اور متوازن سفارتی حکمت عملی اختیار کی ہے جس کا بنیادی مقصد اپنے شہریوں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ خطے میں استحکام کو فروغ دینا ہے۔ مبصرین کے مطابق بھارت نے بحران کے دوران کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کے بجائے سفارتی رابطوں اور مکالمے پر زور دیا ہے۔ مغربی ایشیا بھارت کے لیے انتہائی اہم خطہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ توانائی کی فراہمی کا بڑا ذریعہ ہے اور خلیجی ممالک میں لاکھوں بھارتی شہری کام کرتے ہیں۔ اندازوں کے مطابق تقریباً نو ملین بھارتی شہری خلیج کے مختلف ممالک میں مقیم ہیں جو دونوں خطوں کی معیشتوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بحران کے دوران بھارتی حکومت نے اپنے شہریوں کی سلامتی کو ترجیح دیتے ہوئے خلیجی ممالک میں قائم سفارت خانوں اور قونصل خانوں کے ذریعے مسلسل رابطہ رکھا۔ حکام کے مطابق ضرورت پڑنے پر شہریوں کی محفوظ منتقلی یا انخلاء کے لیے بھی ہنگامی منصوبوں کو فعال رکھا گیا۔ ماہرین کے مطابق بھارت نے گزشتہ برسوں میں یمن، یوکرین اور سوڈان جیسے بحرانوں کے دوران بڑے پیمانے پر انخلاء آپریشن انجام دے کر اپنی سفارتی اور انتظامی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، جس سے ہنگامی حالات میں فوری ردعمل دینے کی صلاحیت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ بھارت کی حکمت عملی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے خطے کے مختلف ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو برقرار رکھا ہے۔ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، عمان اور قطر جیسے خلیجی ممالک کے ساتھ بھارت کے تعلقات اب صرف توانائی تک محدود نہیں رہے بلکہ تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور سیکیورٹی تعاون تک پھیل چکے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہی متوازن سفارت کاری بھارت کو خطے کی پیچیدہ سیاست میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بھارت ایک طرف اسرائیل کے ساتھ تعلقات رکھتا ہے تو دوسری طرف ایران اور عرب ممالک کے ساتھ بھی قریبی روابط برقرار رکھتا ہے، جس سے وہ علاقائی کشیدگی میں کسی ایک اتحاد کا حصہ بننے سے بچتا ہے۔ اقتصادی سطح پر بھی بھارت اور خلیجی ممالک کے درمیان تعاون مسلسل بڑھ رہا ہے۔ توانائی کے علاوہ خلیجی سرمایہ کاری بھارت کے بنیادی ڈھانچے، قابل تجدید توانائی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، جس سے دونوں خطوں کے درمیان باہمی انحصار مزید مضبوط ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق مغربی ایشیا کے بحران کے دوران بھارت کا پرسکون اور ذمہ دارانہ سفارتی رویہ اس بات کی مثال ہے کہ ایک بڑی طاقت اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ عالمی استحکام کے لیے بھی کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بدلتی ہوئی عالمی سیاست کے دور میں بھارت کی یہی متوازن اور اصولی حکمت عملی اسے ایک ذمہ دار عالمی شراکت دار کے طور پر پیش کرتی ہے۔

سرحدی جھڑپ سے سرمایہ کاری میں نرمی تک

ہندوستان چین تعلقات میں تدریجی بہتری

نئی دہلی: بھارت اور چین کے درمیان تعلقات گزشتہ چند برسوں میں شدید کشیدگی سے لے کر محتاط معاشی تعاون تک ایک طویل سفر طے کر چکے ہیں۔ سرحدی تنازع کے باعث پیدا ہونے والی کشیدگی کے بعد اب دونوں ممالک کے درمیان محدود اقتصادی روابط اور سرمایہ کاری میں نرمی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ سن 2020 میں لداخ کے علاقے گلوان وادی میں دونوں ممالک کی افواج کے درمیان خونریز جھڑپ کے بعد تعلقات شدید متاثر ہو گئے تھے۔ اس واقعے میں دونوں طرف جانی نقصان ہوا اور اس کے بعد بھارت نے چین سے آنے والی سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں پر سخت پابندیاں عائد کر دیں۔ بعد ازاں سرحدی کشیدگی کو کم کرنے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان متعدد سفارتی اور فوجی مذاکرات ہوئے۔ 2024 میں ایک سرحدی گشت معاہدہ طے پایا جس کا مقصد لائن آف ایکچوئل کنٹرول پر کشیدگی کو کم کرنا اور دونوں افواج کے درمیان رابطے کو بہتر بنانا تھا۔ 2025 میں دونوں ممالک کے درمیان سفارتی روابط میں بتدریج بہتری کے آثار سامنے آئے۔ اسی سال بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے سات برس کے وقفے کے بعد چین کا دورہ کیا جسے دونوں ممالک کے تعلقات میں برف پگھلنے کی علامت قرار دیا گیا۔ اسی سلسلے میں اکتوبر 2025 میں بھارت اور چین نے پانچ سال بعد براہ راست فضائی پروازیں دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا جبکہ کاروباری سرگرمیوں کو سہولت دینے کے لیے چینی پیشہ ور افراد کے لیے بزنس ویزا کے اجرا میں بھی نرمی کی گئی۔ 2026 کے آغاز میں اقتصادی سطح پر مزید پیش رفت دیکھنے میں آئی جب بھارت نے بعض شعبوں میں چینی آلات اور ٹیکنالوجی کی خریداری پر عائد پابندیوں میں جزوی نرمی کی اجازت دی۔ اس اقدام کا مقصد توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں تاخیر کو کم کرنا بتایا گیا۔ اسی تناظر میں بھارتی حکومت نے چین سے متعلق غیر ملکی سرمایہ کاری کے قواعد میں بھی محدود نرمی کی منظوری دی ہے۔ نئی پالیسی کے تحت مخصوص شعبوں میں کم حصص رکھنے والی چینی سرمایہ کاری کو تیز رفتار منظوری دی جا سکے گی تاکہ ملکی صنعتوں کو سرمایہ اور ٹیکنالوجی تک بہتر رسائی حاصل ہو سکے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق حالیہ اقدامات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دونوں ایشیائی طاقتیں سیاسی اختلافات کے باوجود معاشی تعاون کو مکمل طور پر ختم نہیں کرنا چاہتیں۔ ان کے مطابق بدلتے ہوئے عالمی اقتصادی حالات کے پیش نظر نئی دہلی اور بیجنگ تعلقات کو محتاط انداز میں مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ سرحدی تنازع اب بھی دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک بڑا چیلنج ہے، تاہم تجارت، سرمایہ کاری اور سفارتی رابطوں میں تدریجی بہتری سے مستقبل میں مزید تعاون کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے۔

جنوبی ایشیائی معیشتوں میں انڈیا کا اہم کردار، بنگلہ دیش سے نیپال تک اقتصادی روابط

بنگلہ دیش کے لیے بھارت سے براہِ راست ایندھن کی فراہمی کے لیے بھارت ۔ بنگلہ دیش فرینڈشپ پائپ لائن قائم کی گئی ہے

نئی دہلی: جنوبی ایشیا کے متعدد ممالک کی معیشتوں میں بھارت اہم کردار ادا کر رہا ہے، جہاں توانائی، تجارت، سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے ذریعے علاقائی اقتصادی روابط کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بنگلہ دیش، نیپال، بھوٹان اور سری لنکا سمیت کئی پڑوسی ممالک اپنی توانائی اور تجارتی ضروریات کے لیے بڑی حد تک بھارت پر انحصار کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بھارت خطے کے کئی ممالک کو پیٹرولیم مصنوعات فراہم کرتا ہے جس سے ان کی توانائی کی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مثال کے طور پر بنگلہ دیش کے لیے بھارت سے براہِ راست ایندھن کی فراہمی کے لیے بھارت ۔ بنگلہ دیش فرینڈشپ پائپ لائن قائم کی گئی ہے جس کے ذریعے بھارت سے ڈیزل بنگلہ دیش کے پاربت پور ڈپو تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح نیپال کی معیشت بھی بھارت کے ساتھ قریبی تجارتی تعلقات سے جڑی ہوئی ہے۔ بھارت نیپال کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور اس کی زیادہ تر بیرونی تجارت بھارتی راستوں کے ذریعے ہوتی ہے، جبکہ نیپال کی تقریباً پوری پیٹرولیم سپلائی بھی بھارت سے آتی ہے۔ علاقائی توانائی تعاون کے حوالے سے بھارت ایک اہم پل کا کردار ادا کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر نیپال نے حال ہی میں بنگلہ دیش کو بجلی کی برآمدات بھارت کے پاور گرڈ کے ذریعے شروع کیں، جس سے بھارت جنوبی ایشیا میں توانائی کے تبادلے کے ایک مرکزی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ تجارت اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں بھی بھارت نے کئی منصوبے شروع کیے ہیں جن میں سرحد پار ریلوے رابطے، شاہراہیں اور توانائی کے منصوبے شامل ہیں۔ بھارت اور نیپال کے درمیان ریلوے رابطہ منصوبے جیسے اقدامات کا مقصد تجارت، سیاحت اور لوگوں کے درمیان روابط کو فروغ دینا ہے۔ ماہرین کے مطابق جنوبی ایشیا میں علاقائی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف پلیٹ فارمز اور پروگرام بھی فعال ہیں جن کے تحت توانائی، تجارت، ٹرانسپورٹ اور ڈیجیٹل رابطوں کو بہتر بنانے کے منصوبے جاری ہیں۔ ایسے اقدامات خطے میں اقتصادی ترقی اور علاقائی انضمام کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جغرافیائی قربت، تاریخی روابط اور بڑھتے ہوئے اقتصادی تعاون کے باعث بھارت اپنے پڑوسی ممالک کی معیشتوں میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، اور مستقبل میں علاقائی رابطوں کے مزید منصوبے اس تعاون کو مزید مضبوط بنا سکتے ہیں۔ انڈیا نیپال کے لیے ایندھن کا واحد فراہم کنندہ ہے۔ موتیہاری-املیک گنج پائپ لائن (جنوبی ایشیا کی پہلی سرحد پار پائپ لائن) اب تک نیپال کو 8.2 ملین میٹرک ٹن ڈیزل فراہم کر چکی ہے۔

ہندوستان کا سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی

نظام روزانہ 80M چپس تیار کرے گا: IESA

نئی دہلی: انڈیا الیکٹرانکس اینڈ سیمی کنڈکٹر ایسوسی ایشن اور سیمی انڈیا کے صدر اشوک چنڈوک کے مطابق، ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام سے 75-80 ملین چپس کی یومیہ پیداواری صلاحیت حاصل کرنے کی توقع ہے کیونکہ کئی نئے اعلان کردہ سیمی کنڈکٹر پلانٹس اس سال کے آخر یا اگلے سال کے شروع تک کام شروع کر دیں گے۔ چنڈوک نے کہا کہ ایک بار تمام اعلان کردہ سیمی کنڈکٹر کی سہولیات کام کرنے کے بعد، ہندوستان چپ اسمبلی اور جانچ کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ دیکھے گا۔ لہٰذا، مکمل طور پر ان تمام کمپنیوں نے ایک ساتھ رکھا ہے، جنہوں نے پلانٹس کا اعلان کیا ہے، سال کے آخر تک، شاید اگلے سال کے شروع میں، شیڈول کے مطابق، ہم 75 سے 80 ملین چپس یومیہ کی صلاحیت کو دیکھ رہے ہیں، جو کہ ترقی پسند ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ پیداوار کا یہ پیمانہ ملک کے سیمی کنڈکٹر سیکٹر کے لیے ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ 75 سے 88 ملین چپس یومیہ ایک بہت بڑی صلاحیت ہے۔ اس میں سے کچھ ہندوستان میں استعمال ہوں گے، لیکن ایک بڑا حصہ برآمد کیا جائے گا۔ سال کے آخر تک، سیمی کنڈکٹر ویلیو چین میں دنیا بھر میں ہندوستان کی ساکھ اور پوزیشن بہت مختلف ہو جائے گی۔ چنڈوک نے وضاحت کی کہ ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر کی پیداوار قریبی مدت میں زیادہ تر ویفر فیبریکیشن کے بجائے چپس کی اسمبلی اور جانچ پر توجہ مرکوز کرے گی۔

شمال مشرقی ہندوستان کی خواتین

بائیکرز کی مہم، صاف ستھرا ہمالیہ بنانے کا پیغام

نئی دہلی: شمال مشرقی ہندوستان سے تعلق رکھنے والی خواتین موٹر سائیکل سواروں کے ایک گروپ نے ہمالیہ کے ماحول کے تحفظ اور صفائی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے ایک خصوصی مہم شروع کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد ہمالیائی خطے میں ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں شعور بیدار کرنا اور سیاحت کے بڑھتے دباؤ کے باعث پیدا ہونے والے ماحولیاتی مسائل کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اس مہم کے تحت خواتین سوار مختلف پہاڑی راستوں اور ہمالیائی علاقوں سے گزرتے ہوئے لوگوں کو ماحول دوست طرزِ عمل اپنانے کی ترغیب دے رہی ہیں۔ اس دوران وہ مقامی آبادی اور سیاحوں کو یہ پیغام بھی دے رہی ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں پلاسٹک کے استعمال کو کم کیا جائے اور قدرتی ماحول کو محفوظ رکھا جائے۔ مہم میں شریک خواتین کا کہنا ہے کہ ہمالیہ نہ صرف قدرتی حسن کا خزانہ ہے بلکہ لاکھوں لوگوں کے لیے پانی اور ماحولیات کا اہم ذریعہ بھی ہے، اس لیے اس کے تحفظ کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے۔ ان کے مطابق موٹر سائیکل مہم کے ذریعے نوجوانوں اور مقامی کمیونٹیز تک یہ پیغام مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ منتظمین کے مطابق اس مہم کا ایک مقصد خواتین کی قیادت اور شرکت کو بھی فروغ دینا ہے تاکہ وہ مہم جوئی، ماحولیاتی سرگرمیوں اور سماجی آگاہی کے میدان میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔ مہم کے دوران مختلف مقامات پر ماحولیات کے تحفظ سے متعلق آگاہی سرگرمیاں بھی منعقد کی جا رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کی مہمات ہمالیہ جیسے حساس ماحولیاتی نظام کے تحفظ کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہیں کیونکہ عوامی شعور اور ذمہ دارانہ سیاحت ہی اس خطے کو مستقبل میں محفوظ رکھنے کی بنیاد بن سکتی ہے۔

بھارت اور بنگلہ دیش تعلقات میں بہتری کے آثار

بنگلہ دیش کے سفیر کا بھارتی آرمی وار کالج سے خطاب

نئی دہلی: بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات میں بہتری کے اشارے مل رہے ہیں، جہاں حالیہ سفارتی اور سیکیورٹی سطح کی ملاقاتوں کو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششوں کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بھارت میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ریاض حمید اللہ نے مدھیہ پردیش کے شہر مہو میں واقع بھارتی آرمی وار کالج کا دورہ کیا اور تقریباً 180 سینئر فوجی افسران سے خطاب کیا۔ یہ اپنے دورِ تعیناتی کے دوران ان کا اس ادارے میں پہلا خطاب تھا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات کی موجودہ صورتحال، دونوں ممالک کو درپیش چیلنجز اور مستقبل میں تعاون کے امکانات پر گفتگو کی۔ آرمی وار کالج کے حکام کے مطابق اس نشست میں تینوں افواج کے افسران نے شرکت کی اور دونوں ممالک کے درمیان تاریخی اور ثقافتی روابط پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سفیر کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب حال ہی میں بنگلہ دیش کی فوجی انٹیلی جنس کے سربراہ میجر جنرل محمد قیصر رشید چوہدری نے بھی نئی دہلی کا دورہ کیا تھا۔ اس دوران انہوں نے بھارتی خفیہ ایجنسی کے سربراہ اور دیگر اعلیٰ سیکیورٹی حکام سے ملاقاتیں کیں، جنہیں دونوں ممالک کے درمیان سیکیورٹی تعاون کو دوبارہ مضبوط بنانے کی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ حالیہ ملاقاتیں اور رابطے اس بات کا اشارہ ہیں کہ نئی دہلی اور ڈھاکہ حالیہ سیاسی کشیدگی کے بعد اپنے تعلقات کو دوبارہ مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بھارت کی نصب شدہ شمسی صلاحیت

تقریباً ۱۳۶ گیگاواٹ تک پہنچ گئی: پرہلاد جوشی

نئی دہلی: نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر پرہلاد جوشی کے مطابق، ملک کی نصب شدہ شمسی صلاحیت تقریباً 136 گیگاواٹ تک پہنچ گئی ہے، جو کہ ہندوستان کی قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کا تقریباً نصف ہے، اور یہ ترقی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مستقل پالیسی وابستگی اور اختراع سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت نے جمعرات کو کہا کہ جوشی نے شمسی توانائی کے پیچھے بڑھتی ہوئی عالمی رفتار اور پوری دنیا میں صاف توانائی کی منتقلی کو تیز کرنے میں بین الاقوامی شمسی اتحاد (ISA) کے کردار پر روشنی ڈالی۔ یہاں آئی ایس اے کے یوم تاسیس کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ یہ اتحاد شمسی توانائی کے ذریعے پائیدار ترقی کو آگے بڑھانے میں مشترکہ وژن اور عالمی شراکت داری کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ پچھلی دہائی کے دوران، بین الاقوامی شمسی اتحاد نے دنیا بھر میں شمسی توانائی کے وعدے کو حقیقی، زندگی بدلنے والے اثرات میں تبدیل کرنے میں مدد کی ہے۔ شمسی توانائی کی تعیناتی کو آگے بڑھا کر جہاں یہ سب سے اہم ہے، آئی ایس اے نے توانائی کی عالمی منتقلی کو ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی طرف منتقل کرنے میں، صاف اور قابل اعتماد طاقت لانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، جس کی زیادہ تر کمیونٹیز کو ضرورت نہیں تھی۔ وزیر نے مزید اہم اقدامات پر روشنی ڈالی جو شمسی توانائی کے فوائد کو براہ راست لوگوں تک پہنچانے کے قابل بنا رہے ہیں۔ پی ایم سوریہ گھر: مفت بجلی یوجنا جیسے پروگرام لاکھوں گھرانوں کو اپنی صاف بجلی پیدا کرنے کے قابل بنا رہے ہیں، جب کہ پی ایم۔کسم شمسی توانائی سے چلنے والے آبپاشی کے نظام کے ذریعے کسانوں کو بااختیار بنا رہی ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ جب کہ دنیا کو پہلی 1,000 گیگاواٹ شمسی صلاحیت کی تنصیب میں تقریباً 25 سال لگے ہیں، اگلے 1,000 گیگاواٹ زیادہ تیزی سے حاصل کیے جانے کی توقع ہے، جو کہ عالمی توانائی کی منتقلی میں ایک نئے دور کا اشارہ ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ صاف توانائی کی منتقلی کی کشش ثقل کا مرکز تیزی سے گلوبل ساؤتھ میں منتقل ہو رہا ہے، جہاں توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب اور وافر شمسی وسائل توانائی کے روایتی راستوں کو پھلانگنے کا ایک بے مثال موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس تناظر میں، انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سولر الائنس ایک منفرد پلیٹ فارم کے طور پر ابھرا ہے جس نے حکومتوں، ترقیاتی شراکت داروں، مالیاتی اداروں اور نجی شعبے کو شمسی توانائی کی تعیناتی کو وسعت دینے اور پائیدار ترقی کے نئے مواقع کھولنے کے لیے اکٹھا کیا ہے۔ انٹرنیشنل سولر الائنس کے ڈائریکٹر جنرل آشیش کھنہ نے کہا کہ ہمارے اراکین افریقہ، ایشیا اور بحرالکاہل، لاطینی امریکہ اور کیریبین، اور یورپ اور دیگر ممالک میں آئی ایس اے کی ترقی کے حقیقی محافظ ہیں۔

ہندوستانی سائنس دانوں کی نئی تحقیق

مائع قرنیہ“ سے نابینا افراد کی بینائی بحال کرنے کی امید

نئی دہلی: ہندوستانی سائنس دانوں اور بایوٹیکنالوجی ماہرین نے آنکھوں کی بیماریوں کے علاج کے لیے ایک نئی اختراع متعارف کرائی ہے جسے ”مائع قرنیہ“ کہا جا رہا ہے، جس سے مستقبل میں قرنیے کی خرابی کے باعث نابینا ہونے والے افراد کی بینائی بحال ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ یہ تحقیق بنگلورو میں قائم بایوٹیک کمپنی پینڈورم ٹیکنالوجیز کر رہی ہے جو ری جنریٹو میڈیسن اور ٹشو انجینئرنگ کے شعبے میں کام کر رہی ہے۔ کمپنی ایک ایسی تھراپی تیار کر رہی ہے جسے ”کورا جینکس“ کہا جاتا ہے اور جس کا مقصد خراب قرنیے کے ٹشو کو دوبارہ پیدا کرنا ہے۔ قرنیہ آنکھ کا شفاف بیرونی حصہ ہوتا ہے جو روشنی کو فوکس کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب بیماری، چوٹ، انفیکشن یا جلنے کے باعث یہ خراب ہو جائے تو بینائی شدید متاثر ہو سکتی ہے یا مکمل طور پر ختم ہو سکتی ہے۔ اس وقت عام علاج قرنیے کی پیوندکاری ہے جس کے لیے عطیہ کردہ قرنیہ درکار ہوتا ہے، تاہم دنیا بھر میں عطیہ کردہ قرنیوں کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ نئی تحقیق کے مطابق مائع شکل میں تیار کیا گیا یہ حیاتیاتی مواد آنکھ کے متاثرہ حصے پر لگایا جاتا ہے جہاں یہ پھیل کر ایک معاون ڈھانچہ بناتا ہے اور خراب ٹشو کی مرمت اور نئے خلیات کی افزائش میں مدد دیتا ہے۔ اس طریقے کا مقصد یہ ہے کہ مریض کے اپنے قرنیے کو دوبارہ صحت مند بنایا جائے، بجائے اس کے کہ کسی عطیہ شدہ قرنیے کی پیوندکاری کی جائے۔ ابتدائی تجربات اور لیبارٹری مطالعات میں اس طریقہ علاج کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں جن میں قرنیے کی شفافیت اور افعال کی بحالی دیکھی گئی۔ یہ علاج خاص طور پر ان مریضوں کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے جن کے قرنیے میں شدید سوزش یا داغ پڑنے کے باعث بینائی متاثر ہو چکی ہو۔ ماہرین کے مطابق اگر آئندہ کلینیکل آزمائشوں میں اس طریقہ علاج کی حفاظت اور مؤثریت ثابت ہو جاتی ہے تو یہ قرنیہ سے متعلق بیماریوں کے علاج میں ایک بڑی پیش رفت ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف قرنیہ کی پیوندکاری پر انحصار کم ہوگا بلکہ لاکھوں مریضوں کو کم پیچیدہ اور زیادہ قابل رسائی علاج فراہم کیا جا سکے گا۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ تحقیق مستقبل میں آنکھوں کے علاج کے طریقوں کو بدل سکتی ہے اور عالمی سطح پر قرنیہ سے ہونے والی نابینائی کے مسئلے کے حل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

بھارت دنیا کی تیز ترین ترقی کرنے والی معیشت کیسے بنا!

گزشتہ دو دہائیوں میں بھارت نے نمایاں معاشی تبدیلی کا سفر طے کرتے ہوئے خود کو دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل کر لیا ہے

نئی دہلی: گزشتہ دو دہائیوں میں بھارت نے نمایاں معاشی تبدیلی کا سفر طے کرتے ہوئے خود کو دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل کر لیا ہے۔ ماہرین کے مطابق مضبوط معاشی توسیع، ڈیجیٹل انقلاب، بڑھتی ہوئی عالمی تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پیش رفت نے بھارت کو عالمی معیشت میں ایک اہم قوت بنا دیا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے اندازوں کے مطابق بھارت کی معیشت مسلسل مضبوط رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ حالیہ برسوں میں اقتصادی ترقی کی شرح اکثر 6 سے 7 فیصد کے درمیان رہی ہے جس کے باعث بھارت کو دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھنے والی بڑی معیشت قرار دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی معاشی ترقی کی ایک بڑی وجہ اس کی نوجوان آبادی اور وسیع افرادی قوت ہے۔ اس ”ڈیموگرافک ڈیویڈنڈ“ کے باعث ملک کے پاس نہ صرف بڑا لیبر فورس موجود ہے بلکہ ایک وسیع صارف مارکیٹ بھی ہے جو اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے۔ معاشی اصلاحات اور کاروباری ماحول میں بہتری بھی اس ترقی کا اہم عنصر سمجھے جاتے ہیں۔ گزشتہ برسوں میں حکومت نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے، مینوفیکچرنگ کے شعبے کو بڑھانے اور صنعتی پیداوار کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ کلچر نے بھی بھارتی معیشت کو نئی رفتار دی ہے۔ سستے انٹرنیٹ، اسمارٹ فونز کے وسیع استعمال اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام نے لاکھوں افراد اور کاروباروں کو آن لائن معیشت سے جوڑ دیا ہے، جس سے نئی کمپنیوں اور کاروباری مواقع کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اسی کے ساتھ عالمی کمپنیوں کی ایک بڑی تعداد اپنی پیداوار کا حصہ بھارت منتقل کر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق جغرافیائی سیاسی تبدیلیوں، سپلائی چین کے تنوع اور بھارت کی بڑی افرادی قوت کے باعث کثیر القومی کمپنیاں یہاں سرمایہ کاری کو ترجیح دے رہی ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ مضبوط داخلی طلب، بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی صنعت اور معاشی اصلاحات کے امتزاج نے بھارت کو عالمی اقتصادی نمو کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھارا ہے۔ اگر یہی رجحان جاری رہا تو آنے والے برسوں میں بھارت عالمی معیشت کی سمت متعین کرنے والی بڑی طاقتوں میں شامل ہو سکتا ہے۔

مقامی زبانوں کے ذریعے عالمی

اے آئی کمپنیوں کو چیلنج کرنے کی بھارتی کوشش

نئی دہلی: بھارت میں مصنوعی ذہانت کے شعبے میں کام کرنے والی کمپنیاں بڑے عالمی ٹیکنالوجی اداروں کو چیلنج کرنے کے لیے مقامی زبانوں کو اپنی سب سے بڑی طاقت کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارتی اسٹارٹ اپس اور تحقیقی ادارے ایسے بڑے لینگویج ماڈلز (LLMs) تیار کر رہے ہیں جو متعدد بھارتی زبانوں اور بولیوں کو بہتر طور پر سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بنگلورو کی کمپنی سروم AI اور دیگر ادارے ایسے اے آئی ماڈلز تیار کر رہے ہیں جو ہندوستان کی لسانی تنوع کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں۔ ان ماڈلز میں مقامی زبانوں، لہجوں اور ”کوڈ مکسنگ“ یعنی ایک ہی جملے میں مختلف زبانوں کے استعمال کو سمجھنے کی صلاحیت شامل کی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں سروم AI نے حال ہی میں ”Indus“ نامی اے آئی چیٹ بوٹ متعارف کرایا ہے جو 22 سے زیادہ بھارتی زبانوں میں گفتگو کرنے اور آواز کے ذریعے سوالات کے جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس طرح کی ٹیکنالوجی کو بھارت میں مقامی صارفین کے لیے زیادہ موزوں اور قابل رسائی بنانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سطح کے کئی اے آئی ماڈلز بنیادی طور پر انگریزی زبان پر تربیت یافتہ ہیں جس کے باعث بھارت جیسے کثیر لسانی معاشروں میں ان کی کارکردگی محدود رہتی ہے۔ اسی خلا کو پُر کرنے کے لیے بھارتی کمپنیاں مقامی ڈیٹا سیٹس اور زبانوں پر مبنی ماڈلز تیار کر رہی ہیں تاکہ اے آئی کو وسیع تر آبادی کے لیے قابلِ استعمال بنایا جا سکے۔ بھارت میں 1.4 ارب سے زائد افراد اور سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں، اس لیے ماہرین کے مطابق مقامی زبانوں پر مبنی اے آئی سسٹمز نہ صرف کاروباری مواقع پیدا کر سکتے ہیں بلکہ ڈیجیٹل شمولیت کو بھی فروغ دے سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ افراد بھی جدید ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو انگریزی زبان سے واقف نہیں ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق مقامی زبانوں پر توجہ دینے کی یہ حکمت عملی بھارت کو عالمی اے آئی مقابلے میں منفرد برتری دے سکتی ہے کیونکہ یہ ٹیکنالوجی براہِ راست مقامی صارفین کی ضروریات اور ثقافتی تناظر کو مدنظر رکھ کر تیار کی جا رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ کوششیں کامیاب رہتی ہیں تو بھارت نہ صرف اپنی ڈیجیٹل خودمختاری کو مضبوط بنا سکتا ہے بلکہ عالمی مصنوعی ذہانت کے میدان میں بھی ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

قومی خبریں

ممبئی رابطہ مرشد ان خبر MUMBAIRAABTA

'نریندر بھی غائب، سلنڈر بھی غائب'، موجودہ حالات پر کانگریس کا حملہ

ایک ویڈیو میں ایل پی جی سلنڈر کے لیے قطار میں لگا پریشان حال ایک شخص کہتا ہے کہ "4 دن سے ڈھنگ سے کھانا نہیں کھایا۔ دہی-چوڑا سے پیٹ بھر رہے ہیں۔" یہ کہتے ہوئے اس شخص کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں ایل پی جی سلنڈر میں 2 رسّی باندھے گئے ہیں۔ ایک رسّی کو بائیں طرف کھڑے کئی لوگ اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، اور دوسری رسّی کو دائیں طرف کھڑے کئی لوگ اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ ایل پی جی سلنڈر درمیان میں ہے، جو 2 گروپوں کی کھینچ تان کی زد میں ہے۔ یہ تصویر ملک کے موجودہ حالات کی بہترین عکاسی کرتا ہے، کیونکہ کئی ریاستوں میں ایل پی جی سلنڈر کے لیے مار پیٹ جیسی نوبت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ حکومت ضرور دعویٰ کر رہی ہے کہ بحران جیسی حالت نہیں ہے، لیکن جو ویڈیوز اور تصویریں سامنے آ رہی ہیں وہ فکر انگیز ہیں۔ کانگریس نے ایل پی جی سلنڈر بحران والی حالت کو سامنے لانے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کئی ریاستوں کی ویڈیوز اور تصویریں شیئر کی ہیں۔ اس اہم اپوزیشن پارٹی نے مرکز کی مودی حکومت کو ان حالات کے لیے تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے اور حالات کو بہتر کرنے کا مطالبہ بھی سامنے رکھا ہے۔ ایک ویڈیو میں مختلف مقامات کی حالت کو پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی پر شدید انداز میں حملہ کیا گیا ہے۔ ویڈیو کی شروعات میں کئی لوگ 'نریندر بھی غائب، سلنڈر بھی غائب' نعرہ لگاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ دراصل

سلنڈر بحران تو ملک میں پیدا ہو ہی چکا ہے، نریندر مودی بھی پارلیمنٹ اجلاس میں شریک نہیں ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں نے آج پارلیمانی احاطہ میں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا تھا، جس میں 'نریندر بھی غائب، سلنڈر بھی غائب' نعرہ کا استعمال کیا گیا تھا۔ اس ویڈیو میں آگے کہا گیا ہے کہ "ملک ایل پی جی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ گھریلو گیس کی قیمت لگاتار بڑھ رہی ہے۔ انڈسٹریل ایل پی جی کی شدید کمی ہے۔ ریسٹورینٹ بند ہو رہے ہیں۔ صنعتوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ لیکن وزیر اعظم کیا کر رہے ہیں؟ سیاسی ریلیاں، افتتاح، جملے بازی۔" ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ "ملک میں سلنڈر بحران کا ریڈ الرٹ ہے، اور مودی کو ہری جھنڈی دکھانے سے فرصت نہیں۔ شرمناک!" ایک دیگر ویڈیو میں لوگوں کو ایل پی جی سلنڈر کے لیے قطار بند دکھایا گیا ہے۔ اس حالت کو کانگریس نے 'لائن لگاؤ منصوبہ' قرار دیا ہے۔ ویڈیو میں بیک گراؤنڈ سے آ رہی آواز میں کہا گیا ہے کہ "مودی حکومت 0.3 کا 'لائن لگاؤ منصوبہ'۔ ہندوستان کے 'کمپرومائزڈ' وزیر اعظم نریندر مودی کی ناقابل قیادت میں پورا ملک ایک بار پھر لائن میں کھڑا ہے۔" ماضی کی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "نوٹ بندی میں اے ٹی ایم کی لائن، کورونا میں آکسیجن سلنڈر کی لائن، اب ایل پی جی سلنڈر کی لائن۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا ملک کے لیے ویژن صاف ہے، چھوڑ کر سارے ضروری کام، لائن میں لگے گا ہندوستان۔" کانگریس نے ایک پرائیویٹ نیوز چینل کی ویڈیو رپورٹ بھی شیئر کی ہے، جس میں سلنڈر کے لیے پریشان حال شخص اپنی مشکلات بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "4 دن سے ڈھنگ سے کھانا نہیں کھایا۔ دہی-چوڑا سے پیٹ بھر رہے ہیں۔" یہ کہتے ہوئے اس شخص کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ جذباتی انداز میں وہ کہتا ہے "بلیک میں 10-10 سلنڈر دے رہے ہیں، ہمیں ایک بھی نصیب نہیں ہے۔" کانگریس نے اس ویڈیو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "ملک کی عوام بے حال ہے اور نریندر مودی نے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔"

فاروق عبداللہ حملہ کا معاملہ راجیہ سبھا میں اٹھایا گیا

،حکومت کا کہنا ہے کہ اس واقعہ پر سیاست کرنا درست نہیں ہے

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں جمعرات کو صفر کے وقت ہنگامہ ہوا جب اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے فاروق عبداللہ پر حملے کا مسئلہ اٹھایا۔ کھڑگے نے سوال کیا کہ جموں و کشمیر میں ایک سینئر لیڈر کے لیے اتنی بڑی سیکورٹی کی خلاف ورزی کیسے ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اس واقعہ پر مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا اور ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سوال اٹھایا۔ کھڑگے نے راجیہ سبھا میں کہا کہ ایسے واقعات انتہائی تشویشناک ہیں جب جموں و کشمیر براہ راست مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر سابق وزرائے اعلیٰ اور سینئر لیڈر محفوظ نہیں ہیں تو عام لوگوں کی

حفاظت کا کیا ہوگا؟ کھڑگے کے بیان کے خلاف برسر اقتدار پارٹی کے ارکان نے احتجاج کیا جس کی وجہ سے ایوان میں کچھ دیر تک گرما گرم بحث ہوئی۔ راجیہ سبھا میں قائد ایوان جے پی نڈا نے کہا کہ ہر واقعہ کو سیاسی نقطہ نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ فاروق عبداللہ پر کل ہوئے حملے کے بارے میں اپوزیشن لیڈر کھڑگے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نڈا نے کہا کہ اس واقعہ کو سیاسی رنگ نہیں دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت حملہ آور کو جلد پکڑنے کو یقینی بنائے گی۔ انہوں نے ایوان کو یقین دلایا کہ واقعہ کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس واقعہ کو جموں و کشمیر کی ریاست کے مسئلہ سے جوڑ کر نہیں دیکھا جانا چاہئے۔ فاروق عبداللہ کے قافلے پر جموں میں ایک تقریب سے واپسی کے دوران مبینہ طور پر فائرنگ کی گئی۔ تاہم عبداللہ اور اس کے ساتھ موجود دیگر افراد بال بال بچ گئے۔ واقعے کے بعد سیکیورٹی اداروں نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

روی نے مغربی بنگال کے گورنر کے عہدے کا حلف لیا

کولکاتا: مسٹر رویندر نرائن روی نے جمعرات کو مغربی بنگال کے نئے گورنر کے عہدے کا حلف لیا۔ یہاں لوک بھون میں آج صبح 11:30 بجے شروع ہونے والی تقریب میں کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سوجے پال نے مسٹر روی کو عہدہ اور رازداری کا حلف دلایا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، چیف سکریٹری نندنی چکرورتی، اسمبلی اسپیکر بیمان بنرجی اور بائیں محاذ کے صدر بیمان بوس سمیت کئی بڑے رہنما اور افسران موجود تھے۔ حلف برداری کی تقریب سے پہلے اور بعد میں قومی ترانہ "وندے ماترم" اور "جن گن من" بجایا گیا۔ حلف لینے کے بعد نئے گورنر نے وزیر اعلیٰ اور دیگر مہمانوں کو سلام کیا اور ان سے گفتگو کی۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر سی وی آنند بوس کے اچانک استعفیٰ دینے کے بعد مسٹر روی کو ریاست کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مسٹر روی تمل ناڈو کے گورنر کے طور پر تعینات تھے اور وہ بدھ کو اپنی نئی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے کولکاتا پہنچے۔ تمل ناڈو میں اپنے میعاد کار کے دوران مسٹر روی کا اکثر ریاست کی حکمران دراوڑ منیتر کژگم (ڈی ایم کے) حکومت کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا رہا۔ ایک وقت تو ڈی ایم کے حکومت نے مسٹر روی کو گورنر کے عہدے سے ہٹانے کے لیے صدر دروپدی مرمو سے بھی رابطہ کیا تھا۔ محترمہ بنرجی نے پہلے مسٹر بوس کے اچانک استعفے پر سوال اٹھائے تھے۔ گورنر کے طور پر مسٹر روی کے نام کے اعلان کے فوراً بعد انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ وہ مسٹر بوس کے اچانک استعفے سے حیران اور بہت فکر مند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ان کے فیصلے کے پیچھے کے اسباب معلوم نہیں ہیں، لیکن کہا کہ موجودہ سیاسی حالات اور ریاست میں آنے والے اسمبلی انتخابات کو دیکھتے ہوئے انہیں حیرانی نہیں ہوگی اگر گورنر پر سیاسی وجوہات سے مرکزی وزارتِ داخلہ کا دباؤ پڑا ہو۔

نتیش نے پورنیہ ضلع کو 485 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا تحفہ دیا

پورنیہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے جمعرات کے روز پورنیہ ضلع میں 485 کروڑ روپے کے 92 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے آج سمردھی یاترا کے سلسلے میں پورنیہ ضلع کے تحت 485 کروڑ روپے کے تخمینے سے 92 ترقیاتی منصوبوں کا ریموٹ کے ذریعے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان میں 164 کروڑ روپے کے تخمینے سے 84 منصوبوں کا افتتاح اور 321 کروڑ روپے کے تخمینے سے 08 منصوبوں کا سنگ بنیاد شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر کمار نے پورنیہ میں واقع ماں پورن دیوی مندر کے احاطے کا دورہ کر کے جاری خوبصورتی اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پرگتی یاترا کے دوران کیے گئے اعلان کے تحت اسٹیٹ ہائی وے-60 سے پورن دیوی مندر تک نوتعمیر شدہ دو لین سڑک اور لائن بازار چوک سے پولی ٹیکنک چوک بذریعہ رجنی چوک سڑک کی مضبوطی کے کام کا ریموٹ کے ذریعے افتتاح کیا۔

ٹرینوں کی زد میں آنے سے ہاتھیوں کی اموات کے واقعات پر وزارت جنگلات کی ورکشاپ میں غور و خوض

نئی دہلی: حکومت ٹرینوں کی زد میں آنے سے ہونے والی ہاتھیوں کی اموات کے واقعات کے حوالے سے فکر مند ہے اور انہیں بچانے کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت کے 'پروجیکٹ ایلیفینٹ ڈویژن' نے دہرادون میں واقع 'وائلڈ لائف انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (WII)' میں 10 اور 11 مارچ کو ایک قومی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام میں 40 شرکا نے حصہ لیا، جس میں ایم او ای ایف سی سی کے پروجیکٹ ایلیفینٹ ڈویژن، وزارت ریلوے، ہاتھیوں کی رینج والی ریاستوں کے جنگلات کے محکمے اور سرکردہ کنزرویشن سائنسدان شامل تھے۔ جن اہم ریلوے زونز کی نمائندگی کی گئی ان میں مشرقی وسطی ریلوے، مشرقی ساحلی ریلوے، شمال مشرقی ریلوے، شمال مشرقی سرحدی ریلوے، شمالی ریلوے، جنوب مشرقی ریلوے، جنوبی ریلوے اور جنوبی مغربی ریلوے شامل ہیں۔ ہندوستان میں ایشیائی ہاتھیوں کی عالمی آبادی کا 60 فی صد سے زیادہ پناہ گزین ہے، جس کے بڑے مسکن مشرقی، شمال مشرقی، جنوبی اور وسطی علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تاہم، ہاتھیوں کی رہائش گاہوں میں رہائش کے بڑھتے ہوئے ٹکڑے اور ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع نے ریلوے پٹریوں پر خاص طور پر آسام، مغربی بنگال، اتراکھنڈ، اوڈیشہ، تمل ناڈو، کرناٹک، کیرالہ، چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ جیسی ریاستوں میں ہاتھیوں کی اموات میں اضافہ کیا ہے۔ ورکشاپ کا مقصد تحفظ اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانا اور سائنس پر مبنی تخفیف کی حکمت عملیوں کو فروغ دینا تھا۔ ریلوے پٹریوں پر جنگلاتی حیات

کی اموات کے بڑھتے ہوئے واقعات سے نمٹنے کی کوشش میں، ایم او ای ایف سی سی نے ڈبلیو آئی آئی اور وزارت ریلوے کے ساتھ شراکت میں ہاتھیوں کی حدود میں 110 حساس ریلوے راستوں اور دو شیروں کی رینج والی ریاستوں میں 17 اضافی راستوں کی نشاندہی کی ہے۔ جامع مشترکہ فیلڈ سروے - پروجیکٹ ایلیفینٹ، ڈبلیو آئی آئی، ریاستی محکمہ جنگلات، اور ہندوستانی ریلوے کی ٹیموں کے ذریعہ کئے گئے، نے سائٹ کے مخصوص ماحولیاتی حالات کا جائزہ لیا اور ہر مقام کے مطابق تخفیف کے اہداف کے مجوزہ اقدامات کا جائزہ لیا۔ 3,452.4 کلومیٹر پر محیط 127 ریلوے اسٹریچز کے تفصیلی جائزے کی بنیاد پر 14 ریاستوں میں 1,965.2 کلومیٹر پر محیط 77 اسٹریچز کو جنگلاتی حیات کی نقل و حرکت کے نمونوں اور جانوروں کی اموات کے خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے تخفیف کے لیے ترجیح دی گئی۔ ان ترجیحی اسٹریچز کے لیے تجویز کردہ تخفیف پیکج میں 503 ریمپ اور لیول کراسنگ، 72 پلوں کی توسیع اور ترمیم، 39 باڑ لگانے یا خندق کے ڈھانچے، 4 ایگزٹ ریمپ، 65 نئے انڈر پاسز اور 22 اوور پاسز شامل ہیں، جو کہ مجموعی طور پر 705 لائف ڈیزائن اور لائف کو کم کرنے کے لیے 705 میٹرز کے برابر ہیں۔ ان فعال اقدامات کے علاوہ، کئی نئی ریلوے لائنوں اور توسیعی منصوبوں، جس میں ٹریک کو دوگنا اور تین گنا کرنا۔ نے جنگلاتی حیات کے لیے دوستانہ انفراسٹرکچر کو شامل کیا ہے۔ قابل ذکر مثالوں میں گیورا روڈ-پینڈرا روڈ ریلوے لائن شامل ہے جو چھتیس گڑھ میں اچانکمار-امارکنتک ہاتھی راہداری سے گزرتی ہے۔ وریکاسا-سالیکاسا ریلوے ٹریک ٹرپلنگ پروجیکٹ اور مہاراشٹر میں ناگبھیڑ-اٹواری گیج کی تبدیلی کا پروجیکٹ، اور مہاراشٹر میں کانہا-نویگاؤں-تاڈوبا-اندراوتی ٹائیگر کوریڈور کو آپس میں جوڑنے والی وڈسا-گڑھ چرولی ریلوے لائن شامل ہیں۔

پٹنہ میں گیس ڈلیوری پر انتظامیہ سخت، مگر سلنڈر غائب

پٹنہ: پٹنہ صدر سب ڈویژن میں ایل پی جی گیس کی سپلائی سے متعلق انتظامیہ نے ایک بار پھر سختی کا دعویٰ کیا ہے، لیکن اس سختی کی اصل تصویر اس وقت سامنے آئی، جب ایک صارف کے گھر سلنڈر پہنچے بغیر ہی موبائل پر 'ڈلیور ہو گیا' کا پیغام آ گیا۔ درحقیقت دیگھا کے ایک گیس صارف نے اندراپوری واقع میسرز اتسو گیس سیوا میں گھریلو گیس سلنڈر کی بکنگ کرائی تھی۔ صارف انتظار کرتے رہے، لیکن سلنڈر نہیں آیا۔ دوسری جانب موبائل پر پیغام آ گیا کہ سلنڈر کامیابی کے ساتھ ڈلیور کر دیا گیا ہے۔ شکایت کے بعد مقامی پاٹلی پتر تھانے میں ایجنسی کے ڈلیوری بوائے مکیش کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایل پی جی صارفین کو کسی بھی طرح کی پریشانی نہیں ہونے دی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر تیاگ راجن ایس ایم نے بیان جاری کر کے بتایا ہے کہ انتظامیہ کے نظام پوری طرح چوکس اور مستعد ہے اور کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بلیک مارکیٹنگ، ذخیرہ اندوزی یا زیادہ قیمت پر فروخت کی شکایت ملنے پر فوراً ایف آئی آر درج کر کے گرفتاری کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ تاہم سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ اگر نظام اتنا ہی چوکس ہے تو پھر 'ڈلیوری کا پیغام' پہلے اور 'سلنڈر' بعد میں کیوں غائب ہو جاتا ہے؟ گیس کی قلت کے درمیان صارفین میں یہ چرچا ہے کہ گیس بکنگ کا یہ نیا حساب بڑا دلچسپ ہے، سلنڈر راستے میں ہو یا نہ ہو، پیغام وقت پر پہنچ ہی جاتا ہے۔ فی الحال انتظامیہ کی سختی کاغذوں اور بیانات میں ضرور نظر آ رہی ہے لیکن صارفین کو اب بھی اس امید میں دروازے کی طرف دیکھنا پڑ رہا ہے کہ شاید اگلی بار پیغام کے ساتھ سلنڈر بھی آ جائے۔

جموئی: سڑک حادثے میں بی پی ایس سی ٹیچر کی موت

جموئی: بہار کے جموئی ضلع کے سونو تھانہ علاقے میں جمعرات کی صبح ایک دردناک سڑک حادثے میں بی پی ایس سی کے ذریعے مقرر معلمہ کی موت ہو گئی۔ بھیٹھرا گاؤں کے پاس ایک تیز رفتار نامعلوم ٹرک نے آٹو کو ٹکر مار دی، جس سے آٹو پر سوار معلمہ کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور گاڑی لے کر فرار ہو گیا۔ متوفیہ کی شناخت سونو تھانہ علاقے کے ٹیہیا گاؤں کے رہنے والے سنجے سنگھ کی بیٹی شیوانی کماری (29) کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ بہار لوک سیوا آیوگ کے ذریعے مقرر معلمہ تھیں اور حال ہی میں لکھی سرائے ضلع کے بڑہیا علاقے میں تعینات ہوئی تھیں۔ اہل خانہ کے مطابق شیوانی بدھ کے روز اپنے میکے آئی تھیں اور جمعرات کی صبح تقریباً پانچ بجے سسرال واپس جانے کے لیے آٹو سے جھاجھا ریلوے اسٹیشن جا رہی تھیں، تبھی بھیٹھرا گاؤں کے پاس یہ حادثہ پیش آ گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سونو تھانے کی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو تحویل میں لے کر مزید کارروائی شروع کر دی۔ پولیس حادثے میں شامل ٹرک کی شناخت اور ڈرائیور کی گرفتاری کے لیے تحقیقات کر رہی ہے۔ اس حادثے سے اہل خانہ میں کہرام مچا ہوا ہے۔

ایندھن کے بحران کو لے کر مرکزی حکومت کیخلاف کولکاتا میں احتجاج کریں گی ممتا

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ملک میں بڑھتے ہوئے توانائی بحران کے لیے مرکزی حکومت کی پالیسیوں کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے آئندہ ہفتے کولکاتا میں احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق محترمہ بنرجی مرکزی حکومت کی جانب سے صورتحال کو سنبھالنے میں ناکامی کے خلاف پیر کو سڑکوں پر اتریں گی۔ تاہم، احتجاج کی جگہ ابھی طے نہیں کی گئی ہے۔ مغربی ایشیا میں تنازعہ دوسرے ہفتے میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا اثر کئی ممالک میں پھیل رہا ہے۔ اس بحران نے عالمی توانائی کی فراہمی کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ دنیا کی تیل کی فراہمی کا ایک اہم حصہ اسٹریٹیجک طور پر اہم "ہرمز آبنائے" کے راستے سے گزرتا ہے۔ رپورٹوں کے مطابق تنازعے کے باعث اس آبی راستے میں خلل آنے سے ایندھن کی فراہمی بری طرح متاثر ہوئی ہے، جس سے کئی ممالک میں ایندھن کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ محترمہ بنرجی نے مرکزی حکومت پر بحران کا اندازہ لگانے اور احتیاطی اقدامات کرنے میں ناکام رہنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ مرکز نے صرف 25 دن کے بعد ایل پی جی بکنگ کی اجازت دینے جیسے پابندیاں کیوں لگائیں اور ملک کے گیس ذخائر کے بارے میں تفصیلات عوامی کیوں نہیں کی گئیں۔ حال ہی میں وزیر اعلیٰ دھرم تلہ میں دھرنے پر بیٹھی تھیں، جہاں انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے تحت عدالتی جانچ کے دائرے میں آنے والے ووٹروں کو جائز قرار دیا جائے۔ اس احتجاج کے دوران بھی انہوں نے ایندھن کی کمی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ اب، انہوں نے مرکزی حکومت کی مبینہ غلط پالیسیوں کے خلاف سڑک مارچ منعقد کر کے احتجاج کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ بنرجی نے بدھ کی دوپہر کو صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے تیل کمپنیوں اور ایل پی جی ڈیلروں کے نمائندوں کے ساتھ ایک ہنگامی اجلاس بھی کیا تھا۔ اجلاس کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ پٹرولیم ایندھن کی فراہمی ابھی شدید طور پر متاثر نہیں ہوئی ہے، لیکن ایل پی جی سلنڈر کی فراہمی میں بڑی مشکل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ "ہم نے بحران سے نمٹنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ڈیلروں کے ساتھ بات چیت سے ہمیں معلوم ہوا کہ پٹرول اور ڈیزل کی فراہمی ابھی بھی نسبتاً مستحکم ہے۔ اصل مسئلہ ایل پی جی گیس کا ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ ریاست میں جو بھی گیس کا ذخیرہ دستیاب ہے،

میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ نے بدامنی کے بعد حالات کا جائزہ لینے کے لیے تورا کا دورہ کیا

تورا: میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ کے سنگما نے جمعرات کے روز حالیہ بدامنی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے بعد زمینی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے تورا شہر کے کئی علاقوں کا دورہ کیا۔ اپنی اہلیہ ڈاکٹر مہتاب چاندی اگیتوک سنگما کے ہمراہ وزیر اعلیٰ نے مقامی باشندوں، کمیونٹی رہنماؤں اور حکام سے ملاقات کی اور شہر میں معمول کی صورتحال بحال کرنے کی جاری کوششوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ان علاقوں کا بھی معائنہ کیا جہاں دکانوں اور عمارتوں کو نقصان پہنچا تھا اور یقین دہانی کرائی کہ متاثرہ افراد اور کاروباروں کی مدد کے لیے حکومت تمام ضروری اقدامات کرے گی۔ ادھر بڑی تعداد میں مقامی باشندے رضاکارانہ طور پر تورا کے مختلف حصوں میں صفائی مہم میں شریک ہوئے۔ کمیونٹی کے افراد، نوجوانوں کے گروپوں اور مقامی تنظیموں نے حالیہ بدامنی کے بعد رہ جانے والے ملبے، خراب شدہ سامان اور جلے ہوئے باقیات کو صاف کرنے کے لیے مشترکہ طور پر کام کیا۔ صفائی کی یہ مہم کئی بازاروں اور سڑکوں کے کنارے کے علاقوں میں چلائی گئی، جہاں لوگوں نے اوزاروں اور گاڑیوں کی مدد سے ملبہ ہٹایا اور ماحول کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس اقدام نے مقامی باشندوں کے درمیان مضبوط اتحاد کی عکاسی کی، جنہوں نے شہر کو دوبارہ معمول پر لانے کے عزم کا اظہار کیا۔ حکام اور کمیونٹی رہنماؤں نے عوام کی ان کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی اجتماعی کارروائیاں شہر میں امن اور معمول کی بحالی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انتظامیہ بھی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور مقامی گروپوں کے ساتھ تال میل قائم کر کے صفائی اور بحالی کے کام کو بخوبی جاری رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

منی پور میں بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد، تین اسمگلر گرفتار

امپھال: منی پور میں سیکورٹی فورسز نے انتہا پسندی اور منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف چلائے گئے آپریشن میں بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کر کے تین منشیات اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے جمعرات کو بتایا کہ تھوبال ضلع کے نونگپوک سیکمائی تھانے کے تحت کوارک مارنگ کی پہاڑی کے دامن میں بدھ کو چلائے گئے ایک تلاشی آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز نے بڑی تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا۔ برآمد شدہ اشیاء میں ایک اے کے رائفل (میگزین سمیت)، ایک لیتھوڈ گن، دو ایس بی بی ایل گن، ایک نمبر 36 ایچ ای ہینڈ گرینیڈ، تین گرینیڈ، دو ڈیٹونیٹر، دو ہیلمٹ اور ایک بلٹ پروف جیکٹ شامل ہیں۔ اسی روز چر چاند پور ضلع کے سنگائیکوٹ تھانے کے تحت جی۔ سونگل گاؤں میں چلائے گئے ایک اور آپریشن میں سیکورٹی اہلکاروں نے تین دیسی بولٹ ایکشن ایس بی بی ایل کیلیبر رائفلیں، ایک میگزین کے ساتھ دیسی بولٹ ایکشن۔ 303 کیلیبر رائفل، ایک میگزین کے ساتھ دیسی 9 ملی میٹر پستول، ایک پمپ، چھ مقامی ساختہ راکٹ شیل اور دو اسٹن گرینیڈ برآمد کیے۔ منی پور پولیس اور سیکورٹی اہلکاروں نے بدھ کو تین مختلف آپریشنز میں انتہا پسند تنظیموں سے مبینہ طور پر جڑے تین افراد کو بھی گرفتار کیا۔ منشیات کی اسمگلنگ کے سلسلے میں سیکورٹی فورسز نے 10 مارچ کو چندیل ضلع کے چاکپی کارونگ تھانے کے تحت تین افراد کو گرفتار کیا۔ گرفتار شدہ افراد کی شناخت تھومنتھنگ، عینگبوئی ہاؤکیپ اور سی۔ ایچ۔ نیم نیکم ماٹے کے طور پر ہوئی ہے۔ اس آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز نے مشتبہ براؤن شوگر کے 58 صابن کیس، تین موبائل فون، ایک چار پہیہ گاڑی اور متعلقہ دستاویزات ضبط کیے۔ غیر قانونی پوست کی کاشت کے خلاف جاری آپریشن کے تحت سیکورٹی فورسز نے محکمہ جنگلات کے افسران کے ساتھ مل کر بدھ کو چر چاند پور ضلع کے سنگائیکوٹ تھانے کے تحت ہاؤپی مولین میں تقریباً چھ ایکڑ غیر قانونی پوست کی کاشت کو تباہ کر دیا۔

سرکل آفیسر ریونیو افسران کی ہڑتال میں بھی عوامی کام نہیں رکے گا: وجے کمار سنہا

پٹنہ، 12 مارچ (یو این آئی) محکمہ محصولات اور زمینی اصلاحات نے بہار میں زونل افسران، ریونیو افسران اور ریونیو ملازمین کی جاری ہڑتال کے باوجود عام لوگوں کے ریونیو سے متعلق کام کو متاثر نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے جامع متبادل انتظامات کو یقینی بنایا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اور محکمہ ریونیو اور لینڈ ریفارمز کے وزیر وجے کمار سنہا نے کہا ہے کہ حکومت کی پہلی ترجیح یہ ہے کہ عوام کو کسی بھی طرح کی پریشانی نہ ہو اور زمین سے متعلق ضروری کام باقاعدگی سے جاری رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہڑتال کی صورت حال میں بھی محکمے کے کاموں کو باقاعدگی سے چلانے کے لیے انتظامیہ کی سطح پر ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس کے تحت محکمہ ریونیو کے ملازمین کے کام پنچایت سکریٹریوں کو اور جہاں زونل افسران کے ساتھ ریونیو کے افسران بھی ہڑتال پر ہیں، وہاں ان کے کام بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز (بی ڈی او) کو سونپ دیے گئے ہیں، تاکہ عام شہریوں کو خدمات وقت پر ملتی رہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سنہا نے کہا کہ مارچ کے مہینے میں زمین سے متعلق کئی اہم کام ہوتے ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ داخل خارج، تصحیح اور ای-ماپی سمیت دیگر خدمات کے لیے درخواست دیتے ہیں۔ اس کو دیکھتے ہوئے محکمہ نے پہلے ہی تمام اضلاع کو واضح ہدایات جاری کر دی ہیں، تاکہ انتظامی سطح پر کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

بوکارو: چاس-دھنباد روڈ پر حادثہ، دس سالہ رگھوِیر کی موت

بوکارو: جھارکھنڈ میں بوکارو ضلع کے چاس تھانہ علاقے کے چاس-دھنباد مرکزی سڑک پر گزشتہ دیر رات ایک دردناک سڑک حادثے میں 10 سالہ بچے کی موت ہو گئی۔ معاوضے کے مطالبے سے متعلق اہلِ خانہ نے مرکزی سڑک کو جام کر دیا۔ پولیس ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ متوفی کی شناخت 10 سالہ رگھوِیر کے طور پر ہوئی ہے، جو نودیہ پنچایت کے گاؤں کاشی دیہ کا رہنے والا تھا۔ رگھوِیر شادی کی تقریب سے ٹوٹو گاڑی کے ذریعے اپنے گھر واپس لوٹ رہا تھا۔ اسی دوران راستے میں ٹوٹو کی کسی گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ رگھوِیر کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی صبح اہلِ خانہ موقع پر پہنچ گئے اور گہرے صدمے میں ڈوب گئے۔ اہلِ خانہ نے حکومت سے معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ واقعے کے بعد علاقے میں غم کا ماحول ہے۔

دہلی میں فضائی آلودگی صحت کے لیے دن بہ دن خطرناک ہوتی جا رہی، حالات گزشتہ سال سے بھی بدتر: اجئے ماکن

اجئے ماکن نے کہا کہ شہر کے تمام 10 مانیٹرنگ اسٹیشن گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ خراب حالت میں ہیں اور سبھی مقامات پر آلودگی کی سطح عالمی ادارۂ صحت کے مقررہ محفوظ معیار سے کہیں زیادہ ہے۔

دہلی میں بڑھتی فضائی آلودگی معاملہ پر کانگریس کے سینئر لیڈر اور پارٹی کے خزانچی اجئے ماکن نے آج ایک بار پھر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک تفصیلی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کی ہوا اب عوامی صحت کے لیے ہنگامی صورت حال اختیار کر چکی ہے اور آلودگی دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اجئے ماکن کے مطابق 12 مارچ 2026 تک کے 7 روزہ اوسط (رولنگ میڈین) پی ایم 5.2 کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہلی کے تمام بڑے مانیٹرنگ اسٹیشنوں پر آلودگی گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ ریکارڈ کی گئی ہے۔ ان کے مطابق مندر مارگ اسٹیشن پر پی ایم 5.2 کی سطح 140 مائیکروگرام فی مکعب میٹر رہی، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 125 فیصد زیادہ ہے۔ اسی طرح آر کے پورم میں 120 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (58 فیصد اضافہ)، این ایس آئی ٹی دوارکا میں 104 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (59 فیصد اضافہ)، اوکھلا فیز-2 میں 100 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (50 فیصد اضافہ) اور پنجابی باغ میں 116 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (36 فیصد اضافہ) ریکارڈ کیا گیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ شہر کے تمام 10 مانیٹرنگ اسٹیشن گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ خراب حالت میں ہیں اور سبھی مقامات پر آلودگی کی سطح عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مقررہ محفوظ معیار سے کہیں زیادہ ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق پی ایم 5.2 کی محفوظ حد 15 مائیکروگرام فی مکعب میٹر ہے، جبکہ ہندوستانی قومی معیار (این اے اے کیو ایس) کے مطابق یہ حد 60

مائیکروگرام فی مکعب میٹر ہے۔ اس کے مقابلے میں دہلی کا اوسط پی ایم 5.2 اس وقت 109 مائیکروگرام فی مکعب میٹر ہے، جو عالمی معیار سے 7 گنا زیادہ ہے۔ اجئے ماکن کا کہنا ہے کہ صحت سے متعلق تحقیقی جریدے 'دی لانسٹ' کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق 2009 سے 2019 کے درمیان ہندوستان میں پی ایم 5.2 آلودگی کے باعث تقریباً 38 لاکھ اموات ہوئیں۔ اسی طرح 'ہارورڈ یونیورسٹی' کی ایک تحقیق کے مطابق پی ایم 5.2 میں ہر 10 مائیکروگرام فی مکعب میٹر اضافے سے شرح اموات میں 6.8 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔ موجودہ تشویش حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اجئے ماکن نے کہا کہ دہلی میں فوری اور سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق سب سے پہلے عوامی نقل و حمل کے نظام میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی جانی چاہیے، جس میں میٹرو کے مزید توسیعی منصوبے، الیکٹرک بسوں کا اضافہ اور آخری منزل تک رابطہ کی بہتر سہولت شامل ہے۔ اس کے علاوہ تعمیراتی مقامات پر دھول کو قابو میں کرنے کے لیے سخت قوانین نافذ کیے جائیں، جن میں باقاعدہ پانی کا چھڑکاؤ، ملبہ کو ڈھانپ کر رکھنا اور خلاف ورزی پر جرمانے شامل ہوں۔ اجئے ماکن نے یہ بھی تجویز دی کہ شہر میں ٹریفک دباؤ کم کرنے کے لیے 'کنجیشن پرائسنگ' نافذ کی جائے اور ایسے کوریڈور بنائے جائیں جن میں صرف سائیکل اور پیدل چلنے والوں کو استعمال کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے 'نیشنل کلین ایئر پروگرام' (این سی اے پی) کے تحت کروڑوں روپے خرچ کیے جا چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر سال دہلی کی فضا مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. Title code MAHURD02607. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پونے میں ہاردک پانڈیا کے خلاف شکایت درج

ٹی۔۲۰/ورلڈکپ کے جشن کے دوران ترنگے کی توہین کاالزام

ہاردک پانڈیا کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے، جس میں وہ اپنی گرل فرینڈ ماہیکا

کے ساتھ 'سیلیبریشن باکس' پر لیٹے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اس دوران ان کی پیٹھ پر ترنگا جھنڈا بندھا ہوا ہے۔ مہاراشٹر کے پونے میں آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا کے خلاف ٹی-20 ورلڈکپ فائنل کے بعد قومی پرچم ترنگے کی توہین کرنے کے خلاف شکایت درج کی گئی ہے۔ شکایت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انہوں نے جھنڈا اپنی پیٹھ پر باندھ کر ڈانس کیا اور لیٹ گئے۔ پونے پولیس نے شکایت کنندہ کی شکایت قبول کرلی ہے۔ دراصل ہاردک پانڈیا کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے، جس میں وہ اپنی گرل فرینڈ ماہیکا کے ساتھ 'سیلیبریشن باکس' پر لیٹے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اس دوران ان کی پیٹھ پر ترنگا جھنڈا بندھا ہوا ہے۔ شکایت کنندہ اور وکیل واجد خان نے کہا کہ ''آپ نے یہاں ٹی-20 ورلڈکپ دیکھا ہوگا۔ ہاردک پانڈیا اپنی جیت کے جشن میں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈانس کررہے تھے، اس دوران ان کی پیٹھ پر قومی پرچم بندھا ہوا تھا۔ 1971 نیشنل فلیگ ایکٹ کے سیکشن 2 کے مطابق ہمیں قومی پرچم کا احترام برقرار رکھنا چاہیے۔ لیکن ہاردک پانڈیا اپنی جیت کے جشن میں اس قدر کھو گئے تھے کہ وہ قومی پرچم پہن کر اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ میرا ماننا ہے کہ یہ قومی پرچم کی توہین ہے۔'' شکایت کنندہ نے مزید کہا کہ میں نے شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ جب میں شکایت درج کرانے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ واقعہ یہاں پیش نہیں آیا ہے تو میں نے ان سے کہا کہ قومی پرچم پورے ملک کی علامت ہے اور ہم شیواجی نگر پولیس میں شکایت درج کرسکتے ہیں۔ شکایت کنندہ کے مطابق انہوں نے میری شکایت قبول کرلی ہے اور مجھے ایک کاپی دے دی ہے۔ دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے، میں نے شکایت درج کرادی ہے۔ پولیس کے ذریعہ معاملے کی شکایت قبول کرلی گئی ہے۔ ساتھ ہی آگے کی کارروائی اور تحقیقات میں پولیس مصروف ہوگئی ہے۔

غیرملکی پچوں پر بھارت کیلئے مضبوط ڈھال بن کر کھیلنے والا تیز گیند باز محمد سراج

محمد سراج کو ایک ٹیم مین کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بغیر تھکے طویل اسپیل کرسکتے ہیں اور ٹیم کی ضرورت کے وقت ہمیشہ دستیاب رہتے ہیں۔ عام طور پر کسی بھی تیز گیند باز کے لیے ۱۴۰/کلومیٹر فی گھنٹہ کے قریب رفتار سے طویل اسپیل کرنا مشکل ہوتا ہے، مگر سراج اس چیلنج کو بخوبی نبھاتے ہیں۔

سراج کو ایک ٹیم مین کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بغیر تھکے طویل اسپیل کرسکتے ہیں اور ٹیم کی ضرورت کے وقت ہمیشہ دستیاب رہتے ہیں۔ عام طور پر کسی بھی تیز گیند باز کے لیے 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کے قریب رفتار سے طویل اسپیل کرنا مشکل ہوتا ہے، مگر سراج اس چیلنج کو بخوبی نبھاتے ہیں۔

نئی دہلی: موجودہ دور کے کرکٹ میں اگر کوئی تیز گیند باز مسلسل جوش، صبر اور جارحانہ انداز کے ساتھ طویل اسپیل کرسکتا ہے تو اس میں بھارتی فاسٹ بولر محمد سراج کا نام نمایاں طور پر لیا جاتا ہے۔ سراج اپنی انتھک محنت اور مضبوط حوصلے کے لیے مشہور ہیں۔ محمد سراج کی پیدائش 13 مارچ 1994 کو سکندرآباد میں ہوئی۔ ان کے والد پیشے سے آٹو رکشہ ڈرائیور تھے، اس لیے ایک کرکٹر کے طور پر ان کا سفر انتہائی مشکل حالات سے گزرا۔ تاہم ملک کے لیے کھیلنے کے عزم اور سخت محنت کی بدولت وہ آج دنیا کے نمایاں تیز گیند بازوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ سراج نے کرکٹ کا آغاز تقریباً 16 سال کی عمر میں کیا اور 19 سال کی عمر میں کلب کرکٹ کھیلنا شروع کی۔ اسی عمر میں ان کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں رنجی ٹرافی میں حیدرآباد کرکٹ ٹیم کی جانب سے ڈیبیو کا موقع ملا۔ 2016-17 رنجی ٹرافی سیزن میں سراج نے 18.92 کی اوسط سے 41 وکٹیں حاصل کیں اور حیدرآباد کے لیے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز بنے۔ بعد ازاں وجے ہزارے ٹرافی 2017-18 میں انہوں نے سات میچوں میں 23 وکٹیں لے کر سب سے کامیاب گیند باز کا اعزاز حاصل کیا۔ گھریلو کرکٹ میں مسلسل شاندار کارکردگی کے بعد محمد سراج نے 2017 میں ٹی 20 انٹرنیشنل کے ذریعے بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھا۔ انہوں نے 2019 میں ون ڈے اور 2020 میں ٹیسٹ کرکٹ میں ڈیبیو کیا۔ بین الاقوامی کرکٹ میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ سراج کو ایک ٹیم مین کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بغیر تھکے طویل اسپیل کرسکتے ہیں اور ٹیم کی ضرورت کے وقت ہمیشہ دستیاب رہتے ہیں۔ عام طور پر کسی بھی تیز گیند باز کے لیے 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کے قریب رفتار سے طویل اسپیل کرنا مشکل ہوتا ہے، مگر سراج اس چیلنج کو بخوبی نبھاتے ہیں۔ چاہے بھارت میں میچ ہو یا بیرون ملک، خاص طور پر آسٹریلیا اور انگلینڈ کے طویل دوروں پر سراج اکثر وہ واحد گیند باز ہوتے ہیں جو تقریباً ہر ٹیسٹ میچ میں ٹیم کا حصہ بنتے ہیں۔ ان کی رفتار، سوئنگ اور باؤنس انہیں خطرناک بولر بناتے ہیں۔ محمد سراج 2023 کے ایشیا کپ جیتنے والی بھارتی ٹیم کا حصہ رہے۔ اس کے علاوہ وہ آئی سی سی کرکٹ ورلڈکپ 2023 کے فائنل کھیلنے والی بھارتی ٹیم میں شامل تھے۔ وہ آئی سی سی ٹی 20 ورلڈکپ 2024 اور آئی سی سی ٹی 20 ورلڈکپ 2026 جیتنے والی بھارتی ٹیم کا بھی حصہ رہے ہیں۔ ماہرین کو امید ہے کہ مستقبل میں سراج بڑے آئی سی سی ٹورنامنٹس خصوصاً ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ میں بھارت کے لیے مزید میچ وننگ کارکردگی پیش کریں گے۔ ٹیم انڈیا کی فتح کے بعد براڈکاسٹرز سے بات چیت کرتے ہوئے سراج سے پوچھا گیا کہ پلیئنگ الیون سے باہر رہنا مایوس کن ہوتا ہے، ایسے میں ٹیم کی فتح میں آپ کا کیا کردار رہا؟ اس پر سراج نے ہنستے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا کہ ''ہم دونوں کا بہت بڑا رول تھا...... باہر بیٹھ کر لگاتار پانی پلانا اور بلہ اٹھانا۔'' سراج کی یہ بات سن کر ان کے ساتھ کھڑے کلدیپ یادو بھی زور زور سے ہنسنے لگے۔ سراج کا یہ سیلف-روسٹ والا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے اور فینز ان کی سادگی اور ٹیم اسپرٹ کی بہت تعریف کررہے ہیں۔

ٹیم انڈیا کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور ان کا 'پرانا غصہ': دھونی نہیں،

اس عظیم کھلاڑی سے ۱۳/سال سے ہے ناراضگی، خود سابق کرکٹر نے راز کھولا

سابق چیف سلیکٹر سندیپ پاٹل نے انکشاف کیا ہے کہ گوتم گمبھیر 2013 میں ٹیم سے ڈراپ کیے جانے کے بعد سے ان سے ناراض ہیں اور آج بھی ان سے بات نہیں کرتے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اپنے بے باک انداز اور 'اینگری ینگ مین' والی شخصیت کے لیے جانے جاتے ہیں۔ اکثر یہ بات زیرِ بحث رہتی ہے کہ گمبھیر اور ایم ایس دھونی کے تعلقات درست نہیں ہیں، کیونکہ گمبھیر کئی بار ورلڈکپ جیت کا کریڈٹ صرف دھونی کو دینے پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ تاہم حال ہی میں ٹی 20 ورلڈکپ 2026 میں بھارت کی جیت کے بعد دونوں عظیم کھلاڑیوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دے کر ان افواہوں کو ختم کردیا۔ مگر اب ایک ایسی کہانی سامنے آئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گمبھیر کے دل میں دھونی سے بھی زیادہ تلخی کسی اور کے لیے ہے۔ یہ ناراضگی آج کی نہیں، بلکہ پچھلے 13 سال پرانی ہے۔ اس کا انکشاف کسی اور نے نہیں بلکہ خود ٹیم انڈیا کے سابق چیف سلیکٹر سندیپ پاٹل نے کیا ہے۔ سندیپ پاٹل نے حال ہی میں ایک انٹرویو میں گمبھیر کے ساتھ اپنے خراب تعلقات پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ آج بھی گمبھیر کا احترام کرتے ہیں، مگر گمبھیر شاید انہیں معاف کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ پاٹل نے کہا، ''ہم کئی بار ایک ہی ٹی وی شو یا ایونٹ میں ساتھ ہوتے ہیں۔ میں شائستگی کے طور پر انہیں 'ہیلو' کہتا ہوں، لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا۔ وہ میری طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ شاید وہ پرانی باتیں بھولتے نہیں اور نہ ہی معاف کرتے ہیں۔'' آخر ایسا کیا ہوا کہ کبھی سندیپ پاٹل کے ساتھ ٹینس کھیلنے والے اور ہر دوسرے ہفتے فون کرنے والے گمبھیر اتنے بدل گئے؟ اس کی جڑیں سال 2013 میں ہیں۔ اس وقت سندیپ پاٹل سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین تھے اور انہوں نے ایک سخت فیصلہ کرتے ہوئے گوتم گمبھیر کو ٹیم انڈیا سے ڈراپ کردیا۔ ان کی جگہ شیکھر دھاون کو ٹیم میں شامل کیا گیا۔ گمبھیر اس وقت شاندار فارم میں تھے اور 2007 اور 2011 کے ورلڈکپ کے ہیرو رہ چکے تھے۔ پاٹل کے مطابق کوئی بھی کھلاڑی تب باہر نہیں ہونا چاہتا جب وہ اچھا کھیل رہا ہو۔ گمبھیر اپنے کریئر اور بیٹنگ کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھے، شاید اسی لیے انہیں ٹیم سے باہر کیے جانے کا صدمہ اتنا شدید لگا کہ انہوں نے پاٹل سے بات کرنا ہی بند کردی۔ سندیپ پاٹل نے پرانے دنوں کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ایک وقت تھا جب دونوں کے درمیان بہت اچھا تعلق تھا۔ جب پاٹل کو کوچ کے عہدے سے ہٹایا گیا، تب گمبھیر واحد کھلاڑی تھے جو باقاعدگی سے ان کا حال چال پوچھنے کے لیے فون کرتے تھے۔ پاٹل نے کہا، ''ان کا مزاج بہت اچھا تھا، ہم ساتھ وقت گزارتے تھے۔ لیکن 2013 کے بعد سب بدل گیا۔''

سنجو سیمسن کی جگہ بمراہ کو ملنا چاہیے تھا پلیئر آف دی ٹورنامنٹ

فائنل میں نیوزی لینڈ کو ۹۶/رنز سے شکست دے کر ٹیم انڈیا چمپئن بنی۔

ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹی ۲۰/ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کی چمپئن گئی ہے۔ فائنل میں نیوزی لینڈ کو ۹۶/رنز سے شکست دے کر ٹیم انڈیا چمپئن بنی۔ ہندوستانی وکٹ کیپر بلے باز سنجو سیمسن کو پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا اعزاز ملا۔ تاہم اس حوالے سے جنوبی افریقہ کے سابق کپتان اے بی ڈی ویلیئرس کی رائے مختلف ہے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹی ۲۰/ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کی چمپئن گئی ہے۔ فائنل میں نیوزی لینڈ کو ۹۶/رنز سے شکست دے کر ٹیم انڈیا چمپئن بنی۔ ہندوستانی وکٹ کیپر بلے باز سنجو سیمسن کو پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا اعزاز ملا۔ تاہم اس حوالے سے جنوبی افریقہ کے سابق کپتان اے بی ڈی ویلیئرس کی رائے مختلف ہے۔ اے بی ڈی ویلیئرس نے اپنے یوٹیوب چینل پر کہا کہ ''پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کے لیے جسپریت بمراہ اور سنجو سیمسن کے درمیان سخت مقابلہ تھا۔ ٹورنامنٹ کے دوران کچھ ایسے لمحات آئے جب بمراہ کی بولنگ دیکھ کر مجھے لگا کہ انہیں پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا ایوارڈ دیا جاسکتا تھا۔'' اے بی ڈی ویلیئرس نے بتایا کہ ''بمراہ نے سب سے زیادہ وکٹ حاصل کئے اور اسی وجہ سے وہ پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کے مضبوط امیدوار تھے۔ ان کے کچھ خاص اوورز اور لمحوں میں کارکردگی نے ہندوستان کے لیے سب سے اہم کردار ادا کیا۔'' اے بی ڈی ویلیئرس نے کہا کہ ''ہندوستان میں فاسٹ بولر کے طور پر بولنگ کرنا آسان نہیں ہے، جب تک کہ آپ بمراہ نہ ہوں۔ وہ ضروری وقت پر ایک الگ گیئر میں چلا جاتا ہے اور میچ بدل دیتا ہے۔ وہ ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔'' ورلڈکپ میں ہندوستان کے لیے ۸/میچوں میں بمراہ نے ۱۴/وکٹ حاصل کئے۔ وہ مشترکہ طور پر وِرون چکرورتی کے ساتھ سب سے اوپر ہیں۔ تاہم وِرون نے بمراہ سے ایک میچ زیادہ کھیلا تھا۔ بمراہ کی اکنامی بھی وِرون کے مقابلے میں انتہائی مؤثر رہی۔ ٹورنامنٹ کے فیصلہ کن میچوں میں بمراہ نے انگلینڈ اور نیوزی لینڈ جیسی ٹیموں کے بڑے ہدف کا پیچھا کرتے ہوئے شاندار کارکردگی پیش کی۔ جہاں تک سنجو سیمسن کی بات ہے، اس وکٹ کیپر بلے باز نے اپنے بلہ سے مؤثر کارکردگی پیش کرتے ہوئے ہندوستان کو عالمی چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سنجو نے صرف ۵/میچز کھیلے اور تقریباً ۲۰۰/کی اسٹرائیک ریٹ سے ۳۲۱/رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف کوارٹر فائنل میں ۹۷، سیمی فائنل میں انگلینڈ کے خلاف ۸۹/رن اور فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف ۸۹/رنز کی یادگار اننگز کھیلنے کی وجہ سے انہیں پلیئر آف دی ٹورنامنٹ قرار دیا گیا۔

مہاکمبھ ۲۰۲۵/وائرل اسٹار مونالیسا نے کیرالہ میں فرمان خان سے شادی کی

اس جوڑے نے اپنے خاندان سے تحفظ کیلئے پولیس سے رجوع کیا جب اس کے والد نے بین المذاہب تعلقات کی سخت مخالفت کی

اس جوڑے نے اپنے خاندان سے تحفظ کے لیے پولیس سے رجوع کیا جب اس کے والد نے بین المذاہب تعلقات کی سخت مخالفت کی۔ مونالیسا بھوسلے، جو 2025 میں مہاکمبھ میلے کے دوران اپنی مسحور کن خوبصورتی اور عنبری آنکھوں سے انٹرنیٹ کی پسندیدہ بن گئی تھی، نے بدھ، 11 مارچ کو کیرالہ کے دارالحکومت شہر، تروانت پورم کے ارومانورسری نینار دیوا مندر میں اپنے مہاراشٹری بوائے فرینڈ، فرمان خان سے شادی کی۔ دلہن نے سرخ رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی جبکہ دولہا نے سفید قمیض اور منڈو پہنا ہوا تھا۔ شادی ہندو روایات کے مطابق ہوئی۔ اس سے پہلے دن میں، جوڑے نے اپنے خاندان سے تحفظ حاصل کرنے کے لیے تھامپنور پولیس اسٹیشن سے رجوع کیا جب اس کے والد، وجے سنگھ بھوسلے نے بین المذاہب تعلقات کی سختی سے مخالفت کی۔ مونالیسا نے فرمان خان سے فیس بک کے ذریعے ملاقات کی۔ ان کی دوستی جلد ہی رشتے میں بدل گئی اور جوڑے نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس کے خاندان نے، جو مدھیہ پردیش کے اندور سے تعلق رکھتے ہیں، یونین کی سخت مخالفت کی۔ وہ اس وقت کیرالہ کے پوور میں اپنی ملیالم فلم ناگما کی شوٹنگ کے لیے ہے جس کی ہدایتکاری پی بنو ورگیز نے کی ہے۔ اپنی شکایت میں اس نے الزام لگایا کہ اس کے والد اس پر کسی اور شخص سے شادی کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے تھے۔ اطلاعات کے مطابق، اس کے والد اسے گھر واپس لینے کے لیے کیرالہ گئے تھے، لیکن انھوں نے اس کے ساتھ ہوائی اڈے پر جانے سے انکار کردیا۔ پولیس نے کہا کہ ابھی تک کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا ہے اور واضح کیا کہ جسمانی زیادتی کا کوئی الزام نہیں ہے۔ پولیس نے کہا کہ مونالیسا کی عمر 18 سال ہے اور اسے اپنے جیون ساتھی کا انتخاب کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ ان کے شوہر فرمان خان نے بتایا کہ وہ ان سے فلم کے سیٹ پر ملے اور فوری طور پر ان سے محبت کرگئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چھ ماہ سے محبت میں ہیں۔ انہوں نے فلم کی شوٹنگ کے لیے کیرالہ کا سفر کیا اور ارومانورسری نینار دیوا مندر کا دورہ کیا۔ ''میں نے یہ مندر پسند کیا اور محسوس کیا کہ ہمیں شادی کرلینی چاہیے۔ جب ہم نے مندر کی کمیٹی سے پوچھا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ کیرالہ خوبصورت اور محفوظ ہے، اور ہم یہاں کچھ دیر رہنا چاہیں گے۔'' شادی میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کے ریاستی سکریٹری ایم وی گووندن نے شرکت کی۔ کیرالہ کے وزیر تعلیم وی سیون کٹی نے جوڑے کو آشیرواد دیتے ہوئے کہا، ''یہ کیرالہ کی حقیقی کہانی ہے۔ ہمیں فخر ہونا چاہیے۔ کیرالہ واقعی ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ آزادی سے رہ سکتے ہیں۔''

'اب اور خاموش نہیں رہوں گی'،

شادی کے بعد رشمیکا نے کیوں دی قانونی کارروائی کی دھمکی؟

اداکارہ رشمیکا مندانا نے اپنی شادی کے بعد سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی آٹھ سال پرانی ایک نجی آڈیو کلپ پر سخت مؤقف اختیار کیا ہے۔ انہوں نے میڈیا اور انفلوئنسرز کو 24 گھنٹے کا وقت دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر اسے نہ ہٹایا گیا تو وہ قانونی کارروائی کریں گی۔ ساؤتھ کی معروف اداکارہ رشمیکا مندانا حالیہ دنوں میں کافی خبروں میں رہیں، جس کی وجہ 26 فروری کو ادے پور میں اداکار وجے دیوراکونڈا سے ان کی شادی رہی۔ تاہم 12 مارچ کو اداکارہ نے انسٹاگرام پر ایک اسٹوری شیئر کرتے ہوئے آٹھ سال پرانے ایک معاملے کا ذکر کیا۔ رشمیکا نے اپنی اسٹوری میں میڈیا اور انفلوئنسرز پر سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مہم ان کے خلاف یا ان سے جڑے لوگوں کے خلاف اسی طرح چلتی رہی تو وہ اس معاملے میں قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گی۔ سال 2017 میں رشمیکا مندانا نے کنڑ اداکار رکشت شیٹی سے منگنی کی تھی، لیکن یہ رشتہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا اور بعد میں دونوں نے الگ ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ تاہم رکشت شیٹی سے جڑا تنازع آج بھی رشمیکا کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے۔ حال ہی میں رشمیکا کی شادی کے بعد سوشل میڈیا پر ایک آڈیو کلپ وائرل ہورہا ہے، جس کے بعد اداکارہ نے آج اس معاملے پر اپنی خاموشی توڑی ہے۔ اس آڈیو میں

رشمیکا کی والدہ سمن مندانا مبینہ طور پر رکشت شیٹی سے اداکارہ کو ہونے والی ہراسانی کے بارے میں بات کرتی ہوئی سنائی دیتی ہیں۔ تاہم اب رشمیکا نے اس معاملے پر بیان جاری کرتے ہوئے انفلوئنسرز اور میڈیا کو خبردار کیا ہے۔ رشمیکا نے اسٹوری شیئر کرتے ہوئے میڈیا اور انفلوئنسرز پر غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا، ''میرے ان تمام عزیز لوگوں کے نام، جو اب تک اس حیرت انگیز سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں، اور اس معاملے سے جڑے دیگر افراد کے لیے۔ مجھے نشانہ بنا کر میڈیا کے ایک حصے اور کچھ آن لائن لوگوں کی جانب سے غلط معلومات، ہراسانی اور منظم حملوں کی مہم کو شروع ہوئے آٹھ سال ہوچکے ہیں۔'' رشمیکا مندانا نے ٹرولرز کو جواب دیتے ہوئے لکھا، ''اس دوران انہوں نے میرے خاندان اور ان لوگوں کو بھی اس معاملے میں گھسیٹ لیا ہے جن سے میرے اچھے تعلقات ہیں اور جن کا اس تنازع سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ نجی زندگی کی سنگین خلاف ورزی ہے اور گمراہ کن اور ہتک آمیز مواد کو پھیلایا جارہا ہے۔

آئی پی ایل ۲۰۲۶/کا افتتاحی مقابلہ

آرسی بی اور سن رائزرز حیدرآباد کے درمیان، ۲۸/مارچ سے ٹورنامنٹ کا آغاز

نئی دہلی: آئی پی ایل دنیا کی سب سے مقبول ٹی ٹوئنٹی کرکٹ لیگوں میں شمار ہوتی ہے اور ہر سال اس کے افتتاحی میچ کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ آئی پی ایل 2026 کے پہلے میچ میں دو مضبوط ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ رائل چیلنجرز بنگلورو اپنے ہوم گراؤنڈ پر کھیلنے کی وجہ سے نفسیاتی برتری حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے 19ویں سیزن یعنی آئی پی ایل 2026 کا باقاعدہ آغاز 28 مارچ سے ہونے جارہا ہے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے ٹورنامنٹ کے ابتدائی 16 دنوں کا شیڈول جاری کردیا ہے، جس کے مطابق افتتاحی میچ رائل چیلنجرز بنگلورو اور سن رائزرز حیدرآباد کے درمیان کھیلا جائے گا۔ یہ اہم مقابلہ بنگلورو کے ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں منعقد ہوگا، جہاں شائقین کرکٹ کو ایک سنسنی خیز آغاز دیکھنے کو ملنے کی توقع ہے۔ آئی پی ایل دنیا کی سب سے مقبول ٹی ٹوئنٹی کرکٹ لیگوں میں شمار ہوتی ہے اور ہر سال اس کے افتتاحی میچ کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ آئی پی ایل 2026 کے پہلے میچ میں دو مضبوط ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ رائل چیلنجرز بنگلورو اپنے ہوم گراؤنڈ پر کھیلنے کی وجہ سے نفسیاتی برتری حاصل کرنے کی کوشش کرے گی، جبکہ سن رائزرز حیدرآباد بھی بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اترے گی تاکہ ٹورنامنٹ کا آغاز جیت کے ساتھ کیا جاسکے۔ اگر آئی پی ایل کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو گزشتہ 18 سیزن کے افتتاحی مقابلے بھی شائقین کے لیے خاصے یادگار رہے ہیں۔ آئی پی ایل کے پہلے سیزن 2008 کا افتتاحی میچ کولکاتا نائٹ رائیڈرز اور رائل چیلنجرز بنگلورو کے درمیان کھیلا گیا تھا، جس میں کولکاتا نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے 140 رنز سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد 2009 میں ممبئی انڈینز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان پہلا مقابلہ ہوا جس میں ممبئی نے 19 رنز سے فتح حاصل کی۔ سال 2010 میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے ڈیکن چارجرز کو 11 رنز سے شکست دی تھی، جبکہ 2011 میں چنئی سپر کنگز اور کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے درمیان سنسنی خیز مقابلہ ہوا جس میں چنئی نے محض 2 رنز سے کامیابی حاصل کی۔ 2012 کے افتتاحی میچ میں ممبئی انڈینز نے چنئی سپر کنگز کو آٹھ وکٹوں سے شکست دی تھی۔ آئی پی ایل 2013 کے پہلے مقابلے میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے دہلی کیپٹلز کو چھ وکٹوں سے ہرایا تھا۔ 2014 میں کولکاتا نے ممبئی انڈینز کو 41 رنز سے شکست دی جبکہ 2015 کے افتتاحی میچ میں بھی کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے ممبئی کو سات وکٹوں سے شکست دی تھی۔ 2016 میں رائزنگ پونے سپر جائنٹس نے ممبئی انڈینز کو نو وکٹوں سے ہرایا تھا۔ سال 2017 میں سن رائزرز حیدرآباد اور رائل چیلنجرز بنگلورو کے درمیان پہلا میچ ہوا جس میں حیدرآباد نے 35 رنز سے کامیابی حاصل کی۔ 2018 کے افتتاحی مقابلے میں چنئی سپر کنگز نے ممبئی انڈینز کو ایک وکٹ سے شکست دی، جبکہ 2019 میں چنئی سپر کنگز نے رائل چیلنجرز بنگلورو کو سات وکٹوں سے ہرایا تھا۔ آئی پی ایل 2020 کا پہلا میچ بھی ممبئی انڈینز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان ہوا جس میں چنئی نے پانچ وکٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ 2021 میں رائل چیلنجرز بنگلورو نے ممبئی انڈینز کو دو وکٹوں سے شکست دی۔ 2022 کے افتتاحی میچ میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے چنئی سپر کنگز کو چھ وکٹوں سے ہرایا جبکہ 2023 میں گجرات ٹائٹنز نے چنئی سپر کنگز کو پانچ وکٹوں سے شکست دی تھی۔ اسی طرح 2024 کے پہلے میچ میں چنئی سپر کنگز نے رائل چیلنجرز بنگلورو کو چھ وکٹوں سے شکست دی تھی، جبکہ 2025 کے افتتاحی مقابلے میں رائل چیلنجرز بنگلورو نے کولکاتا نائٹ رائیڈرز کو سات وکٹوں سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کا شاندار آغاز کیا تھا۔ اب شائقین کرکٹ کی نظریں آئی پی ایل 2026 کے افتتاحی مقابلے پر مرکوز ہیں جہاں رائل چیلنجرز بنگلورو اور سن رائزرز حیدرآباد کے درمیان ایک دلچسپ اور سنسنی خیز مقابلے کی توقع کی جارہی ہے۔

کیا یش کی 'ٹاکسک' سے ڈر گئے ورون دھون؟ اچانک بدلی 'ہے جوانی تو عشق ہونا ہے' کی ریلیز ڈیٹ، جانیے اب کب آئے گی

ورون دھون کی فلم 'ہے جوانی تو عشق ہونا ہے' کی ریلیز تاریخ تبدیل کردی گئی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یش کی فلم 'ٹاکسک' سے ٹکراؤ سے بچنے کے لیے اب یہ فلم 12 جون کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ بالی ووڈ میں ان دنوں فلموں کی ریلیز ڈیٹس کے سلسلے میں کافی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ ایک طرف شائقین ورون دھون کی آنے والی بڑی فلم 'ہے جوانی تو عشق ہونا ہے' کا بے صبری سے انتظار کررہے تھے، وہیں اب فلم کے میکرز نے ایک بڑا اعلان کرکے سب کو چونکا دیا ہے۔ ہدایتکار ڈیوڈ دھون کی اس رومانٹک کامیڈی ڈرامہ فلم کو اب پہلے طے شدہ تاریخ پر ریلیز نہیں کیا جائے گا۔ سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ آخر ایسا کیا ہوا کہ تیاری مکمل ہونے کے باوجود میکرز کو فلم کی ریلیز ڈیٹ تبدیل کرنی پڑی؟ آیئے اس کی اندرونی کہانی کو سمجھتے ہیں۔ ہدایتکار ڈیوڈ دھون اور ورون دھون کی جوڑی جب بھی ساتھ آتی ہے تو باکس آفس پر اچھی کامیابی حاصل کرتی ہے۔ اسی امید کے ساتھ بنائی گئی اس رومانٹک کامیڈی فلم میں ورون دھون کے ساتھ اداکارہ مرنال ٹھاکر اور پوجا ہیگڑے بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گی۔ پہلے یہ فلم 5 جون 2026 کو ریلیز ہونے والی تھی، لیکن اب میکرز نے نئی تاریخ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ فلم 12 جون 2026 کو سینما گھروں میں پیش کی جائے گی۔ فلمی حلقوں میں اس فیصلے کے پیچھے ایک بڑی وجہ جنوبی ہند کے سپر اسٹار یش کی آنے والی فلم 'ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اپس' کو بتایا جارہا ہے۔ دراصل یش کی یہ فلم پہلے مارچ میں ریلیز ہونے والی تھی، مگر عالمی حالات اور دیگر وجوہات کی بنا پر اس کی ریلیز تاریخ بڑھا کر 4 جون کردی گئی ہے۔ ایسی صورت میں اگر ورون دھون کی فلم 5 جون کو ریلیز ہوتی تو یش کی فلم کے ایک دن بعد ہی باکس آفس پر دونوں کے درمیان سخت مقابلہ شروع ہوجاتا۔ فلمی ماہرین کا ماننا ہے کہ میکرز نے اس ممکنہ ٹکراؤ سے بچنے کے لیے ہی ریلیز تاریخ کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح فلم کو سولو ریلیز ملنے کے امکانات بڑھ جائیں گے اور شائقین کی توجہ بھی پوری طرح اسی فلم پر مرکوز رہ سکے گی۔ اگرچہ فلم کے پروڈیوسرز کی جانب سے جاری بیان میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ریلیز ڈیٹ تبدیل کی گئی ہے، لیکن باکس آفس تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اصل مقصد یش کی بڑی فلم سے براہ راست مقابلے سے بچنا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ 12 جون 2026 کو ریلیز ہونے والی یہ فلم شائقین کی توقعات پر کس حد تک پورا اترتی ہے اور باکس آفس پر کیسا مظاہرہ کرتی ہے۔